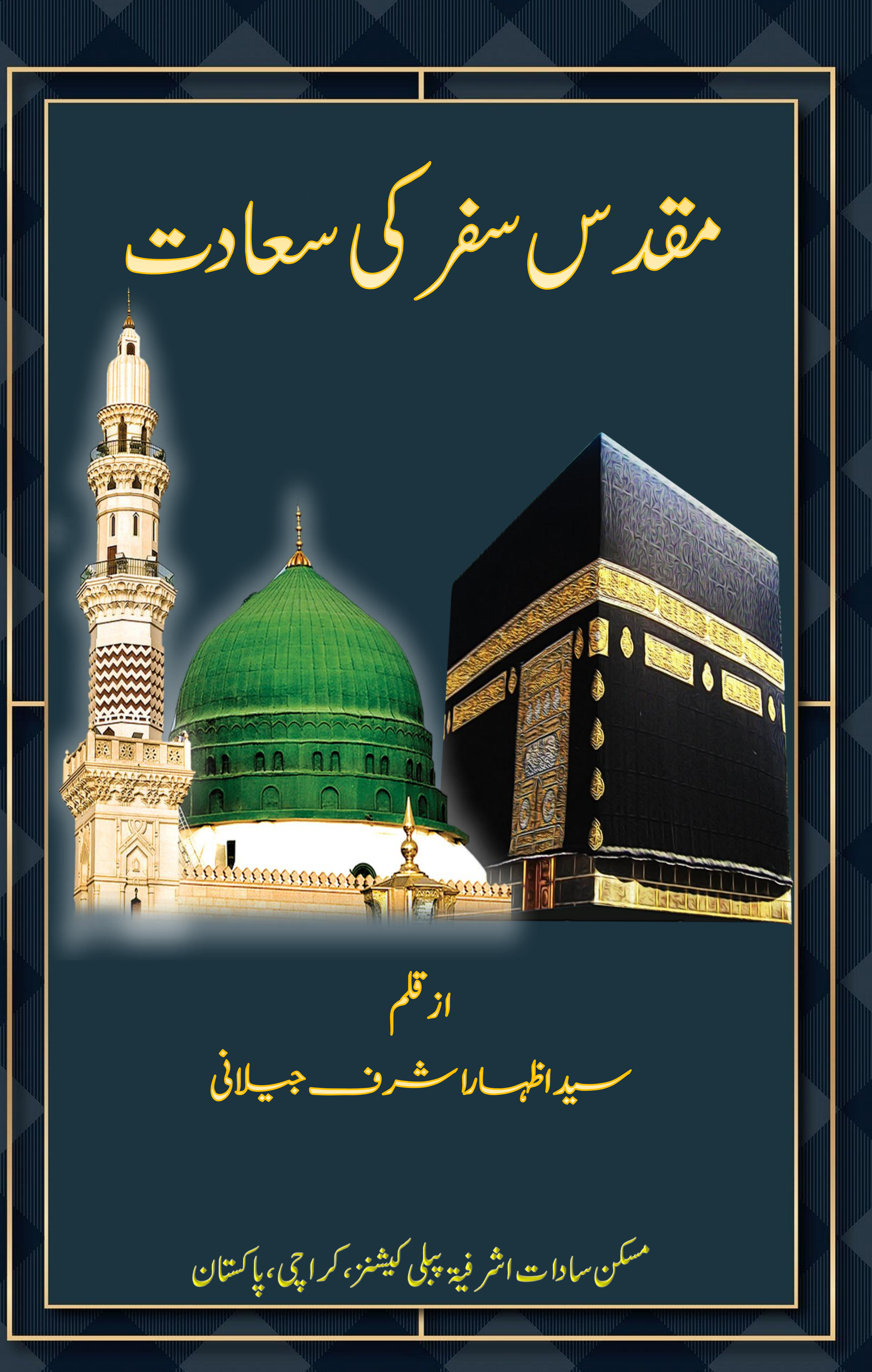


مقدس سفر کی سعادت

از قلم

سید اظہار اشرف جیلانی

مسکن سادات اشرفیہ پبلی کیشنز، کراچی، پاکستان

کتاب : مقدس سفر کی سعادت

تالیف : جناب سید اظہار اشرف جیلانی مدظلہ العالی

پروف : ڈاکٹر سید شہریار اشرف جیلانی

ناشر : مسکن سادات اشرفیہ پبلی کیشنز، کراچی، پاکستان

قیمت : 500

تاریخ : 2022





فہرست

پیش لفظ 12

مقدس سفر کی ابتداء.. 15

قطر 17

حجاز 20

جہاں مکہ اور مدینہ واقع ہے: 21

جِدَّہ 22

عرب میں موجود ئیر پورٹ کی نشادہی 23

ہم جدہ سے مکہ مکرمہ کی طرف جارہے تھے۔ 24

مکہ کے ادر گرد کی مشہور وادیاں 25

وادی حنین(الشرایع) 25

وادی نخلہ: 26

مکہ کے میقات 26

حُدود حرم 28

مکہ مکرمہ میں ہماراہوٹل (فندق فی المکۃالمکرمۃ) 32

بیت اللہ: 34

حطیم: 36

مُلتزم: 37

رکن یمانی: 37
مقام ابراہیم: 38
کعبہ کے اہم مقامات.. 39
عمرہ.. 40
بغیر احرام کے مطاف میں جانا منع ہے: 40
عمرہ کا طریقہ.. 42
عمرہ کی نیت 42
تلبیہ 42
دعا تلبیہ کے بعد درود شریف پڑھیں اور پھر یہ دعا مانگیں: 42
حرمِ مکہ میں داخل ہونے کی دعا 43
بیت اللہ پر پہلی نظر 44
طواف کی نیت 44
اِستِلام (حجرِ اسود کو بوسہ دینا یا اشارے سے چومنا).. 44
طواف کی دعا 46
طواف اور اضطباع کا اختتام.. 47
دو رکعت نماز 47
مقام ملتزم.. 47
آب زم زم پینے کی دعا 47
آب زم زم کی کھدائی: 48

زم زم کی برکتیں: 49
زم زم کو جھڑے ہو کر پینا: 49
زم زم پینے کے آداب: 50
صفا و مـــــروہ: 51
سعی کی نیت 52
سعی (ہر چکر) شروع کرنے کی دعا: 53
جب نیت اور دعا سے فارغ ہو جائیں تو پھر خانہ کعبہ کی طرف منہ کریں اور دونوں ہاتھ اٹھا کر ہر چکر کے
شروع میں اپنی زبان سے یہ الفاظ ادا کریں۔ 53
صفا و مروہ پر چڑھنے کی دعا 53
صفا و مروہ سے اترنے کی دعا 53
مروہ کی طرف چلتے ہوئے یہ دعا کریں 54
حلق یا تقصیر اور تکمیل عمرہ 54
مسجد حرام کے بارے میں اہم معلومات 55
مسجد حرام: 58
مکتبۃ المسجد حرام 60
مسجد حرام کا باہر سے منظر 63
حج کے بارے میں کچھ اہم معلومات: 67
مقامات حج: 68
منیٰ: 68

عرفات: 68
مزدلفہ: 68
وادی محسر: 69
جمرات: 69
مناسک حج کے لئے منتخب معروف راستے 69
سعودی گورنمنٹ کی طرف سے کم وقت میں مکہ سے مدینہ لے جانے والی ٹرین 71
ترکی سے آنے والے افراد عموماً یہ راستہ اختیار کرتے ہیں 72
مکہ مکرمہ میں مقدس مقامات زیارتیں: 73
جبل رحمت: 73
غار ثور: 74
جبل نور 78
جنت المعلیٰ: 79
جدہ میں حضرت اماں حواء کا مزار مبارک 81
ایک جھلک مکہ مکرمہ کی آپ کے سامنے ہے: 84
مکہ کے مشہور پہاڑ: 85
حضرت ابو طالب کے ساتھ حضور ﷺ کا شام اور بصرہ کی طرف سفر 90
سفر طائف: 91
ہمارے ساتھ مدینے کی طرف جانے والے قریبی افراد: 93
میدان بدر 97

جنگِ بدر 98
صاحب مدینہ کی طرف: 103
مدینہ کی طرف سفر: 104
یثرب، طیبہ پھر مدینہ: 104
شہر مدینہ کا محلِ وقوع.. 108
مدینہ منورہ کے فتح ہونے کا ذکر: 108
مدینہ منورہ کے اسماء مبارکہ... 110
حدود حرمِ مدینہ منورہ.. 112
حدودِ مدینہ منورہ کا احادیث میں ذکر: 112
حرم مدینہ سے متعلق آپ نے ارشادات: 115
حدود حرمِ مدینہ میں "جبل اُحد" یا" جبلِ ثور" کی وضاحت:............ 116
حدودِ حرم مدینہ کا خیالی تصور 118
مدینہ طیبہ کی یہودی بستیاں... 120
مدینہ منورہ کے فضائل:.. 121
مدینہ منورہ بطور دار الخلافہ: 126
مہاجرین کی مکہ سے حبشہ اور پھر مدینہ ہجرت 127
حضور ﷺ نے اس راستے مکہ سے مدینہ المنورہ کی طرف ہجرت فرمائی.......... 128
مسجد قباء: 129
اس سال ہماری مسجدِ نبوی ﷺ پر پہلی حاضری....................... 136

مسجدِ نبوی ﷺ 137

اصل مسجد نبوی ﷺ 139

گنبد خضراء 142

محراب مسجدِ نبوی ﷺ 149

ممبر رسول ﷺ 149

مسجدِ نبوی ﷺ کی توسیع 152

جبلِ اُحد 155

جبلِ اُحد حلِ وقوع: 155

مسجد نبوی سے مسجد قباء تک کا راستہ 162

مسجد جمعہ کا منظر 164

مسجد زینل 165

مسجد ربیعہ بن ملک رضی اللہ عنہ 166

میدانِ اُحد میں میلاد نبوی ﷺ کا انعقاد: 167

مدینہ منورہ میں میلاد مصطفی ﷺ کا انعقاد 168

مدینہ میں حضرت فخر المشائخ کی ڈاکٹر سید علیم اشرف جیلانی کی ملاقات۔ 170

آپ ﷺ جمعرات کے دن سفر کرنے کو پسند کرتے تھے: 171

مدینہ منورہ سے جو غزوات لڑے گئے 172

غزوہ خندق 173

حدیبیہ: 174

غزوہ خیبر 176
مسجد قبلتین: 178
مسجد غمامہ 180
مدینے کے شب و روز: 182
روضہ رسول ﷺ پر اس سفر کی آخری حاضری: 185
مدینہ المنورہ سے ہماری واپسی: 187
مدینہ کی کھجوریں 188
عجوہ کھجور 188
کرنسی 190
جن کتابوں سے استفادہ حاصل کیا اُن میں سے کچھ یہ ہیں۔ 195

تمنا تھی ہوا اظہار پر فضل و کرم ایسا

نگاہِ منتظر کو گنبدِ خضرا نظر آیا

پیش لفظ

عالمِ دنیامیں مسلمانوں کے نزدیک دو مقدس مقامات ایسے ہیں، جہاں کی ہر شئے اپنے اندر ایک کشش رکھتی ہے۔ وہاں کی مقدس جگاہیں اور فضائیں دلوں میں تسکین پیدا کرتی ہیں، ایمان میں مضبوطی، تازگی اور آبیاری کا بہترین سبب ہیں۔ آج بھی جو مسلمان اِن مقدس سرزمینوں پر حاضری دیتے ہیں تو بے شمار فیض حاصل کرتا ہے، تاریخ گواہ ہے کہ مسلمانوں میں سے کوئی بھی دنیا کا کتناہی پریشان حال کیونہ ہو، دنیامیں اُسے کہیں بھی سکون نہ مل رہاہو تووہ اِن مقدس سرزمینوں پر آنے کا شرف حاصل کرے، وہ خود اس بات کی گواہی دے گا کہ ایسا لگتاہے کہ زندگی ہی بلد گئی۔ یہاں جب بھی آتاہے تو بہت سا سکون و فضل حاصل ضرور کرتاہے۔ یہاں کی فضاؤں کی یہ شان ہے کہ وہ کیساہی گناہگار کیونہ ہووہ اُسے پھر سے تازہ دم کر دیتی ہیں، وہ ایک عجیب سکون واطمنان محسوس کرتاہے، یہاں پر آکر دنیا کے بہت سے مسائل چند لمحوں میں ہی حل ہوجاتے ہیں، ایسا لگتاہے کہ کوئی مسئلہ ہی نہیں تھا اور جب بندہ وہاں پر جاکر اپنے گناہوں پر نادم ہوتاہے اور سچے دل سے توبہ کرتاہے تو ضرور بھی ضرور اُسے گناہوں کی معافی مل جاتی ہے وہ مقدس مقامات آج بھی کیسے کیسے گناہگاروں کی بخشش کا سبب بن رہے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے جب سے روحِ زمین کے اُس حصے کو اپنے مبارک ومقدس قدموں سے شرف بخشااُن سرزمینوں کے کمالات کا اندازاہی نہیں ہوتا، دنیاحیران ہے کہ یہ کیسے مقامات ہیں، جہاں کی رونق کبھی کم نہیں ہوتی، ہر لمحہ کتنے زائرینِ عمرہ اور وہاں کے رہائشی عبادت وزیارت کے لئے وہاں پر آتے ہیں اور بندگی کرنے کا لطف حاصل کرتے ہیں، جو بھی آتاہے اپنی مرادیں لیکر جاتاہے۔ آپ ﷺ نے اُن مقدس جگاہوں پر نازل ہونے والی رحمتوں کی بھی وضاحت کردی ہے، تاکہ مسلمان وہاں کی حرمت کا خیال رکھتے ہوئے اپنے آپ کو اچھی طرح وہاں کی رحمتوں کے قابل بناسکے۔

جب ایک مسلمان وہاں پر اتنے زیادہ فیض وکرم کو دیکھتاہے تو دل چاہتاہے کہ زندگی کے شب وروز وہیں پر بسر ہوں، زندگی کا آخری سانس بھی وہی پر لینانصیب ہو اور ہمیں مرنے کے بعد بھی انہیں سرزمین میں دفن کیاجائے تاکہ مرنے کے بعد بھی ہمیں دائیمی سکوں حاصل ہوسکے۔ میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں یہ درخواست کرتا ہوں کہ "یارسول اللہ ﷺ! اگر میری قبر سے اُمت کو کوئی فائدہ پہنچے گا تو اللہ رب العزت اور آپ ﷺ کی چاہت سے میں دنیامیں کہیں بھی پاک جگہ دفن ہوجاؤں لیکن اگر موت کے بعد اُمت کو میری قبر سے کوئی فیض نہیں ملناتو میں "جنت البقیع" میں ہی دفن ہونے کو ترجیح دوں گا۔

جولوگ اُن مقدس جگاہوں پر حاظری کا شرف حاصل کرچکے ہیں وہ اس بات کی بھی تصدیق کریں گے کہ ایسا لگتاہے کہ وہ مقامات جنت کا کوئی حصہ ہیں یا پھر اِن کو جنت کا حصہ بناکر جنت کو ان سے شرف بخشاجائے گا۔ جو دنیامیں مسلمانوں کی ایمانی طاقت میں اضافے کے لئے مسلمانوں کو "عظیم نعمت" کے طور پر دیے گئے ہیں تاکہ ہر مسلمان اپنی تمام تر مشکلات و مصائب کے باوجود اِن مقدس مقامات کے ادب کو یقینی بناتے ہوئے اپنی مشکلات ومصائب سے چھٹکاراحاصل کرسکیں۔ وہ لوگ خوش قسمت ہیں جو اُن جگاہوں کے تقدس کا خیال رکھتے ہوئے ہر لمحہ رب کی بندگی کا اچھے سے اچھا اظہار کرنے کی کوشش

کرتے رہتے ہیں، اور اپنے آپ کو رب کی رحمتوں کا مستحق بناتے ہیں۔ دنیا میں کہیں بھی ایسی عظمت و برکت والے مقامات موجود نہیں ہیں، کبھی کبھی میں اُن مقامات کے بارے میں سوچتا ہو تو دل سے اللہ کا شکر ادا ہو تا ہے اوران مقامات پر بار بار حاضری دینے کا دل چاہتا ہے۔

اللہ تعالی نے ہر اُس غافل مسلمانوں کے لئے ان مقدس جگاہوں کی اہمیت، قرآن وحدیث کے ذریعہ واضح کر دی ہے تا کہ مسلمان اگر کسی عمل میں، کسی بھی وجہ سے کمزور ہو جائے تو وہ کوشش کر کے ان جگاہوں کی زیارت کرنے کا شرف حاصل کریں اور اگر حاضری کا شرف حاصل نہ کر سکتے ہو تو ان جگاہوں کی زیارت کے لئے اپنے دل میں تمنا ضرور رکھے۔ یہ حقیقت ہے کہ اِن جگاہوں کی زیارت کی تمنا کسی نہ کسی طرح سے اُن مقدس جگاہوں پر پہنچا دیتی ہے۔ ایسی بہت سی مثالیں ہیں پہلی مثال: مجھے اس سفر میں نوید نامی شخص ملا جس کی تنخواہ گزارے کے لئے ناکافی تھی لیکن وہاں پر حاضری کے لئے آیا ہوا تھا اور اُس نے میرے ساتھ پیدل مسجد نبوی سے مسجد قباء تک کا سفر کیا اور اُن سے بہت سی باتیں کرنے کا شرف ملا۔ دل حیران تھا کہ بڑے بڑے پیسیوں والا سب کچھ ہوتے ہوئے بھی ان مقدس جگاہوں کی زیارت سے محروم رہ جاتے ہیں۔ یہ کیسا کرم ہے کہ عام آدمی کو اس مقدس مقام کی زیارت کرنے کا شرف حاصل ہو رہا ہے۔

دوسری مثال: میرے اپنے رشتہ داروں میں جناب حافظ اخلاق احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو اپنے دل میں حاظری کی بہت تمنا رکھتے تھے، اُس مقدس در کی حاضری کا جب بلاوا آیا تو آپ کے چہرے پر ایک الگ ہی رونق تھی، حاضری کا شرف حاصل کرتے ہوئے اور اُسی مقام پر اپنی زندگی کے آخری لمحات گزارتے ہو موت کے آغوش میں چلے گئے۔ وہ کتنے خوش قسمت تھے کہ اُن کو اپنی آخری آرام گاہ کے لئے جنت البقیع کا مقدس حصہ مل گیا۔ آج بھی وہ وہاں موجود ہیں، قیامت تک وہاں پر آرام کرتے رہے گے۔ تو آپ نے دیکھا کے سچی تمنا رکھنے والے کو حاضری کا شرف ضرور حاصل ہو تا ہے۔ اللہ رب العزت حضور ﷺ کی تمام اُمت کو اِن مقدس مقامات پر بار بار حاضری کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

2019 میں جب دنیا کو "کرونا بیماری" نے اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا تو اُس وقت سے سفر کرنے پر بہت سی پابندیاں عائد کر دی گئیں تھیں، کچھ وقت کے لئے سفر کرنے پر بھی پابندی عائد ہو گئی تھی، مسجد حرام کو غیر ملکیوں کے لئے بند کر دیا گیا تھا لیکن بعد میں جب اس سفر پر سے پابندی کو ہٹایا گیا، تو سفر کے کرائے میں بے انتہاء اضافہ کر دیا گیا۔ عام آدمی کے لئے پہلے ہی بہت مشکل تھا اب اور مشکل بنا دیا گیا لیکن آج بھی آنے والے لوگوں کی تعداد میں کوئی کمی نہیں آئی بلکہ اور اضافہ ہی ہوا ہے، سچی تڑپ اور دل میں سچی تمنا ہو تو حضور ﷺ کرم فرد دیتے ہیں۔ میرا بھی حال اس سے کچھ مختلف نہیں تھا۔ دن بدن ان مقدس مقامات پر حاضری کی شدد بڑھاتی جارہی تھی کہ اے کاش کب اُس مقدس ہستی (سرور کائنات ﷺ) کے دربار پر حاضری کا بلاوا آئے گا اور ہم وہاں کی رحمتوں اور برکتوں سے اپنی روح کے لئے تازگی حاصل کریں گے۔

پھر کرم ہو گیا میں مدینے چلا　　　　کیف سا چھا گیا میں مدینے چلا

جب "کاروانِ اشرفیہ" کی طرف سے اس سفر پر جانے کے لئے اشتہار شایع ہوئے تو مجھے معلوم ہی نہیں تھا کہ میں بھی اس سفر کا حصہ بن سکوں گا یا نہیں۔ لیکن۔ کرم ہو گیا۔

الحمد اللہ علی احسانہ !اللہ کی خاص عنایت ہوئی اور حضور ﷺ نے نظر کرم فرمائی کہ اس سال 2022 میں اِس خاک سار کو پھر اِن مقدس جگاہوں کی زیارت کرنے کا شرف بخشا۔ یقین نہیں آتا تھا لیکن حقیقت یہی تھی، تیاری بھی مکمل ہو گئی۔ طلب سچی ہو تو دنیا کی کوئی طاقت بھی کسی قسم کی رُکاوٹ پیدا نہیں کر سکتی۔

انسان اگر اپنی تاریخ کے کسی بھی حصے کا مشاہدہ کرے تو خالق کی طرف سے ہر لمحہ اُس کے لئے رحمت، کرم اور فضل موجود رہتا ہے لیکن انسان خود اپنی غفلت کی وجہ سے کبھی ناکامی اور کبھی کامیابی کی راہ کا مسافر بن جاتا ہے۔ رب العالمین اپنے بندوں سے بہت محبت کرتا ہے۔ اُس کی اپنے بندوں سے محبت کی اگر ایک جھلک کا مشاہدہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ اُس نے اپنے بندوں کو نوازنے کے بہت سے ذرائع بندوں کے درمیان بکھیر رکھے ہیں کہ جتنا چاہوں حاصل کر لو، جس قدر چاہوں اپنے اور دوسروں کے لئے زندگی کو آسان اور فائدے مند بنالو۔ ہر ایک کے پاس اختیارات موجود ہیں کہ اِن اختیارات کو کیسے استعمال کرتا ہے۔ اللہ ہمیں ان اختیارات کو رضائے الٰہی کے مطابق استعمال کرنے کی توفیق عطا فرماں۔

اس کتاب میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ صرف اس سفر کا ہی ذکر نہ کیا جائے بلکہ اُن مقدس جگاہوں کو قرآن و حدیث کی روشنی سے بھی بیان کیا جائے۔ آپ سب سے درخواست ہے کہ اس میں اگر کسی بھی قسم کی کوئی کم و پیشی محسوس ہو تو ہماری اصلاح کو ضرور بھی ضرور یقینی بنائیے۔

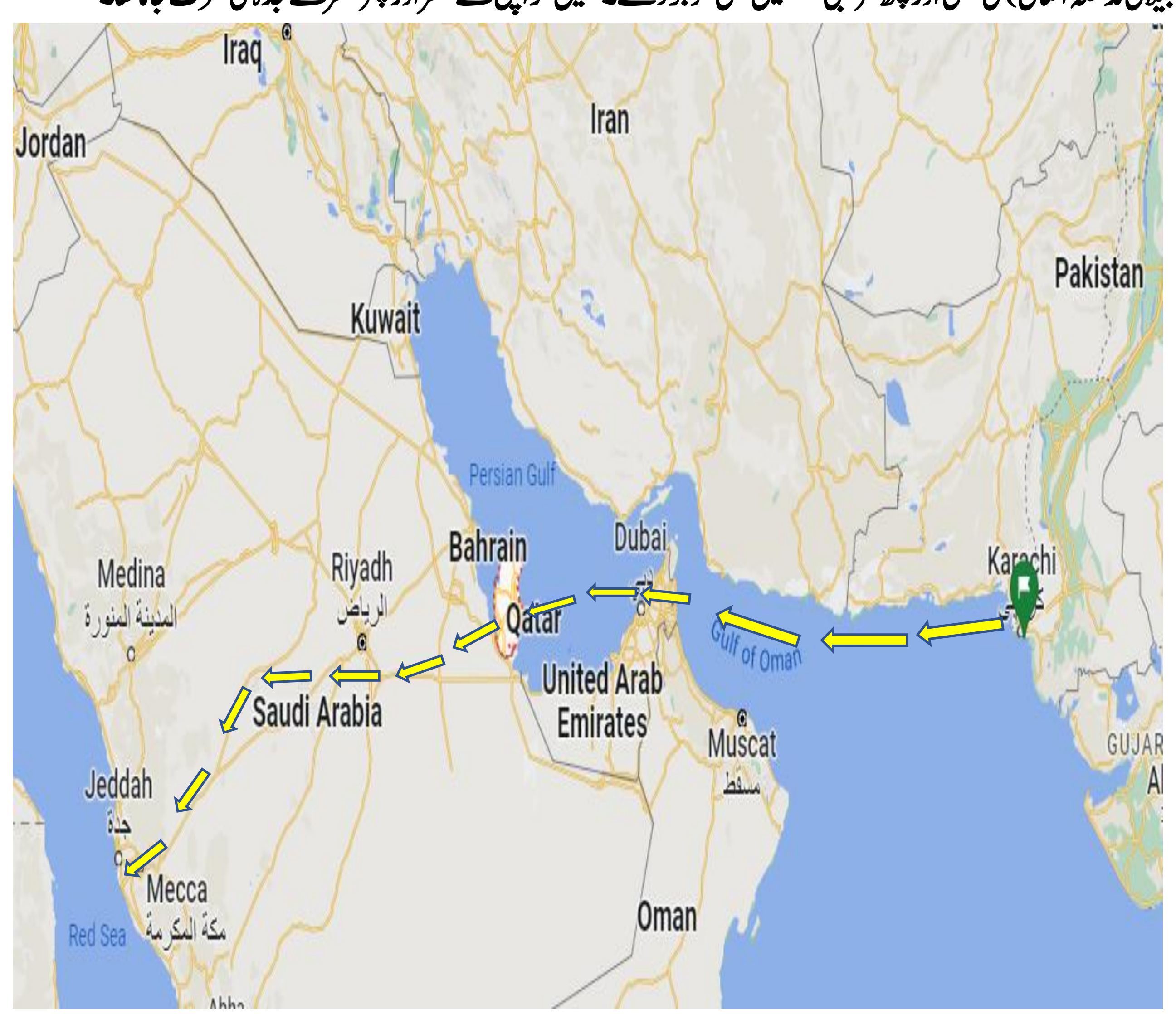
اللہ تعالیٰ ہر انسان کو اس کتاب سے فائدہ حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور بغیر کسی غرض کے اُمتِ محمدیہ ﷺ کے لئے اخلاص کے ساتھ خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

22/Dec/2022

مقدس سفر کی ابتداء

الحمدللہ علی احسانہ !خالقِ کائنات کی توفیق اور رسول اللہ ﷺ کی نظرِ عنایت سے سال 2022 میں مجھے مسجد حرام کی زیارت کرنے، "بیت اللہ "کا طواف کرنے اور روضہ رسول ﷺ پر حاضری کا شرف حاصل ہوا،اس سفر میں، میں نے خالقِ کائنات کی بہت سے حکمتوں کا مشاہدہ کرنے کی کوشش کی،اوراُن تمام چیزوں کو نوٹ کر کے محفوظ کیا تاکہ زندگی میں جب بھی دوبارہ اس عظیم سفر پر حاظری سعادت ملے تواِن تمام مقامات کی اہمیت وفضیلت کو جان کر ہم اپنے سفر کو اپنے لئے اور دوسروں کے لئے اور پُر کیف بنایا جاسکیں۔

یہ سفر 18ربیع اول 1444ہجری میں بمطابق15 /اکتوبر /2022کو شروع ہوا۔تیاری مکمل تھی ،اس سفر میں میرے ساتھ میری فیملی(یعنی اہلیہ اور دونوں بچے "سیدہ ام عمارہ اشرف جیلانی اور سید سلطان اشرف جیلانی)،میرے ماموں صاحب(حضرت فخر المشائخ ابوالمکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالیٰ) کی فیملی،میرے بھائی (ڈاکٹر سید شہریار اشرف جیلانی مدظلہ العالیٰ) کی فیملی اور کچھ قریبی متعلقین بھی موجود تھے۔ ہمیں کراچی سے قطراور پھر قطر سے جدہ کی طرف جانا تھا۔



اس سفر کی ابتداء کراچی سے ہوئی۔

ہمیں جمعۃ المبارک کی رات اس عظیم سفر پر روانہ ہونا تھا۔وہ لمحات قریب آگئے تھے کہ ہم اس عظیم سفر کی سعادت حاصل کریں۔15/اکتوبر/2022کو رات 11:55 منٹ پر جناب مظفر صاحب مدظلہ العالی ہمیں اپنی گاڑی میں گھر سے ایئرپورٹ تک چھوڑنے کے لئے آگئے تھے۔ہم نے گھر سے ہی احرام باندھ لیا تھا تاکہ آسانی سے احرام کے تمام تقاضوں کو پورا کیا جاسکے۔

12:10 منٹ پر ہم ایئرپورٹ کے لئے روانہ ہو چکے تھے۔16/اکتوبر/2022کی تاریخ شروع ہوچکی تھی،ہم ٹھیک 12:40 پر ائیرپورٹ پہنچ گئے تھے۔ائیرپورٹ پر کئی فلائٹیں آئی ہوئیں تھیں، جس کی وجہ سے ہمیں ائیرپورٹ کے اندر تک پہنچنے میں تھوڑا ٹائم لگا۔اس موقع کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے کچھ لوگوں نے حضرت سے ملاقات کی اور خاص دعاؤں کی بھی درخواست کی۔



01:05 منٹ پر ہم ائیرپورٹ میں داخل ہوگئے تھے۔ہماری CONNECTING فلائٹ تھی (یعنی ہمیں کراچی سے پہلے قطر جانا تھا اور پھر قطر سے جدہ پہنچنا تھا)ہجوم کی وجہ سے IMMIGRATION☆ پر تین گھنٹے لگ گئے تھے۔BOARDING CARD☆ لیکر ہم VISA چیکنگ کی طرف چلے گئے۔(اہدایات: آپ کے لئے ایک رائے ہے کہ جب بھی آپ کو کہیں باہر جانا ہو تو فلائٹ سے کچھ گھنٹے پہلے ائیرپورٹ پر پہنچ جائیں تاکہ ہجوم کی وجہ سے آپ کو پریشانی کا سامنا نہ

☆ہوائی اڈے یا ملک کی سرحد پر وہ جگہ جہاں سرکاری اہلکار اس ملک میں داخل ہونے والے لوگوں کے کاغذات چیک کرتے ہیں۔

☆ہوائی جہاز میں سوار ہونے کا پاس، مسافروں کو چیک ان کرتے وقت دیا جاتا ہے۔

کرنا پڑھے)۔وہاں سے فارغ ہو کر ہم LOUNGE میں بیٹھ گئے تھے۔اس وقت پاکستان کے ٹائم کے مطابق 03:10 منٹ ہو رہے تھے اور ہمیں 04:05 منٹ پر کراچی سے قطر QATAR AIRPORT کے لئے روانہ ہونا تھا۔کچھ دیر وہاں بیٹھنے کے بعد ہم سب جہاز میں چلے گئے اور جہاز ٹھیک 04:05 منٹ پر قطر کے لئے روانہ ہو گیا۔



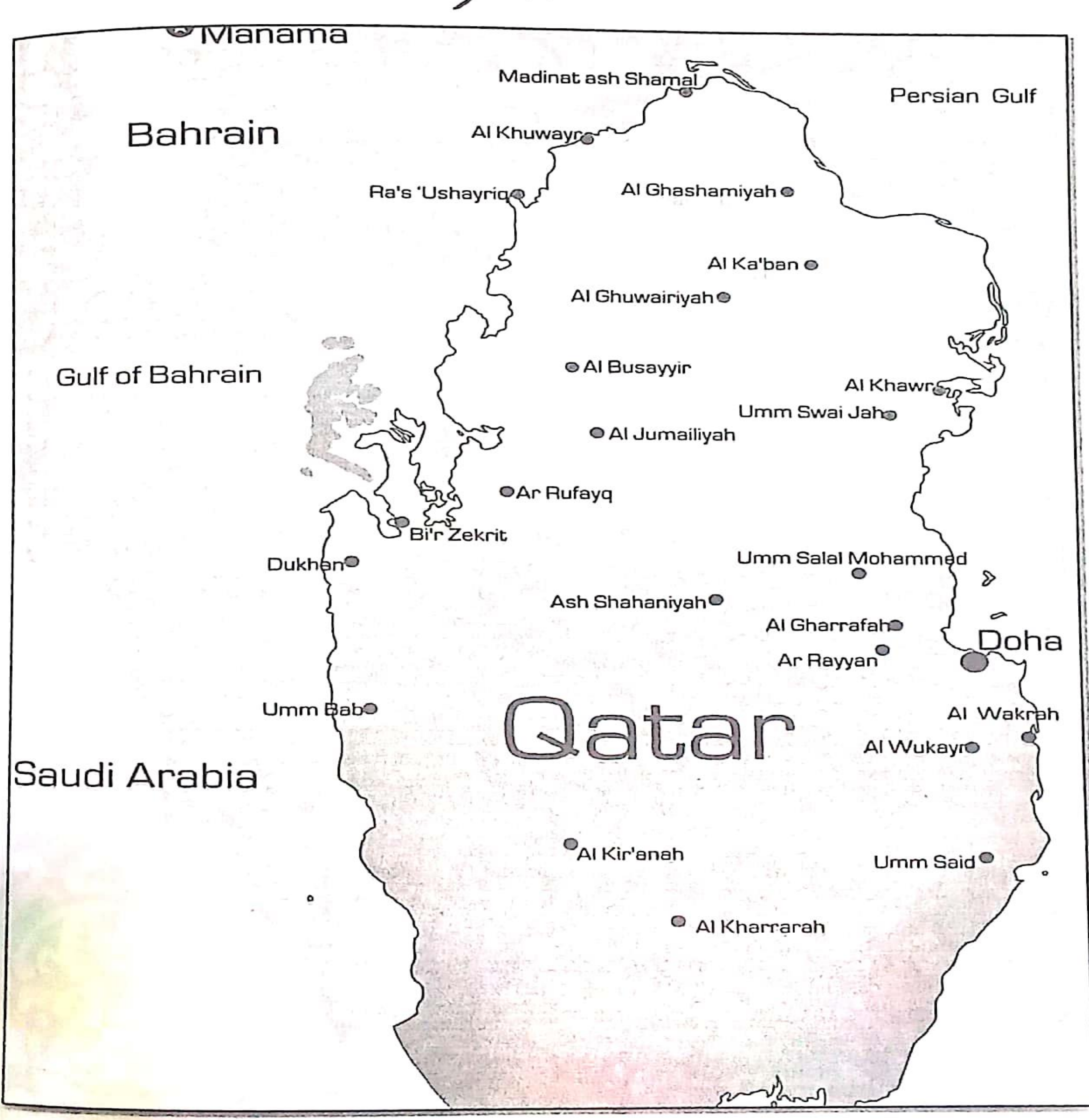
دو گھنٹے بعد ہم QATAR AIRPORT پر پہنچ گئے تھے لیکن وہاں پر ہمیں ایئر پورٹ کی بلڈنگ سے دور اُتارا گیا، ہمیں جہاز سے اُتر کر ائیر پورٹ تک پہنچنے میں 20 منٹ لگ گئے۔جو بس ہمیں جہاز سے بلڈنگ تک پہنچانے آئی تھی، اُس میں بیٹھنے کی بھی جگہ نہیں تھی، بحرحال ہم ائیر پورٹ کی بلڈنگ میں پہنچ گئے تھے۔

قطر

قطر جزیرہ نمائے عرب میں خلیج فارس کے کنارے واقع ہے۔ اس کی سرحدیں سعودیہ عرب سے متصل ہیں۔اس کے قریب ترین ممالک میں بحرین اور متحدہ عرب امارات ہیں۔یہ علاقہ شروع سے ہی اسلام کی دولت سے مالامال ہے۔اب اللہ تعالیٰ نے اس خطہ کو "تیل" کی دولت سے مالامال کیا ہوا ہے۔بحرین قطر کے بہت قریب واقع ہے اس کے لئے "دوحہ قطر" کے ساحل سے رات کے وقت بحرین کی روشیاں نظر آتی ہیں۔
(تذکرۃ الممالک، محمد قاسم بھٹہ، ص:199، مطبوعہ: المدینہ

دارالاشاعت،نصاب پرنٹرز،2018)

نقشہ قطر



ڈاکٹر غلام جیلانی برق کتاب "معجم البلدان" میں لکھتے ہیں:

بحرین کے جنوب میں عرب کی ایک ساحلی ریاست ہے (ڈاکٹر غلام جیلانی برق، مُعْجَمُ الْبُدَان، ص:276۔ مطبوعہ: الفیصل ناشران و تاجرانِ کتب، لاہور، پاکستان، 2013ء)

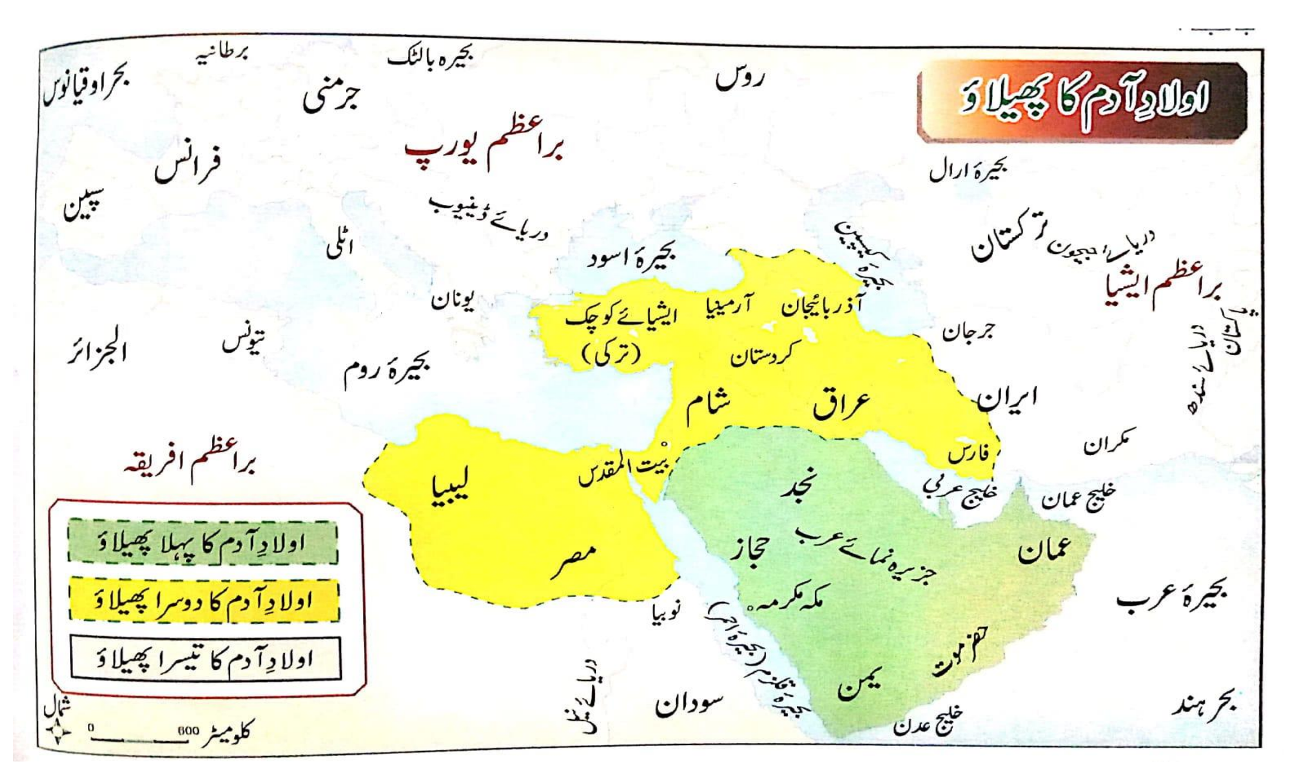
حدیث مبارکہ میں قطر کا ذکر

حضرت انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ

قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ قِطْرِيَّةٌ فَأَدْخَلَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْعِمَامَةِ فَمَسَحَ مُقَدَّمَ رَأْسِهِ وَلَمْ يَنْقُضِ الْعِمَامَةَ

میں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو وضو کرتے ہوئے دیکھا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سر پر قطری عمامہ تھا (جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) وضو کرتے ہوئے مسح پر پہنچے تو) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے عمامہ کے نیچے ہاتھ لے جا کر سر کے ابتدائی حصہ پر مسح کیا اور عمامہ کو نہیں کھولا۔ (سنن ابوداؤد)

قطر کے ہوائی اڈے پر ہمیں ایک گھنٹے ٹھہرنا تھا جس میں سے ہمارا آدھے سے زیادہ ٹائم گزر چکا تھا۔ قطر ہوائی اڈے کی بلڈنگ بہت وسیع تھی، مختصر وقت کی وجہ سے یہاں پر ہمیں LOUNGE میں بیٹھنے کا موقع نہیں ملا۔ ہم نے اپنے لائحہ عمل میں یہ شامل کیا تھا کہ ہم QATAR AIRPORT پر ایک گھنٹے میں دوبارہ وضوء کر لیں گے اور پھر سے فریش ہو جائیں گے لیکن موقع نہیں ملا۔ ہمارے ہاتھوں میں جو سامان تھا اُس کی چیکنگ کروا کر ہم جہاز پر چلے گئے تھے۔ 06:05 پر ہمارا جہاز جدہ کے لئے روانہ ہو چکا تھا۔ ہم جس سرزمین کی طرف جا رہے تھے وہاں پر سب سے پہلے اولاد آدم کا پھیلاؤ ہوا۔ اس نقشہ سے ملاحظہ فرمائیں



حجاز

حجاز اُمتِ مسلمہ کے نزدیک سب سے زیادہ روحانی مرکز ہے، یہیں آفتابِ اسلام طلوع ہوا۔اس میں رسول اللہ ﷺ کا وطن ومدفن، مہبطِ وحی (وحی نازل ہونے کی جگہ) اور دارالہجرت واقع ہے۔اسی وجہ سے "حجاز" مسلمانوں کی ارضِ مقدس ہے۔ حجاز کا سب سے بڑا ساحلی شہر جدہ ہے جو مکہ کی بندر گاہ ہے۔اس کے بعد دوسرا بڑا ساحلی مقام "ینبع" ہے جو مدینہ کی بندر گاہ ہے۔(تاریخ ارض القرآن (کامل) 1/ 81)

ڈاکٹر غلام جیلانی برق کتاب "معجم البلدان" میں لکھتے ہیں:

حجاز کے لغوی معنٰی۔ حجاب، پردہ اور رُکاوٹ کے ہیں، یہ ایک لمبے پہاڑ کا نام تھا۔جو تہامہ اور نجد کے مابین حائل تھا اور اب ایک علاقے کا نام ہے۔جو جنوب میں جَدّہ اور مکہ مکرمہ سے شروع ہو کر ساحل کے ساتھ ساتھ خلیج عقبہ کے شمالی ساحل تک چلا جاتا ہے۔اس کی لمبائی اندازاً سوا چھ سو میل ہے اور چوڑائی جَدَّہ سے دیار جُہَینہ تک ستّر سے نوے میل۔اور جُہَینہ سے آگے پانچ سے دس میل تک ہے۔اس کے بڑے بڑے شہر جّدہ، مکہ مکرمہ، طائف، مدینہ اور یَنْبُع ہیں۔یہ حجاز کی موجودہ ہئیت ہے۔

(ڈاکٹر غلام جیلانی برق، مُعْجَمُ الْبُدَان، ص:112، مطبوعہ: الفیصل ناشران و تاجرانِ کتب، لاہور، پاکستان، 2013ء)

اہلِ حجاز کی فضیلت:

رسول اللہ ﷺ نے اہل حجاز کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

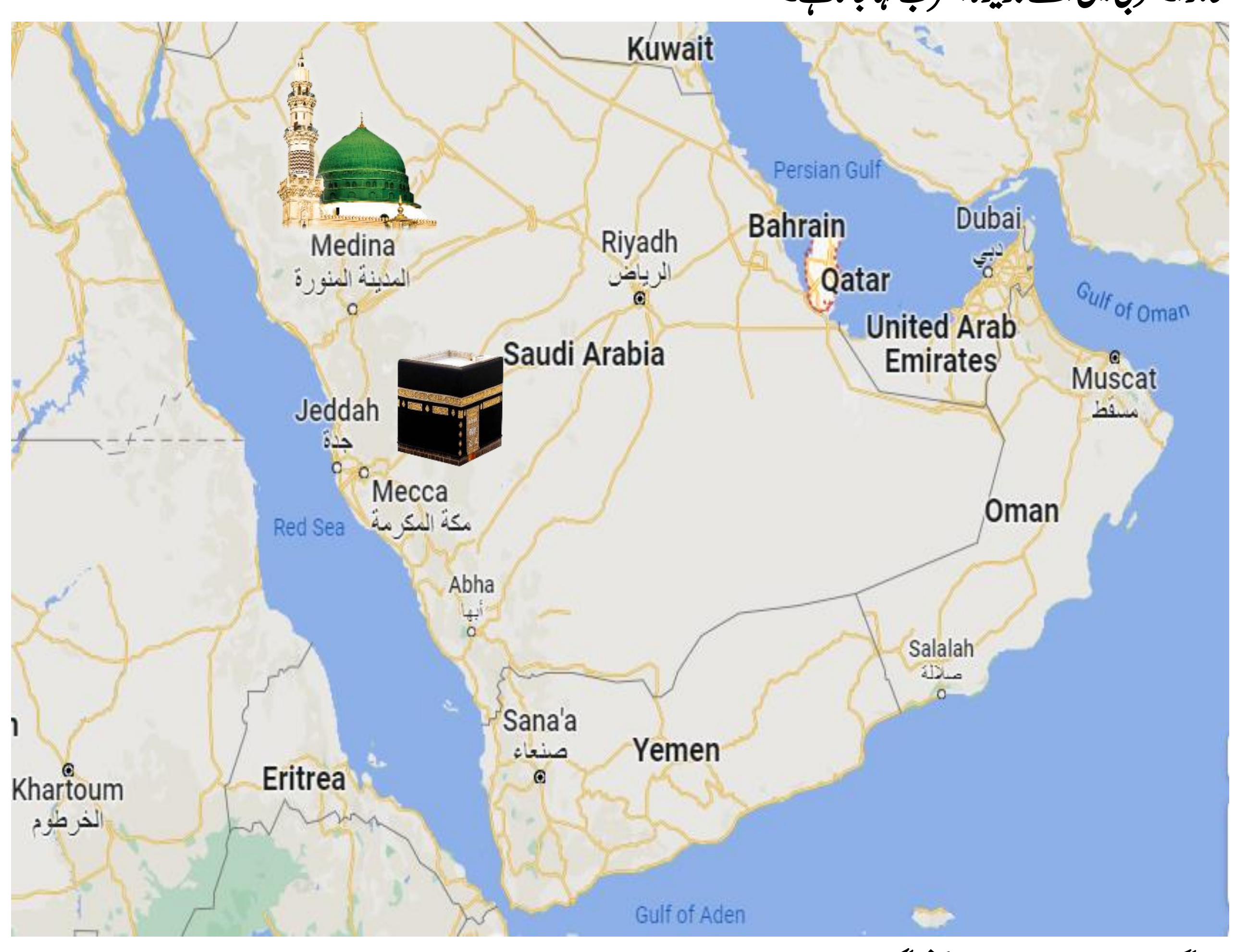
جابر بن عبد اللہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے:

أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِلَظُ الْقُلُوبِ وَالْجَفَاءُ فِي الْمَشْرِقِ وَالْإِيمَانُ فِي أَهْلِ الْحِجَازِ

ترجمہ: رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ دل کی سختی اور سخت مزاجی مشرق والوں میں ہے ایمان حجاز والوں میں ہے۔(صحیح مسلم)

جہاں مکہ اور مدینہ واقع ہے:

دنیائے عالم کا وہ عظیم خطہ جو تمام راحت و سکون کا مرکز ہے، جس کو ہم سب کے خالق ومالک نے جسمانی اور روحانی تسکین کی جگہ بنایاہے۔ تمام مخلوقات بالخصوص انسان اور جن اپنے ایمان کی تازگی کے لئے یہاں پر آتے ہیں اور زندگی کے لئے بہت سا سکون حاصل کرتے ہیں۔ جب ہم اس خطہ کو روحِ زمین پر دیکھتے ہیں تو یہ ایک جریرہ نمائے عرب کی صورت میں نظر آتا ہے۔
جزیرہ اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں سے پانی اُتر گیاہو۔ یہ جَزَرَالْمَاءُ عَنِ الْاَرْضِ "پانی زمین سے اُتر گیایاخشک ہو گیا" سے ماخوذ ہے۔(المعجم الوسیط،مادۃ:جزر)
اصطلاحی طور پر جزیرہ(ISLAND)سے مراد خشکی کا وہ ٹکڑا ہے جس کے چاروں طرف پانی ہو لیکن زمین کا ایسا خطہ جس کے تین طرف پانی(سمندر)ہو اور چوتھی جانب خشکی ہو اُسے جزیرہ نما(PENINSULA) کہلاتا ہے۔
عرب بھی ایک جزیرہ نما کیونکہ اس کے تین اطراف(مشرق، مغرب اور جنوب)میں پانی ہے اور صرف شمال میں وہ خشکی سے ملاہوا۔ عربی میں اسے جزیرۃالعرب کہاجاتا ہے۔



تین گھنٹے میں جدہ ایئرپورٹ پر پہنچ گئے تھے۔



جِدَّہ

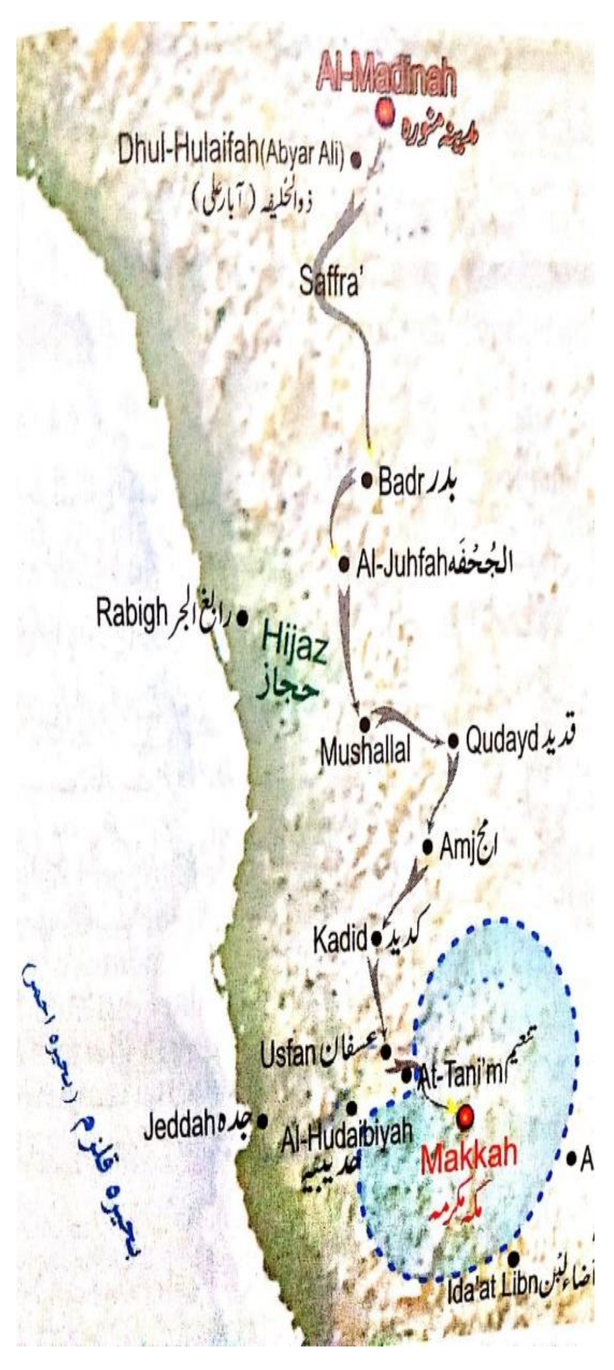
سعودی عرب کی اہم ترین بندر گاہ اور بہت بڑا شہر ہے یہ بحرہ احمر سعودی عرب کی وسطی مغربی بندر گاہ ہے اور مکہ پہنچنے کے راستے میں واقع ہے، یہ جدید شہر مکہ سے 50 میل دور ایک تاریخی "ثقافتی "صنعتی اور تجارتی شہر ہے۔

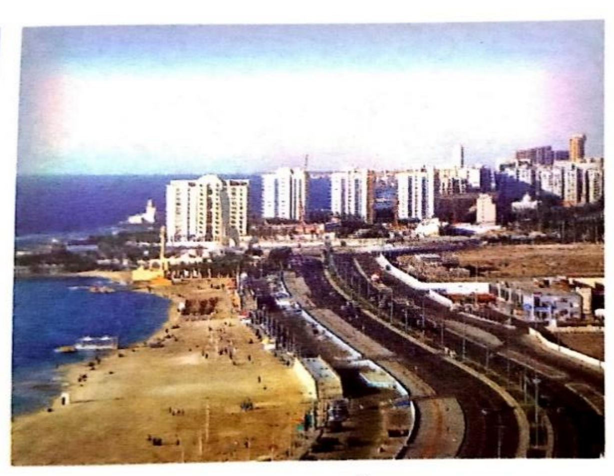
(پروفیسر بشریٰ افضال عباسی، جغرافیائی معلومات انسائیکلوپیڈیا، ص:365، مطبوعہ: اردو سائنس بورڈ، لاہور، پاکستان، 2002ء)

ڈاکٹر غلام جیلانی برق لکھتے ہیں

جِدَّہ: بحیرہ قلزم میں مکّہ کی بندگاہ جو مکّہ سے اندازاً چالیس میں دور ہے۔

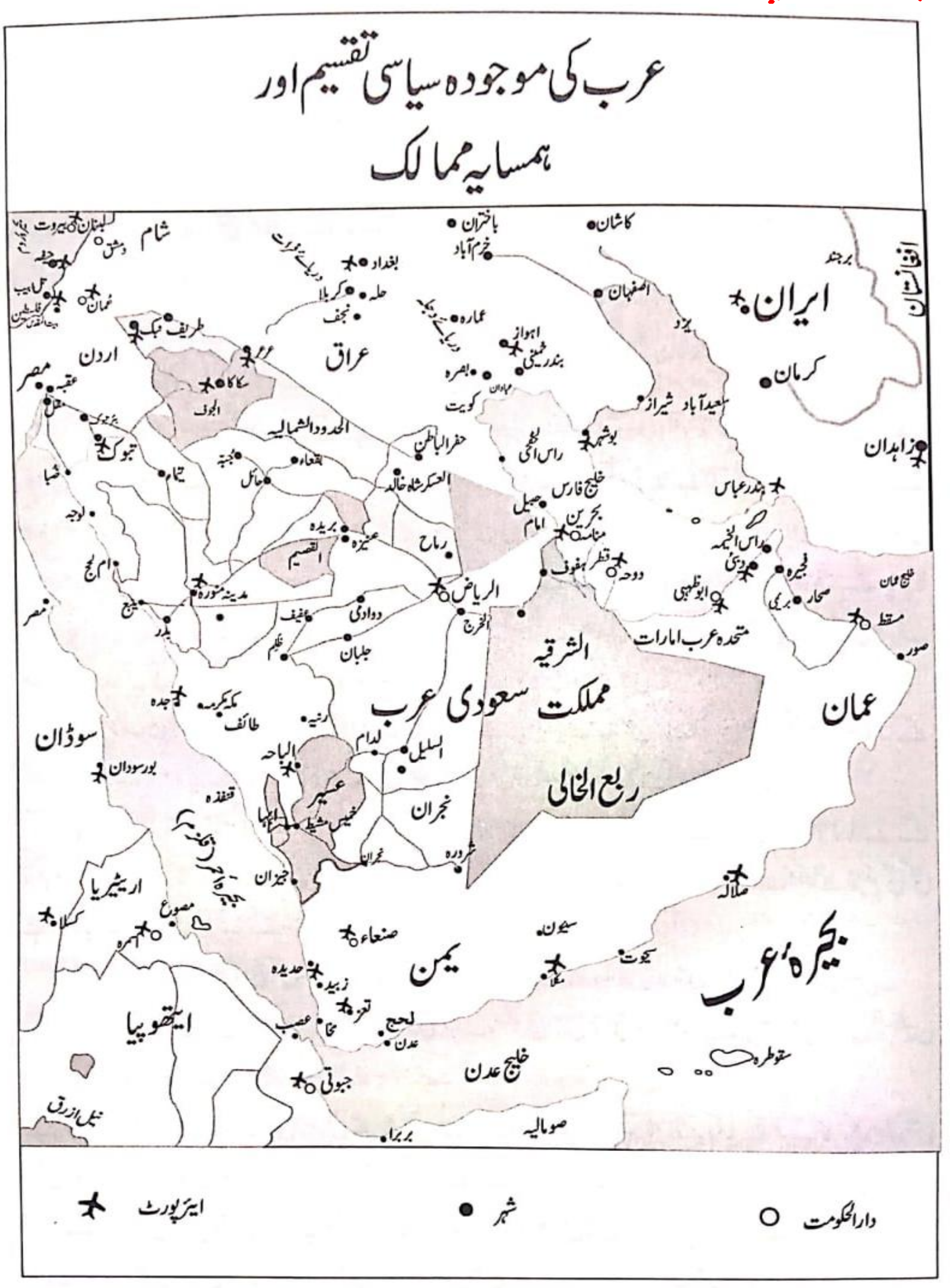
(ڈاکٹر غلام جیلانی برق، مُعْجمُ الْبُدَان، ص:97۔ مطبوعہ: الفیصل ناشران و تاجرانِ کتب، لاہور، پاکستان، 2013ء)



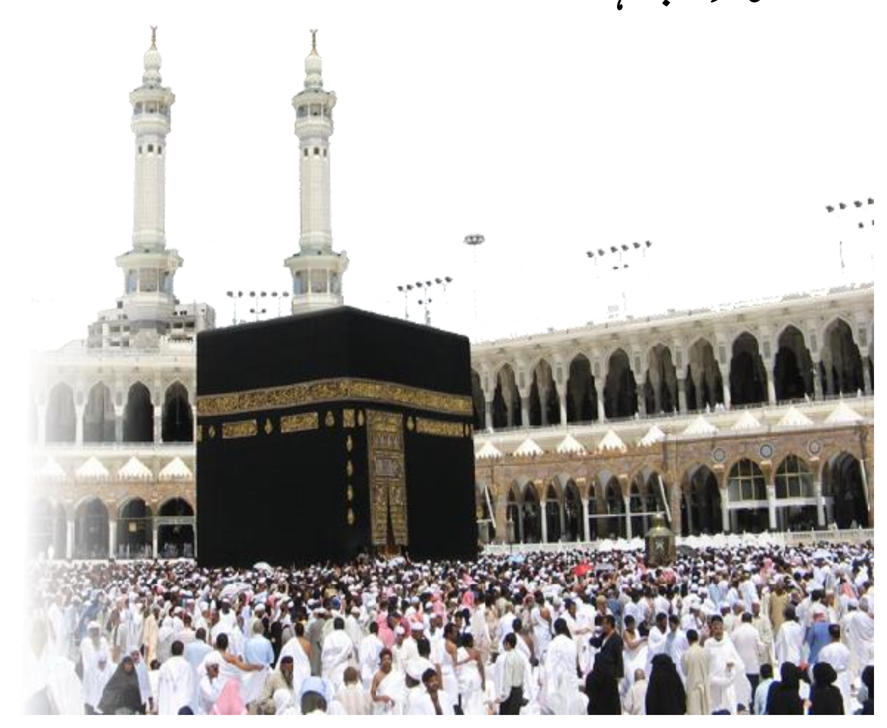

جدہ کی بندر گاہ

جدہ ائیرپورٹ پر تمام کاروائیاں کروانے بعد ہم جدہ ایئرپورٹ سے باہر آئے، تو ذیشان صاحب سے ملاقات ہوئی۔

عرب میں موجود ئیرپورٹ کی نشادہی



ہم جدہ سے مکہ مکرمہ کی طرف جا رہے تھے۔



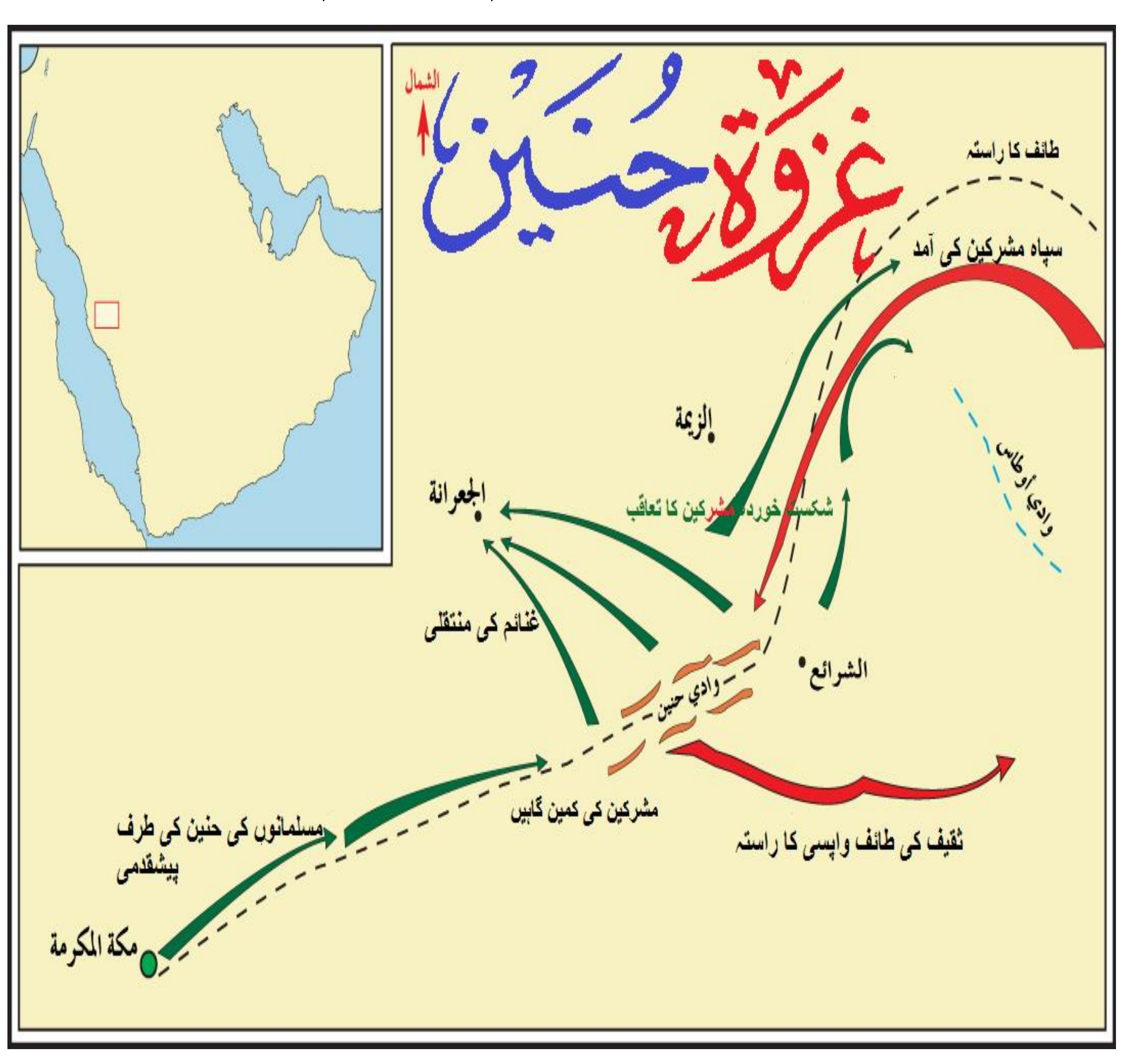


میرے بھائی ڈاکٹر سید شہریار اشرف جیلانی حمد باری تعالیٰ پیش کر رہے ہیں۔

مکہ کے ادر گرد کی مشہور وادیاں

وادی حنین (الشرائع)

یہ وادی مکہ کی وادیوں میں شمار ہوتی ہے اور یہ مکہ سے تقریباً30 کلومیر مشرق میں ہے۔ آج کل اس نام "الشرائع" ہے۔اس کا بلائی حصہ آج بھی حنین کہلاتا ہے۔اس کا پانی وادی المغمس کے ذریعے سے سیلِ عرنہ میں جاگرتا ہے۔مکہ سے طائف کو طریق الیمانیہ پر جائیں تو مسجد الحرام سے 28 کلو میٹر کے فاصلے پر وادی الشرائع آتی ہے۔یہاں الشرائع نامی ایک چشمہ اور بستی ہے جن سے وادی منسوب ہے۔اس چشمے کا نام پہلے المشاش تھا جہاں سے ملکہ زبیدہ نے مکہ کی طرف نہر زبیدہ جاری کی تھا جو بعد میں بند ہوگئی۔اس وقت یہاں کچھ خاص لوگ ہی حنین کے نام سے واقف ہیں۔(معجم المعالم الجغرافیۃ فی السیرۃ النبویۃ، ص:107)((سیر تانسائیکلوپیڈیا،ج:1،ص:183، مطبوعہ: دارالسلام، ریسرچ سینٹر، اسلام آباد))



وادی نخلہ:

بنو ہذیل کی دو وادیاں نخلہ کہلاتی ہیں: نخلہ الشامیہ (بطن نخلہ) اور نخلہ الیمانیہ۔ ان دونوں کا سنگم مکہ مکرمہ سے تقریباً 43 کلو میٹر شمال مشرق میں واقع ہے۔
یہ وہ وادی ہے جس میں رسول اللہ ﷺ سفر طائف سے واپسی پر قیام فرمایا تھا۔ وادی نخلہ الشامیہ الریان کے پاس وادی فاطمہ سے ملتی ہے۔ جو جدہ سے مکہ جانے والی شاہراہ کو قطع کر کے تہامہ میں نکلتی ہے۔

وادی نخلہ الشامیہ

مکہ کے میقات

وہ مقامات جہاں سے احرام باندھنے کی ہدایات ہیں:

قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، نافع، عبد اللہ بن عمر (رضی اللہ عنہ) کے آزاد کردہ غلام، عبد اللہ بن عمر (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَجُلًا قَامَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ أَيْنَ تَأْمُرُنَا أَنْ نُهِلَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَيُهِلُّ أَهْلُ الشَّأْمِ مِنْ الْجُحْفَةِ وَيُهِلُّ أَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَيَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ لَمْ أَفْقَهْ هَذِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (صحیح بخاری)

ایک شخص مسجد میں کھڑا ہوا اور اس نے کہا کہ یا رسول اللہ (ﷺ) آپ ہمیں احرام باندھنے کا کس مقام سے حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ مدینہ کے لوگ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں اور شام کے لوگ جحفہ سے احرام باندھیں اور نجد کے لوگ قرن سے احرام باندھیں، (اور ابن عمر نے کہا) اور لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا ہے کہ یمن کے لوگ یلملم سے احرام باندھیں، لیکن میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی یہ بات سمجھ نہ سکا تھا۔

حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَّهُ أَتَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي مَنْزِلِهِ وَلَهُ فُسْطَاطٌ وَسُرَادِقٌ فَسَأَلْتُهُ مِنْ أَيْنَ يَجُوزُ أَنْ أَعْتَمِرَ

قَالَ فَرَضَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَلِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّأْمِ الْجُحْفَةَ (صحیح بخاری)

مالک بن اسماعیل، زہیر، زید بن جبیر نے بیان کیا کہ وہ عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہ) کے پاس ان کی قیام گاہ پر آئے۔ ان کے خیمے لگے تھے اور قناتیں کھڑی تھیں۔ میں نے ان سے پوچھا کہ میرے لیے کہاں سے عمرہ کا احرام باندھنا جائز ہے؟ تو انھوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ (ﷺ) نے اہل نجد کے لیے قرن، اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ اور شام کے لیے جحفہ کو مقرر کیا ہے۔

مسدد، حماد، عمرو بن دینار، طاؤس، ابن عباس (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ:

قَالَ وَقَّتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّأْمِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ لِمَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُونَهُنَّ فَمُهَلُّهُ مِنْ أَهْلِهِ وَكَذَاكَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّونَ مِنْهَا ۔ (صحیح بخاری)

رسول اللہ (ﷺ) نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، اہل شام کے لیے جحفہ اور اہل نجد کے لیے قرن منازل اور اہل یمن کے لیے یلملم کو احرام باندھنے کی جگہ مقرر فرمایا۔ یہ جگہیں ان کے لیے میقات ہیں اور ان لوگوں کے لیے بھی جو ان کے علاوہ دوسری جگہوں سے حج اور عمرہ کے ارادے سے آئیں، جو ان میقاتوں کے اندر رہنے والے ہیں ان کے احرام باندھنے کی جگہ ان کے گھر سے شروع ہوتی ہے یہاں تک کہ اہل مکہ گھر ہی سے احرام باندھیں۔

قتیبہ، حماد، عمرو، طاؤس، ابن عباس (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّأْمِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ مِمَّنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُونَهُنَّ فَمِنْ أَهْلِهِ حَتَّى إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ يُهِلُّونَ مِنْهَا

(صحیح بخاری)

نبی (ﷺ) نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، اہل شام کے لیے جحفہ، اہل یمن کے لیے یلملم اور اہل نجد کے لیے قرن کو مقرر کیا، یہاں کے لیے میقات ہے اور ان کے لیے بھی جو ان کے علاوہ دوسرے مقامات سے حج اور عمرہ کے ارادے سے آئیں۔ جو ان میقاتوں کے ادھر ادھر رہنے والا ہے وہ اپنے گھر ہی سے احرام باندھے، یہاں تک کہ مکہ والے مکہ ہی سے احرام باندھیں۔

حُدود حرم

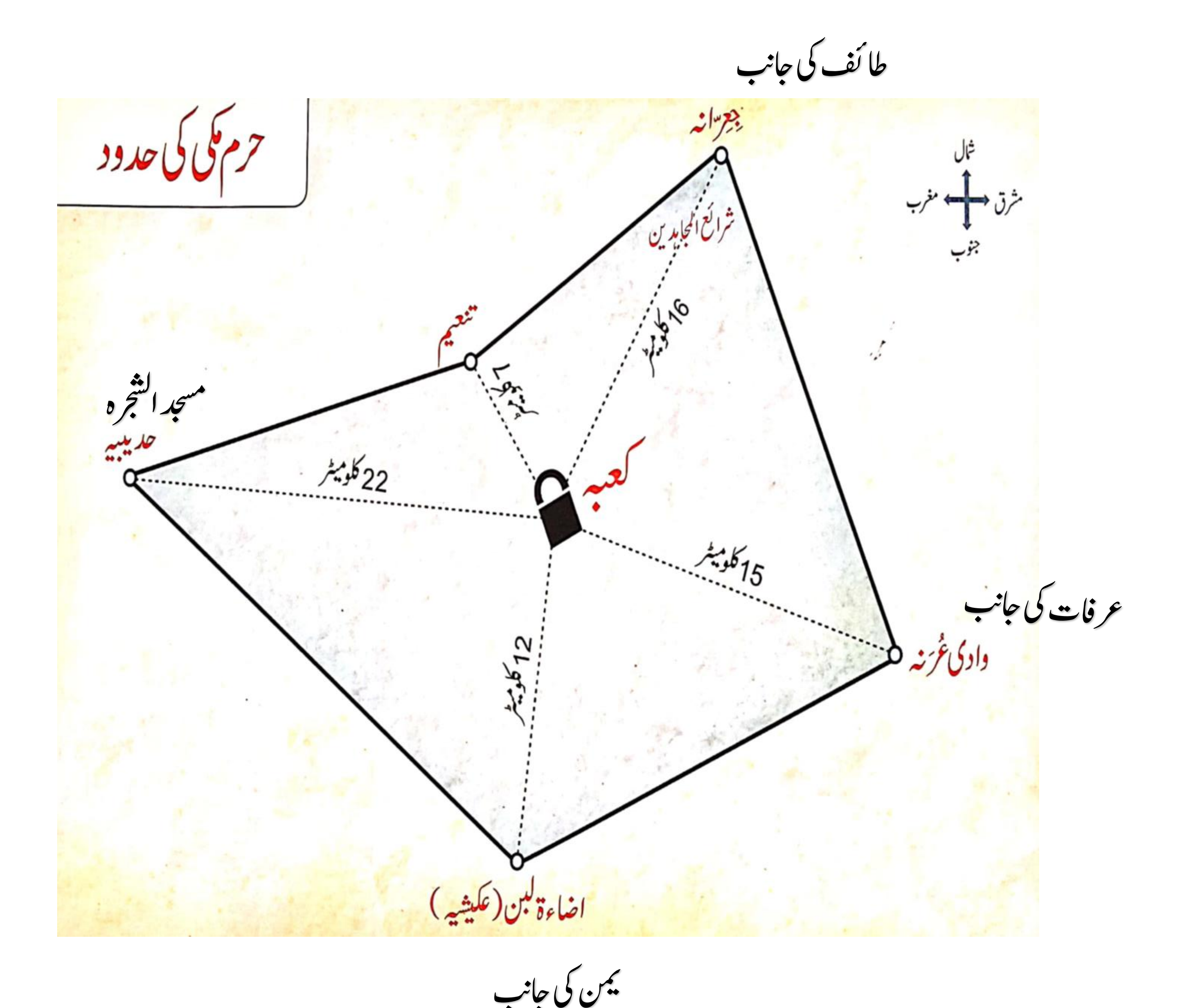
سب سے پہلے حرم کی حدود سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے مقرر فرمائیں۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے سیدنا جبریل علیہ السلام کی ہدایات کے مطابق حرم کی برجیاں نصب کیں، پھر ان میں کوئی تبدیلی نہ کی گئی حتیٰ کہ قُصَی نے انھی کی تجدید کی، پھر رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے سال سیدنا تمیم بن اسد خزاعی رضی اللہ عنہ کو بھیجا، انھوں نے ان برجیوں کو نئے سرے سے تعمیر کیا ان میں کوئی تبدیلی نہ کی گئی حتیٰ کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے چار قریشیوں کو مقرر فرمایا جنھوں نے ان برجیوں کی پھر سے تجدید کی۔ (صحیح مسلم:1355)



مکہ مکرمہ اور اس کے گردونواح کا علاقہ حرم ہے، البتہ اس کی حدود ہر طرف ایک جیسے فاصلے پر نہیں ہے۔ مکہ مکرمہ کی طرف آنے والے بڑے بڑے راستوں پر حدود حرم کے نشانات لگادیے گئے ہیں۔

1. مغرب کی طرف جدہ روڈ پر مقام "شُمَیْسِی" ہے جسے پہلے جسے پہلے "حُدَیْبِیَہ" کہا جاتا تھا۔ یہ مکہ مکرمہ سے 22 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔
2. جنوب کی طرف تہامہ سے یمن کے راستے پر مقام "اَضَاءَۃُ لِبْن" ہے۔ اضاءۃ کا معنی ہے زمین اور لِبَنْ ایک پہاڑ کا نام ہے جو مکہ مکرمہ سے 12 کلومیٹر دور ہے۔
3. مشرق کی طرف وادی "عُرَنَۃ" کا مغربی کنارہ ہے جو مکہ مکرمہ سے 15 کلومیٹر دور ہے۔
4. شمال مشرق کی طرف "جِعِرَّانَہ" کے راستے پر شرائع المجاہدین ہے۔ یہ مکہ مکرمہ سے 16 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔
5. شمال کی طرف مقام "تَنْعِیْم ہے جو مکہ مکرمہ سے 7 کلومیٹر دور طریق المدینہ (طریق الھجرہ) پر واقع ہے۔

اب شہر ان حدود سے باہر تک پھیل گیا ہے۔



تَنْعِیْم: مدینہ اور شام کی سمت میں مکہ سے 3 یا 4 میل پر مکہ اور سرف کے درمیان ایک مقام کا نام ہے۔ یہ جگہ حدود حرم سے باہر (حل میں) ہے۔ مکے کے لوگ اکثر یہاں سے احرام باندھتے ہیں۔

(سید فضلُ الرّحمٰن، فرہنگ سیرت، ص:102، زوّار اکیڈمی پبلی کیشنز کراچی، ناظم آباد نمبر 4، پاکستان، 2013ء)

اسے وادی بیضاء بھی کہا جاتا تھا اس دور میں اسے بیضاء کے نام سے کوئی نہیں جانتا، یہاں مسجد عائشہ بھی واقع ہے۔

(سیرت انسائیکلوپیڈیا، ج:1، ص:185، مطبوعہ: دارالسلام، ریسرچ سینٹر، اسلام آباد)

مقام تنعیم اور مسجد عائشہ

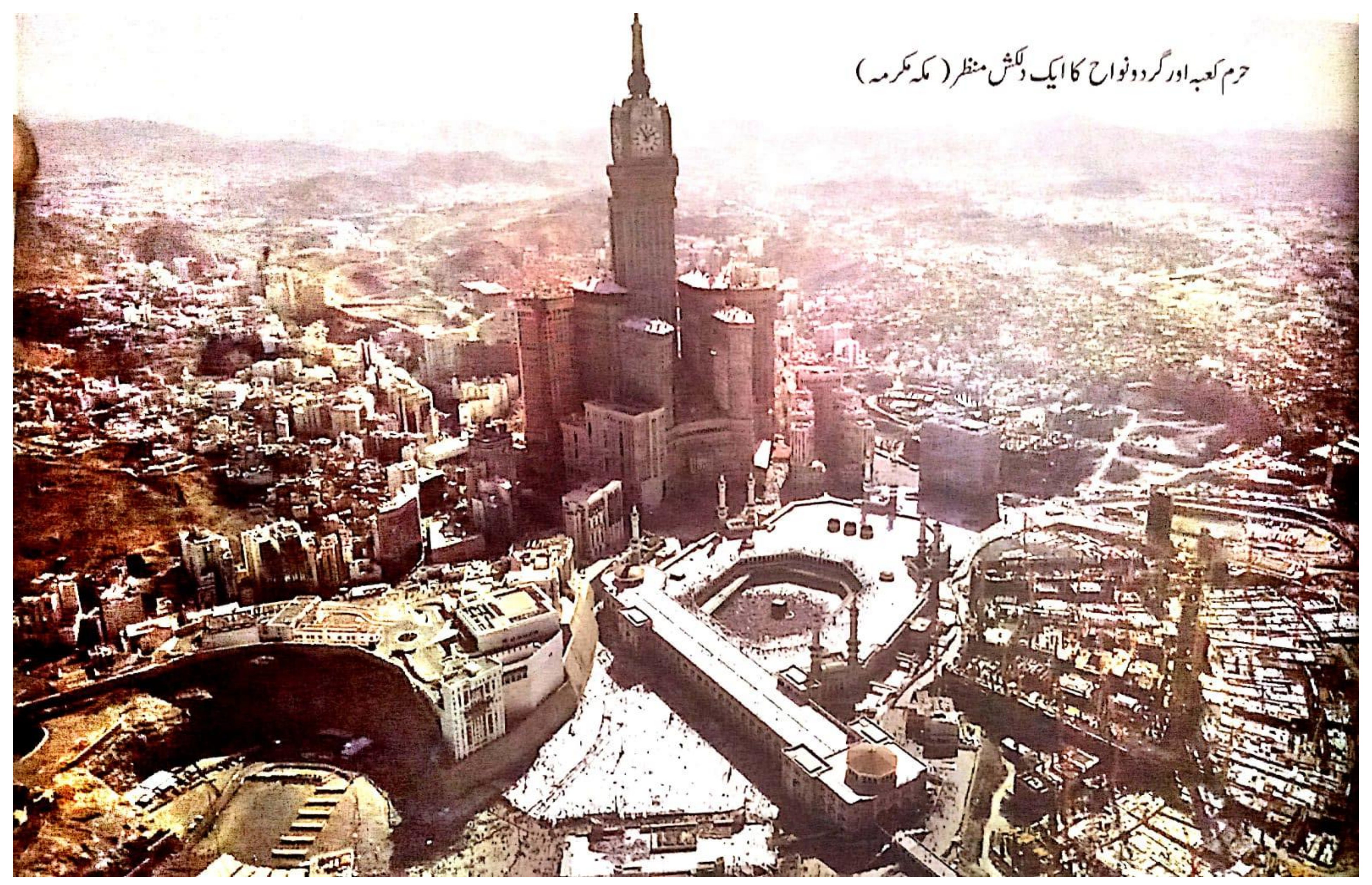


اس مسجد عائشہ میں زائرینِ حج و عمرہ (مکہ میں رہنے والے) اپنا احرام باندھنے آتے ہیں۔

مسجد عائشہ کی وجہ تسمیہ:

تنعیم وہ مقام ہے، جہاں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے احرام باندھا تھا۔ اسے مسجد عائشہ رضی اللہ عنہا بھی کہا جاتا ہے۔

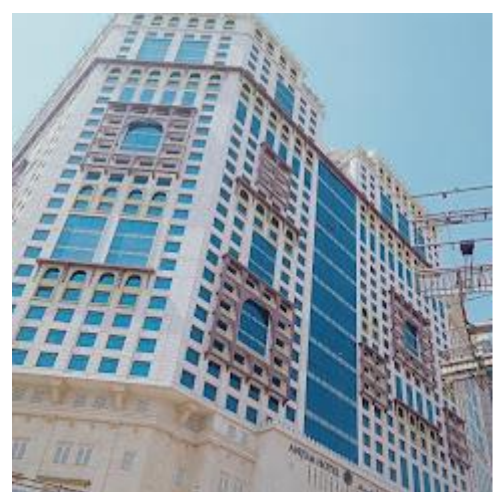
آضَاءِ قُلِبْن: یہ مسجد الحرام کے شمال میں، رکن یمانی کی طرف، یمن کے راستے پر حدود حرم میں سے ایک ہے۔۔(سید فضلُ الرّحمٰن، فرہنگ سیرت، ص:57، زوّار اکیڈمی پبلی کیشنز کراچی، ناظم آباد نمبر4، پاکستان، 2013ء)



حرم کعبہ اور گرد و نواح کا ایک دلکش منظر (مکہ مکرمہ)

مکہ مکرمہ میں ہمارا ہوٹل (فندق فی المکۃ المکرمۃ)















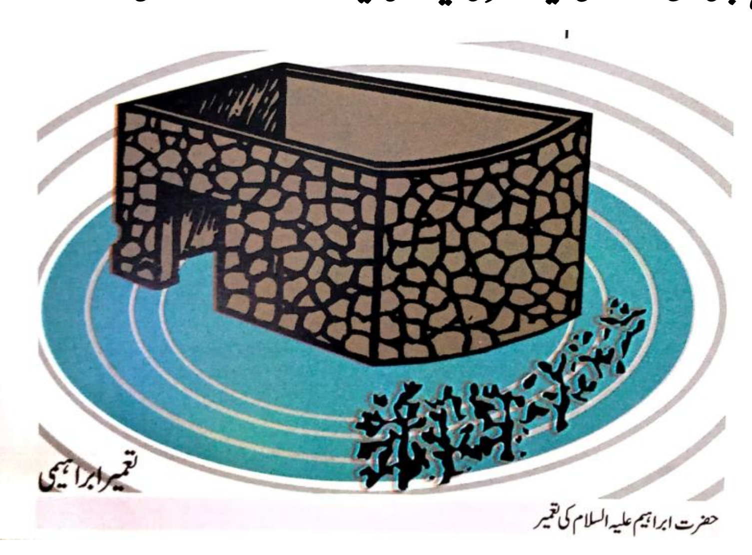


بیت اللہ:

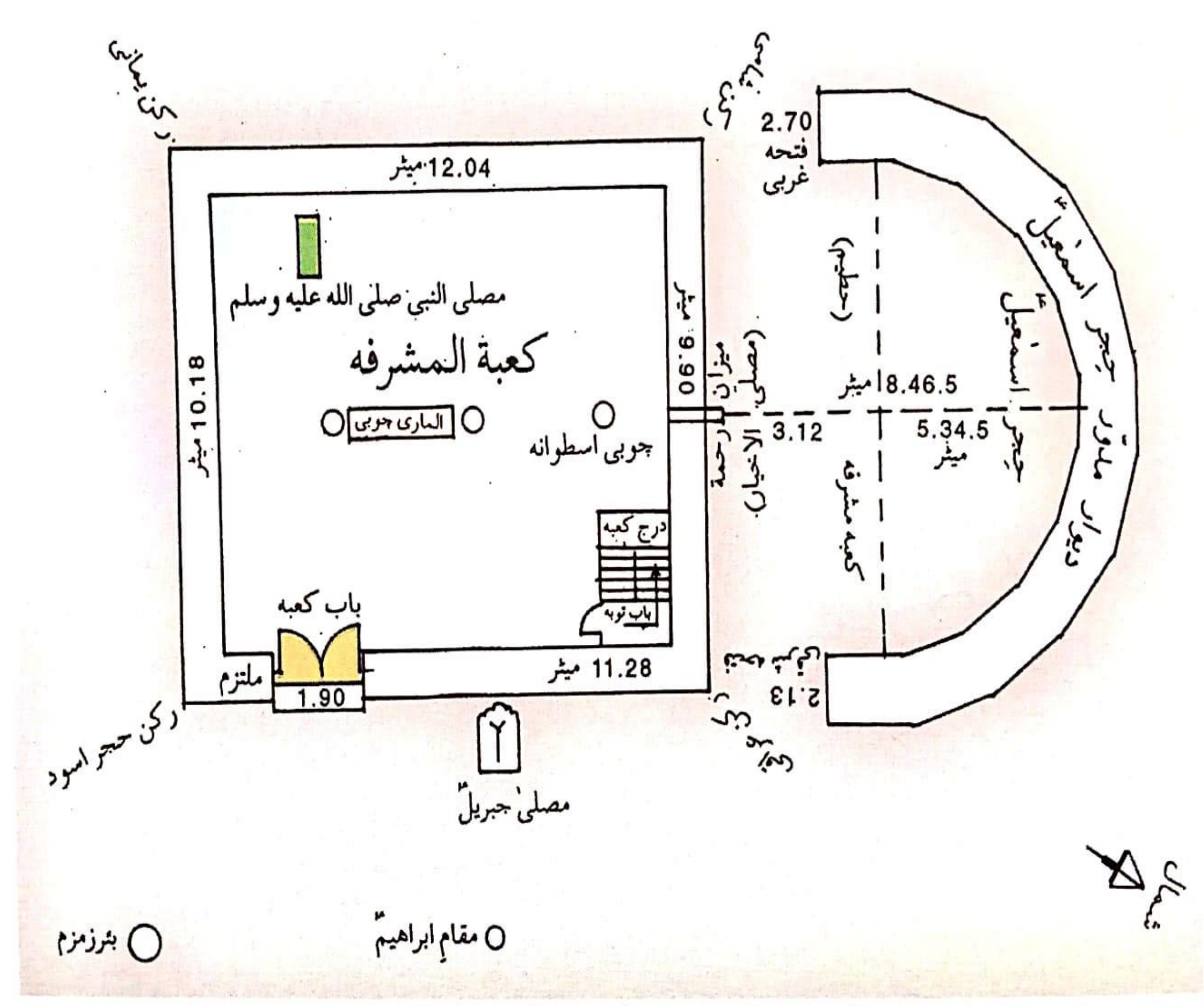
بیت اللہ شریف اللہ تعالیٰ کا گھر ہے جس کا حج اور طواف کیا جاتا ہے۔اس کو کعبہ بھی کہتے ہیں۔یہ پہلا گھر ہے جو اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کیلئے زمین پر بنایا جیسا کہ سورہ آل عمران میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

" اللہ تعالیٰ کا پہلا گھر جو لوگوں کیلئے مقرر کیا گیا وہی ہے جو مکہ مکرمہ میں ہے جو تمام دنیا کیلئے برکت وہدایت والا ہے۔"

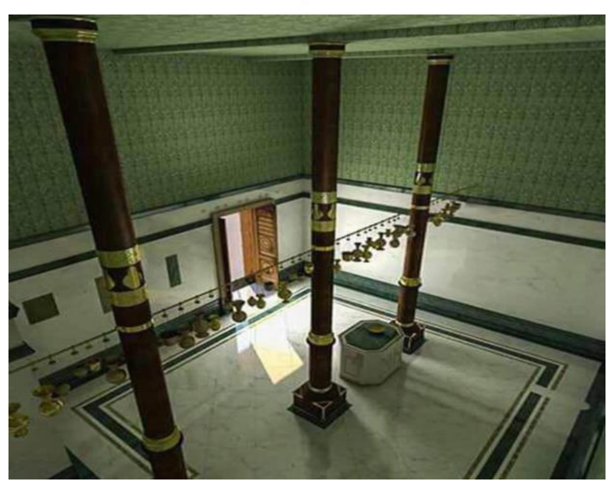
بیت اللہ مسجد حرام کے قلب میں واقع ہے اور قیامت تک یہی مسلمانوں کا قبلہ ہے۔24 گھنٹوں میں صرف فرض نمازوں کے وقت خانہ کعبہ کا طواف رکتا ہے باقی دن رات میں ایک گھڑی کیلئے بھی بیت اللہ کا طواف بند نہیں ہوتا۔



حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر



موجوہ بیت اللہ ـــــ مساحت اور مقامات کی تشریح۔ بشکریہ: ''ارض الحج'' مرتبہ: شفیق احمد فاروقی



بیت اللہ کی اونچائی 14 میٹر ہے جبکہ چوڑائی ہر طرف سے کم و بیش 12 میٹر ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی 120 رحمتیں روزانہ اس گھر (خانہ کعبہ) پر نازل ہوتی ہیں جن میں سے 60 طواف کرنے والوں پر، 40 وہاں نماز پڑھنے والوں پر اور 20 خانہ کعبہ کو دیکھنے والوں پر۔

اگر بیت اللہ کا قریب سے طواف کیا جائے تو 7 چکر میں تقریباً 30 منٹ لگتے ہیں، لیکن دور سے کرنے پر تقریباً ایک سے 2 گھنٹے

لگ جاتے ہیں۔ طواف زیارت (حج کا طواف) کرنے میں کبھی کبھی اس سے بھی زیادہ وقت لگ جاتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ بیت اللہ پر پہلی نظر پڑنے پر جو دعا مانگی جاتی ہے وہ اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔ حضور اکرم کی سنت کے مطابق بیت اللہ شریف کو ہر سال غسل بھی دیا جاتا ہے۔

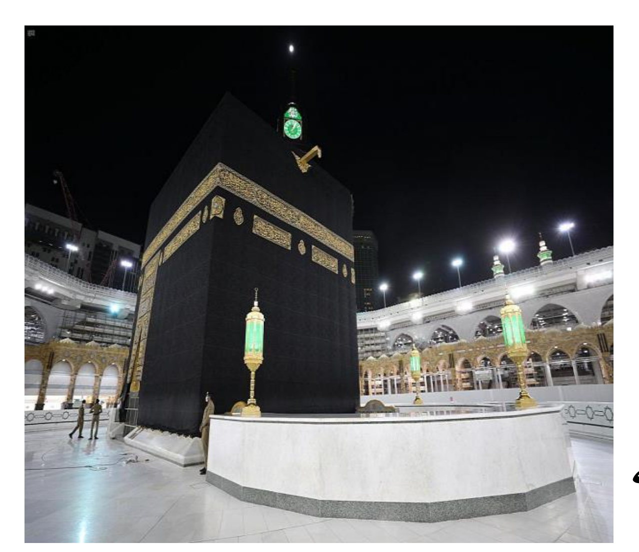




غلافِ کعبہ کی تبدیلی:

ہر سال ذی الحجہ کے موقع پر کعبہ کا غلا تبدیل کیا جاتا ہے۔

حطیم:



یہ دراصل بیت اللہ ہی کا حصہ ہے، لیکن قریش مکہ کے پاس حلال مال میسر نہ ہونے کی وجہ سے انہوں نے تعمیر کعبہ کے وقت یہ حصہ چھوڑ کر بیت اللہ کی تعمیر کی تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں کعبہ شریف میں داخل ہو کر نماز پڑھنا چاہتی تھی۔ رسول اللہ میرا ہاتھ پکڑ کر حطیم میں لے گئے اور فرمایا: جب تم بیت اللہ (کعبہ) کے اندر نماز پڑھنا چاہو تو یہاں (حطیم میں) کھڑے ہو کر نماز پڑھ لو۔ یہ بھی بیت اللہ شریف کا حصہ ہے۔ تیری قوم نے بیت اللہ (کعبہ) کی تعمیر کے وقت (حلال کمائی میسر نہ ہونے کی وجہ سے) اسے (چھت کے بغیر) تھوڑا سا تعمیر کرا دیا تھا۔ بیت اللہ کی چھت سے حطیم کی طرف بارش کے پانی کے گرنے کی جگہ (پرنالہ) میزاب رحمت کہی جاتی ہے۔

رکنِ کعبہ میں نصب حجرِ اسود

حجر اسود:

حجر اسود قیمتی پتھروں میں سے ایک پتھر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی روشنی ختم کر دی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ ایسا نہ کرتا تو یہ پتھر مشرق اور مغرب کے درمیان ہر چیز کو روشن کر دیتا۔

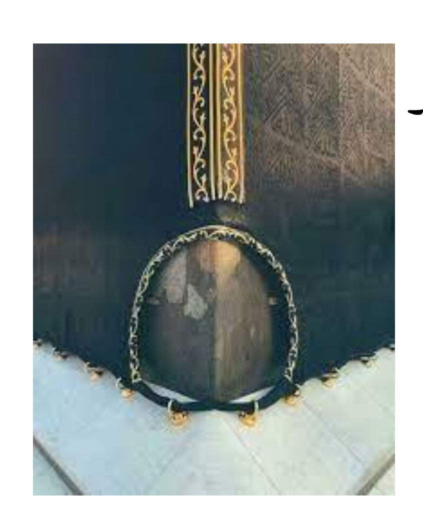
حجر اسود جنت سے اترا ہوا پتھر ہے جو کہ دودھ سے زیادہ سفید تھا لیکن لوگوں کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا ہے۔ حجر اسود کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسی حالت میں اٹھائیں گے کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گا اور زبان ہو گی جن سے وہ بولے گا اور گواہی دے گا اُس شخص کے حق میں جس نے اُس کا حق کے ساتھ بوسہ لیا ہو۔ حجر اسود کے استلام سے ہی طواف شروع کیا جاتا ہے اور اسی پر ختم کیا جاتا ہے۔ حجر اسود کا بوسہ لینا یا اس کی طرف دونوں یا داہنے ہاتھ سے اشارہ کرنا استلام کہلاتا ہے۔



مُلتزم :

ملتزم کے معنٰی ہے چمٹنے کی جگہ۔ حجر اسود اور بیت اللہ کے دروازے کے درمیان ڈھائی گز کے قریب کعبہ کی دیوار کا جو حصہ ہے وہ ملتزم کہلاتا ہے۔ حضور اکرم نے اس جگہ چمٹ کر دعائیں مانگی تھیں، یہ دعاؤں کے قبول ہونے کی خاص جگہ ہے۔

رکن یمانی:



بیت اللہ کے تیسرے کونہ کو رکن یمانی کہتے ہیں۔ رکن یمانی کو چھونا گناہوں کو مٹاتا ہے۔
رکن یمانی پر 70 فرشتے مقرر ہیں۔ جو شخص وہاں جا کر یہ دعا پڑھے:

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ،

تو وہ سب فرشتے آمین کہتے ہیں، یعنی یا اللہ! اس شخص کی دعا قبول فرما۔

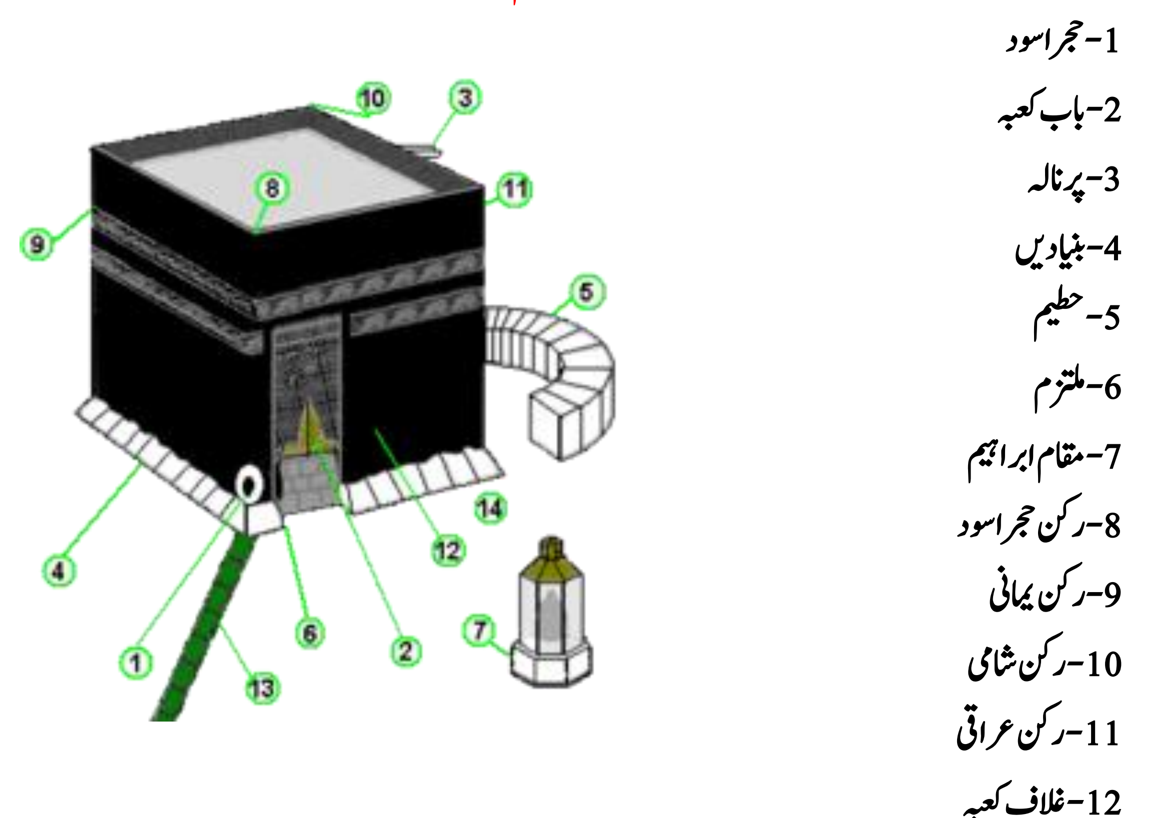
مقام ابراہیم:



یہ ایک پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ کو تعمیر کیا تھا۔اس پتھر پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدموں کے نشانات ہیں۔یہ کعبہ کے سامنے ایک جالی دار شیشے کے چھوٹے سے قبہ میں محفوظ ہے جس کے اطراف میں

پیتل کی خوشنما جالی نصب ہے۔ حجر اسود کی طرح یہ پتھر بھی جنت سے لایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی روشنی ختم کر دی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ ایسا نہ کرتا تو یہ مشرق اور مغرب کے درمیان ہر چیز کو روشن کر دیتا۔ طواف سے فراغت کے بعد طواف کی 2 رکعت اگر سہولت سے مقامِ ابراہیم کے پیچھے جگہ مل جائے تو مقام ابراہیم کے پیچھے ہی پڑھنا بہتر ہے۔

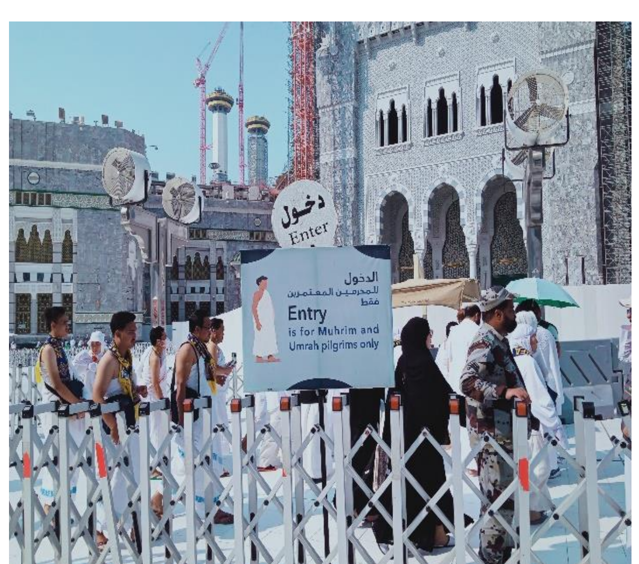
کعبہ کے اہم مقامات



1- حجر اسود
2- باب کعبہ
3- پرنالہ
4- بنیادیں
5- حطیم
6- ملتزم
7- مقام ابراہیم
8- رکن حجر اسود
9- رکن یمانی
10- رکن شامی
11- رکن عراقی
12- غلاف کعبہ
13- چاروں طرف سے سنگ مرمر سے ڈھانپا ہوا حصہ
14- مقام جبرائیل

عمــــرہ

عمرے کی نیت کرنے کے بعد ہم نے ہوٹل پہنچ کر اپنا سامان رکھا اور مسجد حرام میں داخل ہو گئے۔ ہم سب احرام کی حالت میں تھے اسی لئے ہمیں مطاف میں جانے کی اجازت مل گئی۔





بغیر احرام کے مطاف میں جانا منع ہے:

سعودی گورمنٹ کی طرف سے مطاف میں بغیر احرام کے جانا ممنوع تھا۔ اگر آپ صرف طواف اپنے لباس میں کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو اُوپر والی منزل پر جانے کی اجازت ملے گی۔ آپ کعبہ کے پاس نہیں جاسکتے۔ آپ اُوپر والی منزل پر جاکر آسانی سے طواف کر سکتے ہیں۔

الدخول للمحرمين
Only Ehram Entrance
صرف احرام والوں کے
داخل ہونے کے لیے



عمـــرہ کا طـــریقـــہ

عمرہ کی نیت

احرام کی نیت باندھنے کے فوراً بعد مرد سر ننگا کرکے اور عورتیں سر ڈھانپ کر نیت کریں۔ عمرہ کی نیت کے مسنون الفاظ یہ ہیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَالِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ وَاَعِنِّیْ عَلَیْھَا وَبَارِکْ لِیْ فِیْھَا نَوَیْتُ الْعُمْرَۃَ وَاَحْرَمْتُ بِھَا لِلّٰہِ تَعَالٰی

"اے اللہ میں نے عمرہ کا ارادہ کیا اس (کی ادائیگی) کو میرے لئے آسان فرما اور مجھ سے قبول کرلے اور اس کے ادا کرنے میں میری مدد فرما۔ اور اِس میں میرے لئے برکت عطا فرما۔ میں نے عمرہ کی نیت کی اور اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے لئے احرام باندھا۔"

تلبیہ

نیت کرتے ہی مرد ذرا بلند آواز سے جبکہ خواتین آہستہ آواز سے تین بار تلبیہ پڑھیں، تلبیہ کے الفاظ یہ ہیں:

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لاَ شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ، لاَ شَرِیْکَ لَکَ۔

"میں حاضر ہوں، یا اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں، بے شک تمام تعریفیں اور نعمتیں تیرے لئے ہیں اور ملک بھی، تیرا کوئی شریک نہیں۔"

دعا تلبیہ کے بعد درود شریف پڑھیں اور پھر یہ دعا مانگیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّۃَ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ غَضَبِکَ وَالنَّارِ

"اے اللہ میں آپ سے آپ کی رضا اور جنت مانگتا ہوں اور آپ کی ناراضگی اور جہنم سے آپ ہی کی پناہ چاہتا ہوں۔"

اس کے بعد اور جو دعائیں چاہیں مانگیں، اب آپ پر احرام کی پابندیاں شروع ہو گئی ہیں لہٰذا ہمہ وقت ان پابندیوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے زیادہ سے زیادہ تلبیہ پڑھتے رہیں۔ سفر آخرت کو یاد کر کے اپنے گناہوں پر دل سے تائب ہوں۔ اللہ کی محبت و خشیت کو دل میں اتارنے کی کوشش کریں۔

حرم مکہ میں داخل ہونے کی دعا

حرم مکہ میں نہایت ادب و احترام سے یہ دعا پڑھتے ہوئے داخل ہوں:

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا حَرَمُکَ وَحَرَمَ رَسُوْلِکَ فَحَرِّمْ لَحْمِیْ وَدَمِیْ وَعَظَمِیْ عَلٰی النَّارِ اَللَّھُمَّ اٰمِنِّیْ مِنْ عَذَابِکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ وَاجْعَلْنِی مِنْ اَوْلِیَآئِکَ وَاَھْلِ طَاعَتِکَ وَتُبْ عَلَّی اِنَّک اَنْتَ التَّوَابُ الرَّحِیْمُ۔

"اے اللہ یہ تیرا اور تیرے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حرم ہے پس میرے گوشت، خون اور ہڈیوں کو آگ پر حرام کر دے۔ اے اللہ! مجھے اپنے عذاب سے محفوظ رکھ۔ جس روز تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا اور مجھے اپنے ولیوں اور اطاعت گزاروں میں شامل کر دے اور مجھ پر نظر کرم فرما۔ بے شک تو توبہ قبول کرنے والا (اور) بڑا رحم کرنے والا ہے۔"

مسجد حرام (حرم شریف) میں داخل ہونے سے قبل تازہ وضو کریں پھر بڑے ہی والہانہ عشق و محبت، ذوق و شوق اور عجز و انکساری کے ساتھ لبیک کہتے ہوئے اور دعائیں مانگتے ہوئے پہلے سیدھا پاؤں اندر رکھیں اور یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ

پھر یہ نیت کریں کہ اے اللہ! میں جتنی دیر اس مسجد میں رہوں اتنی دیر کے لئے اعتکاف کی نیت کرتا ہوں۔

بیت اللہ پر پہلی نظر

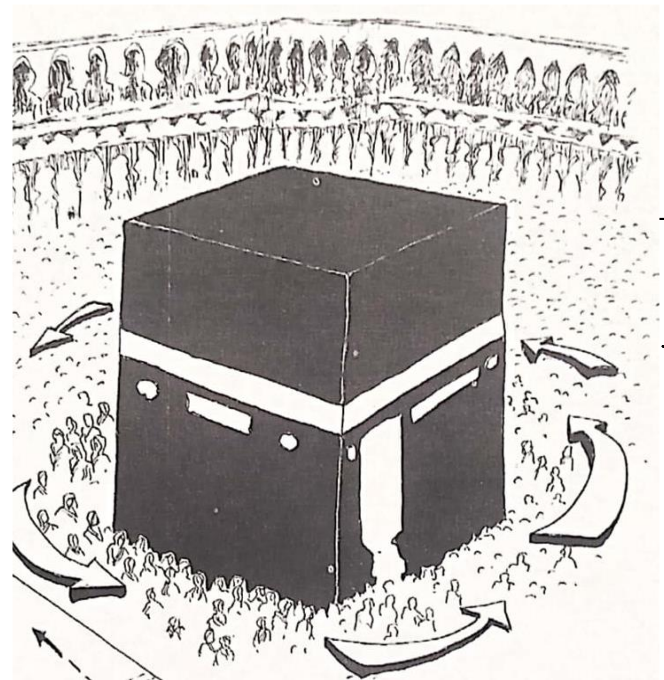
مسجد حرام میں داخل ہونے کے بعد جو نہی بیت اللہ پر پہلی نظر پڑے تو یہ کہیں:

اَللّٰہ اَکْبَرُ اَللّٰہ اَکْبَرُ اَللّٰہ اَکْبَرُ۔ لَآ اِلَہٰ اِلاَّ اللّٰہ وَاللّٰہ اَکْبَرُ۔

اس کے بعد آپ ربِّ کریم کے حضور ہاتھ اٹھا کر خوب دعائیں مانگیں کیونکہ یہ قبولیت کے خاص لمحات ہیں پھر آپ لبیک کہتے ہوئے کعبۃ اللہ کی طرف قدم بڑھائیں اور حجرِ اسود کے بالکل سامنے آکر طواف کی نیت کریں۔

طواف کی نیت

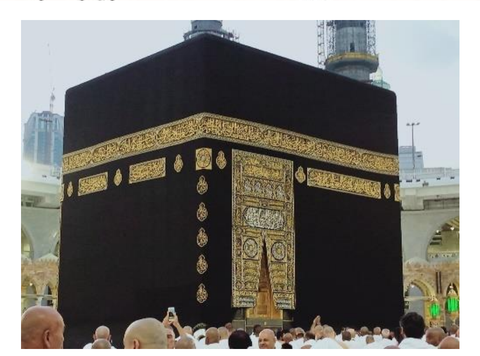
طواف سے قبل مرد حضرات (اضطباع کریں یعنی) اپنا سیدھا بازو چادر سے باہر نکال لیں اور حجر اسود یا اس کی سیدھ میں بنی ہوئی فرش کی کالی پٹی کے بائیں طرف کھڑے ہو کر خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے ان الفاظ میں نیت کریں:



اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدَ طَوَافَ بَیْتِکَ الْحَرَامِ فَیَسِّرْہُ لِیْ

وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ سَبْعَۃَ اَشْوَاطٍ اللہ تَعَالٰی عزّوجل۔

"اے اللہ میں تیرے مقدس گھر کا طواف کرنے کی نیت کرتا ہوں۔ پس تو اسے مجھ پر آسان فرمادے اور میری طرف سے سات چکروں کے (طواف) کو قبول فرما۔ جو محض تجھ یکتا عزوجل کی خوشنودی کے لئے (اختیار کرتا ہوں)۔

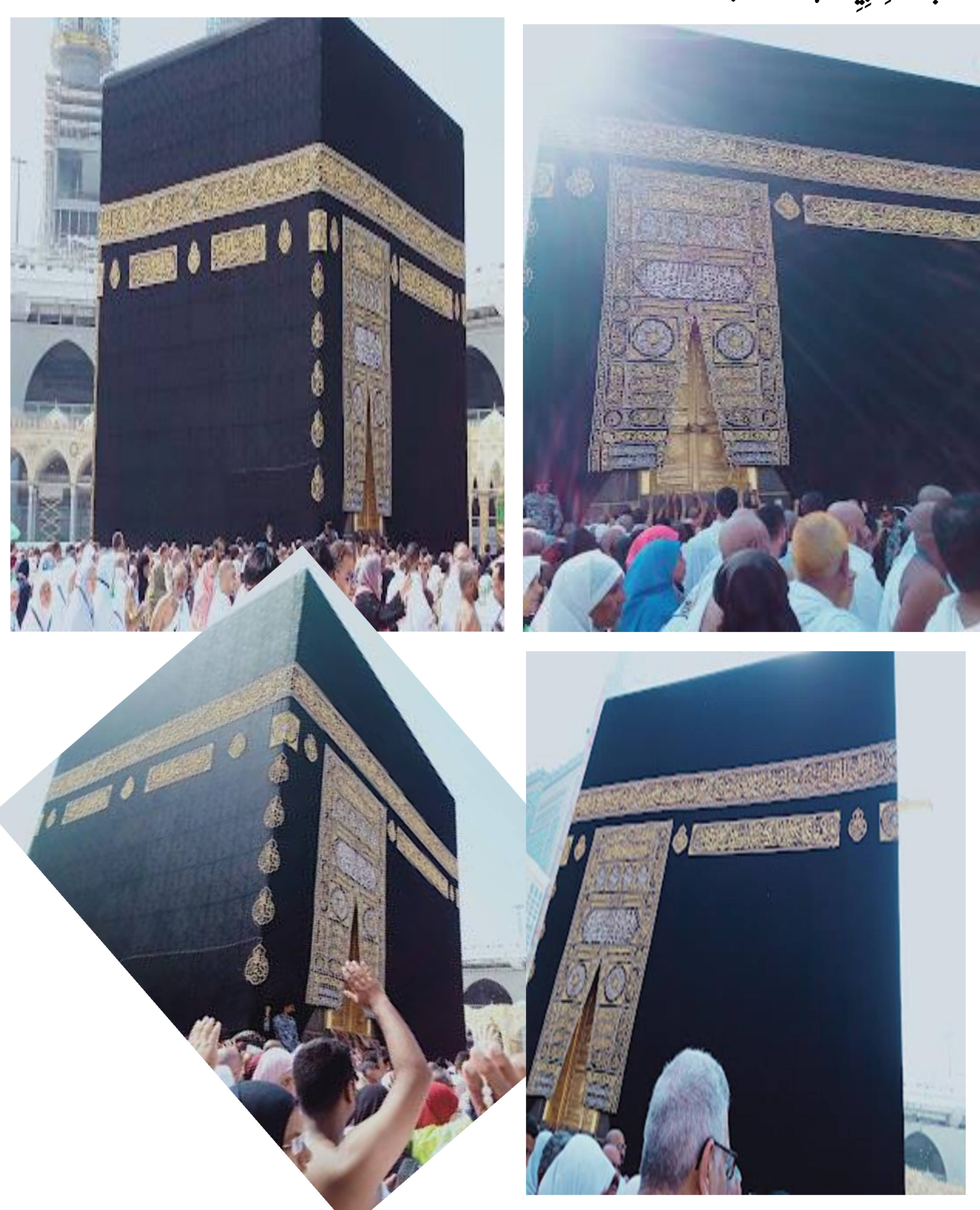


اِستِلام (حجرِ اسود کو بوسہ دینا یا اشارے سے چومنا)

طواف کی نیت کے بعد کالی پٹی کے اوپر آئیں اور حجر اسود کے مقابل ہو کر کانوں تک ہاتھ اس طرح اُٹھائیں کہ ہتھیلیاں حجر اسود کی طرف رہیں اور کہیں:

بِسْمِ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ

اور ہاتھ چھوڑ دیں، ممکن ہو تو حجر اسود کو بوسہ دیں ورنہ ہاتھوں سے اس کی طرف اشارہ کر کے انہیں بوسہ دے لیں اور اَللّٰھُمَّ اِیْمَانًا بِکَ وَاِتِّبَاعًا لِسُنَّۃِ نَبِیِّکَ کہتے ہوئے کعبہ تک بڑھیں۔







طواف کی دعا

اب کالی پٹی پر کھڑے کھڑے ہی اپنا رخ اس طرح تبدیل کریں کہ کعبۃ اللہ آپ کے بائیں طرف ہو اور درج ذیل دعا پڑھنے کے بعد مرد رمل کرتا (اکڑ کر کندھے ہلاتے ہوئی) آگے بڑھے جبکہ عورتیں رمل نہیں کریں گی۔ دُعا یہ ہے۔

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ اِلاَّ بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

نوٹ: اگر طواف کی دعا یاد نہ ہو تو پھر سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر، استغفار یا کلمہ شہادت کا ورد جاری رکھیں، اس طرح چلتے چلتے جب آپ دوبارہ کالی پٹی پر پہنچیں گے تو ایک چکر مکمل ہو گا، تین چکر کے بعد رمل بند کر دیں اور باقی چار چکر اپنی عام رفتار سے چلیں۔

طواف اور اضطباع کا اختتام

سات چکر پورے ہونے کے بعد ایک مرتبہ پھر استلام یا استلام کا اشارہ کر کے طواف ختم کر دیں اور اضطباع بھی ختم کر دیں یعنی سیدھا کاندھا بھی ڈھک لیں۔

دو رکعت نماز

طواف کے بعد دو رکعت نفل پڑھنا ضروری ہے۔

اذا فرغ من الطواف ورکعتہ واراد السعی فالسنۃ ان یعود الی حجر اسود فیستلمہ لحدیث جابر الطویل (ان النبی ﷺ لما صلی رجع الی الرکن فاستلمہ)

(امام ابو البقاء محمد بن احمد بن الصیاء المکی الحنفی قاضی مکۃ لمکرمۃ ومفتھا، البحر العمیق فی مناسك المعتمر والحاج إلی البیت العتیق، باب العاشر فی دخول وفی الطواف والسعی، فصل: السعی بین صفاء والمروۃ، ج:3، ص:1253، مطبوعہ: مؤسسۃ الریان، لبنان، البیروت)

اگر وہ طواف اور دو رکعتوں سے فارغ ہو کر سعی کرنے کا ارادہ کرے تو اس کے لیے سنت یہ ہے کہ حجر اسود کی طرف لوٹ کر اسے چھوئے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی طویل حدیث کے مطابق اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تو واپس کونے میں گئے اور اُسے چھوا)۔

مقام ابراہیم پر یا جہاں آسانی سے جگہ مل سکے طواف کے بعد دو رکعت واجب نماز ادا کریں اور پھر دعا کریں۔

مقام ملتزم

اس کے بعد آپ مقام ملتزم (حجر اسود سے باب کعبہ تک کی 8 فٹ دیوار) پر جا کر (اگر جگہ مل جائے) دعا کریں، یہ دعا کی قبولیت کا خاص مقام ہے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہاں پر بڑی عاجزی سے دیوار سے لپٹ کر دعا مانگتے تھے۔



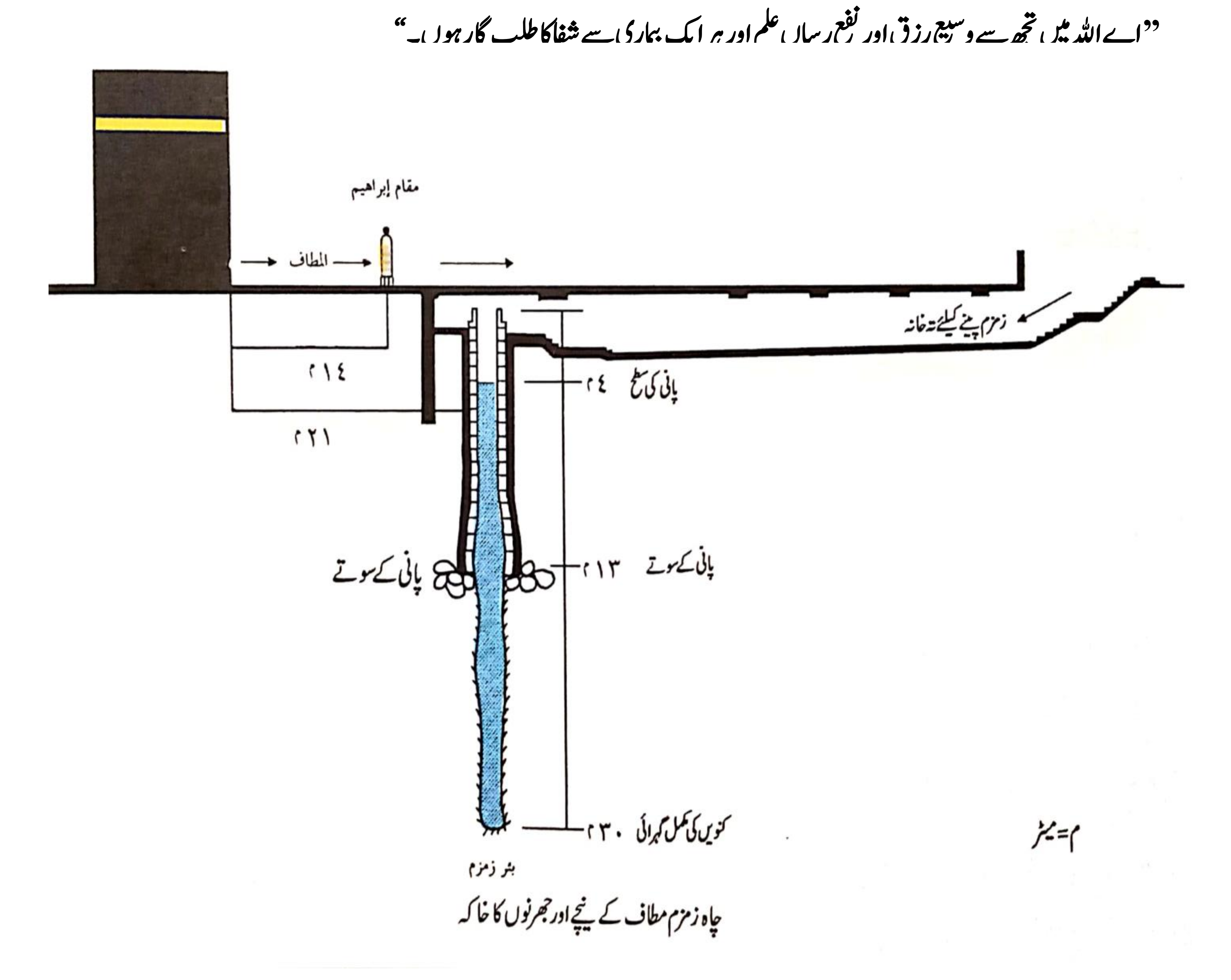
آب زم زم پینے کی دعا

مقام ملتزم سے فارغ ہونے کے بعد زم زم کے پاس آئیں کعبہ شریف کی طرف منہ کر کے کھڑے کھڑے بسم اللہ پڑھ کر تین سانسوں میں جتنا پانی پی سکیں پئیں۔

پھر الحمد للہ کہیں اور یہ دعا مانگیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِزْقًا وَّاسِعًا وَّ عِلْمًا نَافِعًا وَّشِفَآءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ

"اے اللہ میں تجھ سے وسیع رزق اور نفع رساں علم اور ہر ایک بیماری سے شفا کا طلب گار ہوں۔"



چاہ زمزم مطاف کے نیچے اور جھرنوں کا خاکہ

آب زم زم کی کھدائی:

ڈاکٹر محمد لقمان لکھتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب سے سنا ہے کہ حضرت ابو المطلب نے فرمایا: میں سو رہا تھا کہ ایک آنے والا آیا، اور مجھے سے کہا زم زم کو کھود دو۔ میں نے پوچھا: زم زم کیا ہے، اُس نے کہا: وہ کنواں ہے جو کبھی خشک نہیں ہو گا، اور نہ ہی اس کا پانی خراب ہو گا۔ اس سے تم حاجیوں کو پلاؤں گے۔ ابن اسحاق لکھتے ہیں کہ جب عبد المطلب کے لئے بئر زمزم کی وضاحت کر دی گئی، اور اس کیجگہ بتا دی گئی، اور انہیں یقین ہو گیا اور انہیں یقین ہو گیا کہ بتانے والا سچا ہے، تو کدال لیا، اور اپنے ساتھ اپنے بیٹھے حارث کو لیا (اُس وقت تک عبد المطلب کا حارث کے سوا اور کوئی بیٹا نہیں تھا) اور بتائے ہوئی جگہ پر کھودنے لگے۔ جب عبد المطلب کو کنویں کا پاٹ نظر آیا، تو اللہ اکبر کی آواز لگائی، تب قریشیوں کو یقین ہو گیا کہ اس نے اپنی مطلوبہ شے پالی، اور سب

عبدالمطلب سے کہنے لگے کہ یہ ہمارے باپ اسماعیل علیہ السلام کاکنواں ہے۔۔(ڈاکٹر محمد لقمان السلفی،الصادق الامین،ص:64،مطبوعہ:مکتبہ الکتاب:حق سٹریٹ،اردوبازار،لاہور،پاکستان)

اس وقت سے لیکر آج تک تمام انسانیت اس کنواں کے پانی سے فیضیاب ہورہی ہے۔

زم زم کی برکتیں:

حضرت جابر سے مروی ہے کہ حضور اقدس(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)نے ارشاد فرمایا:

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ : مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَہ،

آب زم زم ہر اس مقصد کے لیے ہے کہ جس مقصد کے لیے اس کو پیاجائے(یعنی جس مقصد سے پئیں گے وہ حاصل ہو گا)۔

حضرت ابن عباس آب زم زم کے متعلق فرماتے ہیں:

أَنَّہ،قَالَ فِي مَاءِ زَمْزَمَ : طَعَامُ مَنْ طَعِمَ ، وَشِفَاءُ مَنْ سَقِمَ ۔

(ابن ابی شیبہ)

یہ کھانے والے کے لیے خوراک ہے(یعنی اس سے بھوک بھی مٹ جاتی ہے)۔

زم زم کو جھڑے ہو کر پینا:

حضرت ابن عباس(رضی اللہ عنہ)کہتے ہیں:

أتيت النبي صلى الله عليه وسلم بدلو من ماء زمزم فشرب وهو قائم

میں نبی کریم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)کی خدمت میں زمزم کے پانی کا ایک ڈول لے کر آیا تو آپ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)نے اس کو اس حالت میں پیا کہ آپ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)کھڑے ہوئے تھے۔"(بخاری ومسلم)

ابوکریب،خلاد بن زید،زہیر بن معاویہ،ہشام بن عروہ اپنے والد حضرت عروہ سے نقل کرتے ہیں:

عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَحْمِلُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ وَتُخْبِرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْمِلُهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَانَعْرِفُهُ إِلَّامِنْ

هَذَاالْوَجْهِ (جامع ترمذی)

حضرت عائشہ زم زم کا پانی اپنے ساتھ لے جایا کرتی تھیں اور فرماتیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بھی اسے لے جایا کرتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

زم زم پینے کے آداب:

حضرت محمد بن عبدالرحمن بن ابی بکر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ

جَلَسَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَہٗ: مِنْ أَيْنَ جِئْتَ ؟ قَالَ : شَرِبْتُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ ، قَالَ : فَشَرِبْتَ مِنْهَا كَمَا يَنْبَغِي ؟ قَالَ : إِذَا شَرِبْتَ مِنْهَا فَاسْتَقْبِلِ الْكَعْبَةَ ، وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ ، وَتَنَفَّسْ ثَلاَثًا ۔

ایک شخص حضرت ابن عباس کے پاس آکر بیٹھا تو آپ نے اس سے پوچھا، تم (اس وقت) کہاں سے آئے ہو؟ اس نے کہا۔ میں زم زم کا پانی پی کر آیا ہوں۔ ابن عباس نے کہا۔ زم زم کا پانی جس طرح پینا چاہیے تم نے اسی طرح پیا ہے؟ پھر آپ نے فرمایا: جب تم زم زم کا پانی پیو تو قبلہ رُخ ہو جاؤ، اللہ کا نام لو۔ اور تین سانس لو۔

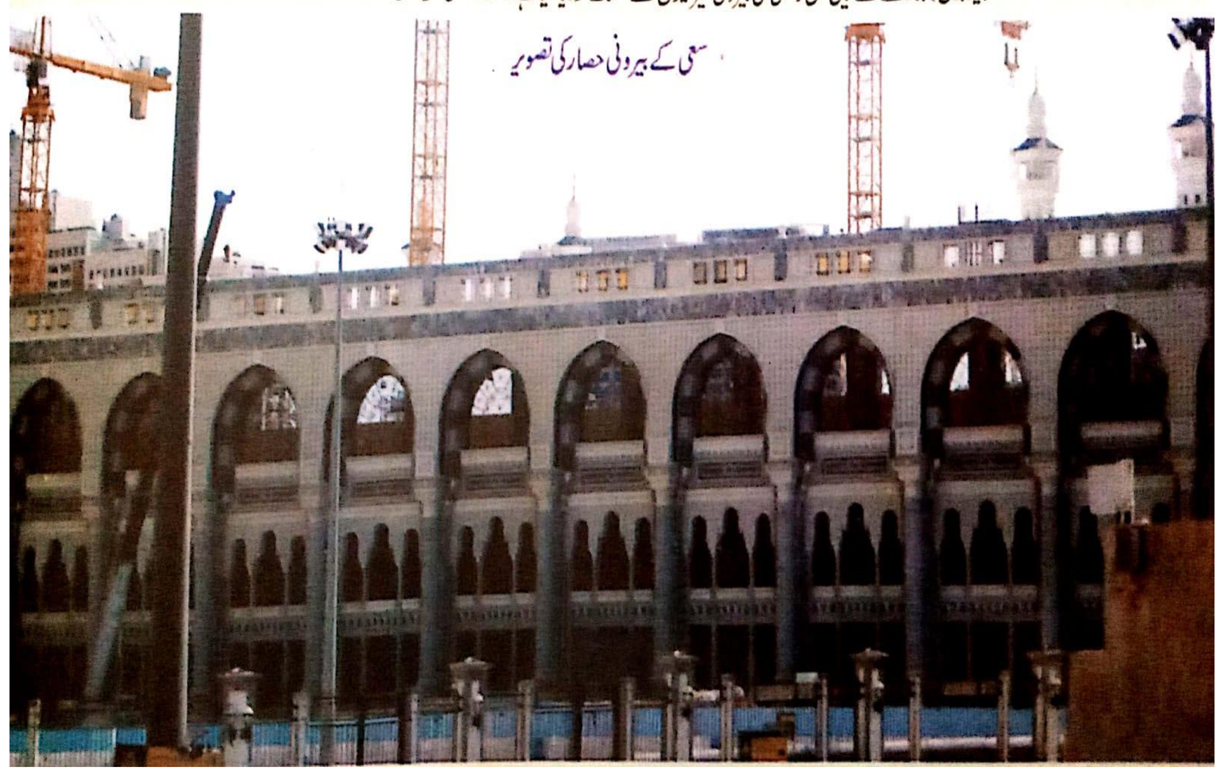


لوگ مسجد الحرام میں آب زمزم پیتے ہوئے

آب زم زم پینے کے بعد سعی کی طرف جانا (یعنی صفاء اور مروہ پر دوڑھنا)

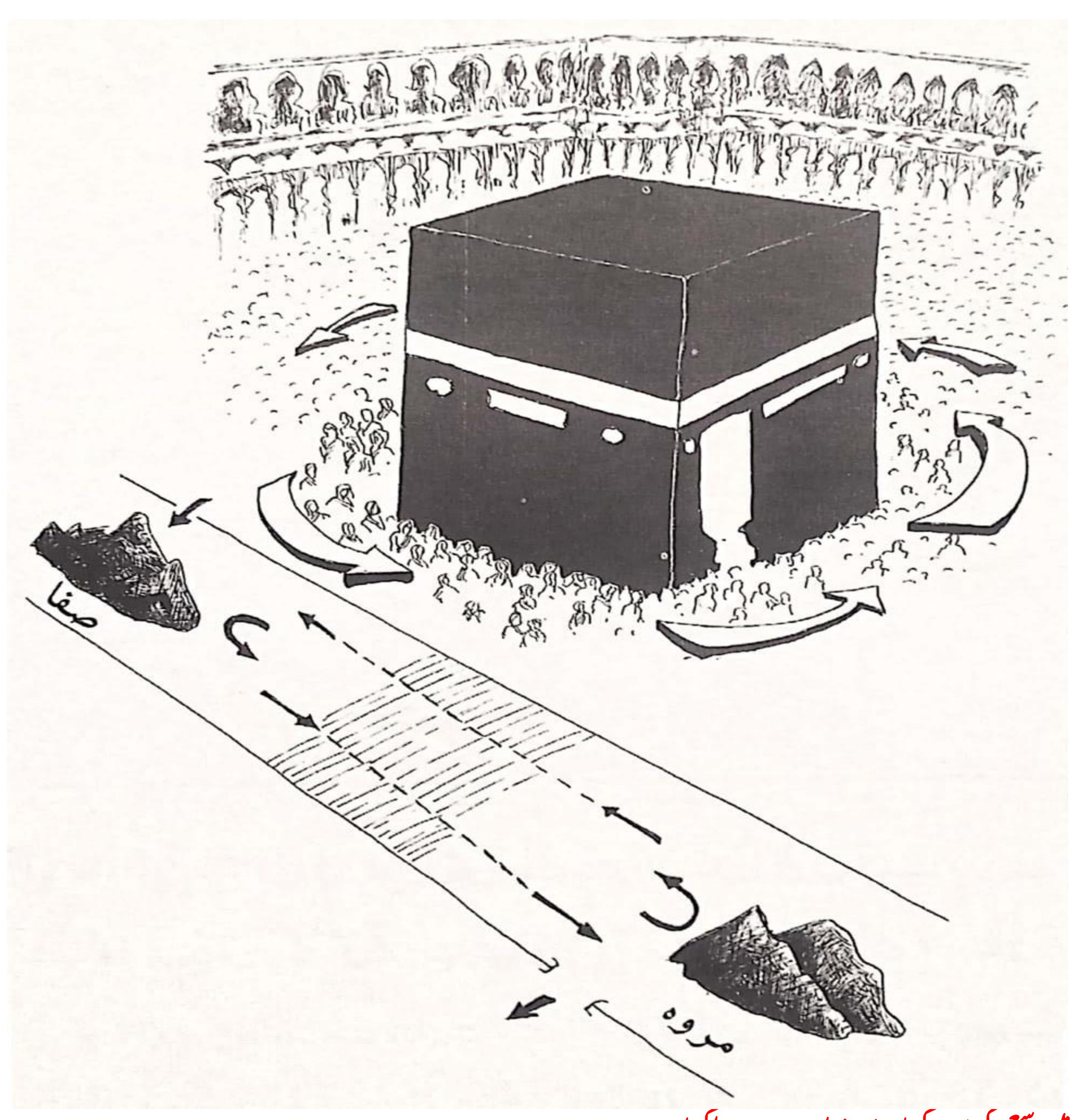
صفا و مروہ:

صفا و مروہ 2 پہاڑیاں ہیں۔ صفا کو شیشوں کے حصار میں لے لیا گیا ہے جبکہ مروہ کی پہاڑی کا تھوڑا حصہ نظر آتا ہے۔ صفا و مروہ اور اس کے درمیان کا مکمل حصہ ایئر کنڈیشنڈ ہے۔ صفا و مروہ کے درمیان حضرت ہاجرہ علیہا السلام نے اپنے پیارے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کیلئے پانی کی تلاش میں 7 چکر لگائے تھے اور جہاں مرد حضرات تھوڑا تیز چلتے ہیں یہ اُس زمانہ میں صفا مروہ پہاڑیوں کے درمیان ایک وادی تھی جہاں سے ان کا بیٹا نظر نہیں آتا تھا، لہذا سیدہ ہاجرہ ؓ اس وادی میں تھوڑا تیز دوڑی تھیں۔ حضرت ہاجرہ علیہا السلام کی اس عظیم قربانی کو اللہ تعالیٰ نے قبول فرما کر قیامت تک آنے والے تمام مرد حاجیوں کو اس جگہ تھوڑا تیز چلنے کی تعلیم دی۔ شریعت اسلامیہ نے صنف نازک کے جسم کی نزاکت کے مد نظر اس کو صرف مردوں کیلئے سنت قرار دیا ہے۔ سعی کا ہر چکر تقریباً 395 میٹر لمبا ہے، یعنی 7 چکر کی کُل مسافت تقریباً پونے 3 کیلو میٹر بنتی ہے۔ نیچے کی منزل کے مقابلہ میں اوپر والی منزل پر ازدحام کچھ کم رہتا ہے۔ قرب قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ اس پہاڑی سے ایک ایسا جانور نکلے گا جو انسانی زبان میں بات کرے گا۔



سعی کی نیت

آبِ زم زم پینے کے فوراً بعد یا پھر تھوڑا سا آرام کرنے کے بعد صفا و مروہ میں سعی کے لئے پہلے حجر اسود پر آئیں اور حسبِ سابق استلام کے بعد باب صفا کی جانب روانہ ہوں۔



دل میں سعی کی نیت کریں اور زبان سے یہ دعا کریں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ السَّعْیَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃ سَبْعَۃ اَشْوَاطٍ لِّوَجْھِکَ الْکَرِیْمِ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ–

"اے اللہ! میں صفااور مروہ کے درمیان محض تیری خوشنودی کے لئے سات چکروں سے سعی کرتاہوں پس اِسے میرے لئے آسان کردے اور مجھ سے وہ قبول فرما۔"

سعی (ہر چکر) شروع کرنے کی دعا:

جب نیت اور دعا سے فارغ ہو جائیں تو پھر خانہ کعبہ کی طرف منہ کریں اور دونوں ہاتھ اٹھا کر ہر چکر کے شروع میں اپنی زبان سے یہ الفاظ ادا کریں۔

بِسْمِ اِللہ اَللّٰہ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ

"اللہ کے نام سے شروع کرتاہوں اللہ سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔"

صفاو مروہ پر چڑھنے کی دعا

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِاعْتَمَرَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِھِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَاِنَّ اللّٰہ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ(القرآن)

"بے شک صفااور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، چنانچہ جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ ان دونوں کے (درمیان) چکر لگائے، اور جو شخص اپنی خوشی سے کوئی نیکی کرے تو یقیناً اللہ (بڑا) قدر شناس (بڑا) خبر دار ہے۔"

صفاو مروہ سے اترنے کی دعا

جب آپ صفا یا مروہ سے اتریں تو اترتے وقت یہ دعا کرتے رہیں۔

اَللّٰھُمَّ اسْتَعْمِلْنِی بِسُنَّۃ نَبِیّکَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَتَوَفَّنِیْ عَلٰی مِلَّتِہ وَاَعِذْنِیْ مِنْ مُّضِلاَّتِ الْفِتَنِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

"اے اللہ! مجھے اپنے نبی کی سنت کا تابع بنا دے اور مجھے آپ کے دین پر موت عطا کر اور مجھے اپنی رحمت کے ساتھ گمراہ کرنے والے فتنوں سے پناہ دے۔ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔"

مروہ کی طرف چلتے ہوئے یہ دعا کریں

صفا کی سیڑھیوں سے اترتے ہی آپ کے سفر کا آغاز مروہ کی طرف شروع ہو جاتا ہے۔ لہٰذا مروہ کی طرف چلتے ہوئے یہ دعا کرتے رہیں۔

سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّۃَ اِلاَّ بِاللہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

"اللہ پاک ہے سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے نیکی کرنے اور گناہ سے بچنے کی طاقت نہیں، مگر اللہ کی مدد سے، جو بہت بلند شان اور بڑی عظمت والا ہے۔"

اگر مذکورہ دعا آپ کو زبانی یاد نہ ہو تو پھر دیگر اذکار مثلاً سُبْحَانَ اللّٰہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اِسْتِغْفَار (اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ) یا درود شریف کا ورد جاری رکھیں۔

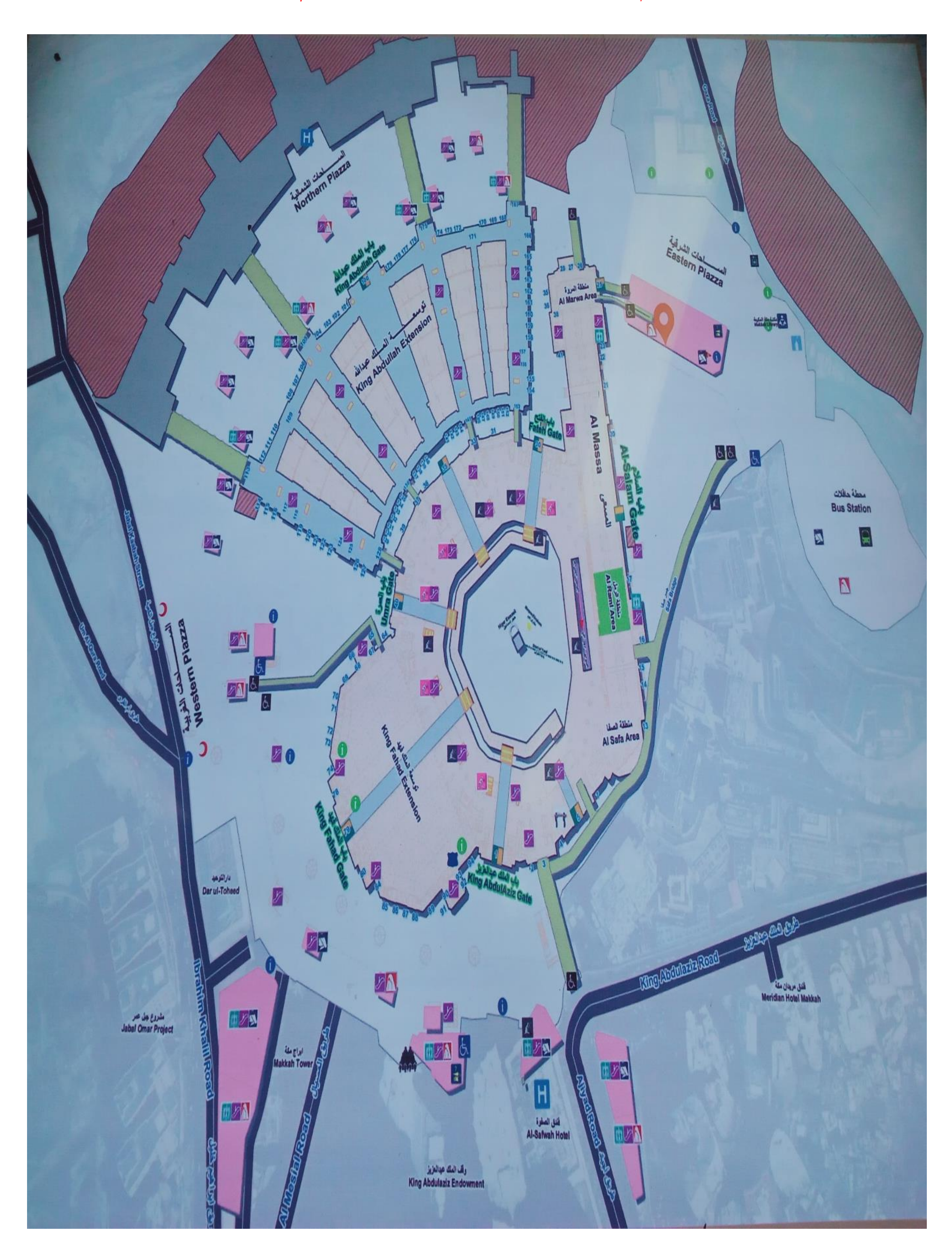
صفا سے مروہ تک جانے کو ایک چکر اور مروہ سے صفا تک واپس آنے کو دوسرا چکر کہتے ہیں۔ اِس طرح ساتواں چکر مروہ پر آکر ختم ہوتا ہے۔ ہر پھیرے میں جب صفا یا مروہ پہنچیں تو ہاتھ اُٹھا کر قبلہ رُخ ہو کر دُعا کریں۔ ساتویں پھیرے کے بعد اَب سعی ختم ہو گئی آخر میں قبلہ رُخ ہو کر ہاتھ اُٹھا کر دُعا کریں۔

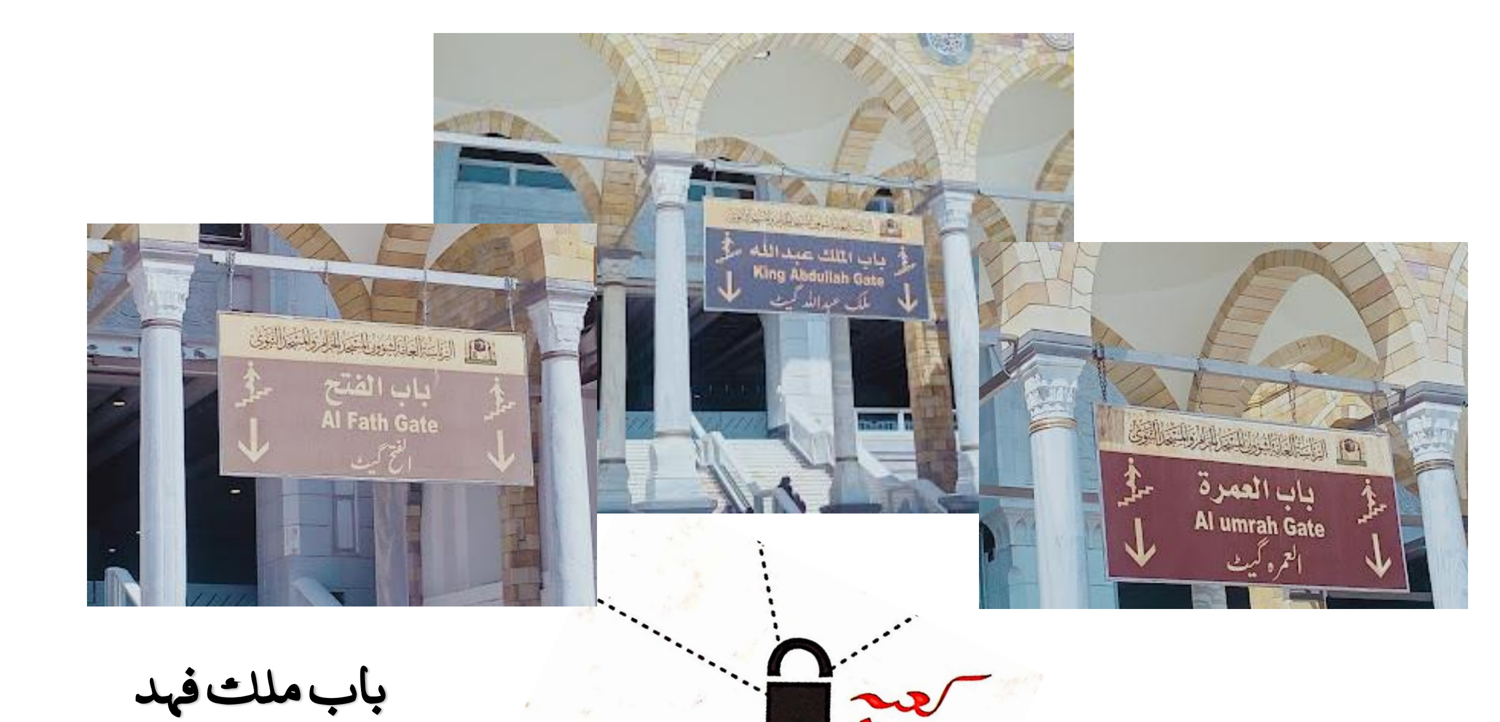
حلق یا تقصیر اور تکمیل عمرہ

جب ساتویں سعی مروہ پر جا کر ختم ہوتی ہے تو عمرہ کے تمام افعال مکمل ہو جاتے ہیں۔ اب مسجدِ حرام سے باہر آئیں۔ مرد حضرات حلق (سارے بال منڈوانا) یا تقصیر (نشانی کے طور پر کچھ بال کتروانا) کرائیں اور خواتین سر کے پچھلے حصے سے صرف ایک پور کے برابر بال کاٹیں۔

اب الحمدللہ آپ کا عمرہ مکمل ہو گیا، آپ پر احرام کی پابندی ختم ہو گئی اپنی رہائش گاہ پر جا کر احرام اتارا جا سکتا ہے۔

مسجد حرام کے بارے میں اہم معلومات





کعبہ

باب ملک فہد

مروة

رکن یمانی کی طرف

باب ملک فہد



صفه



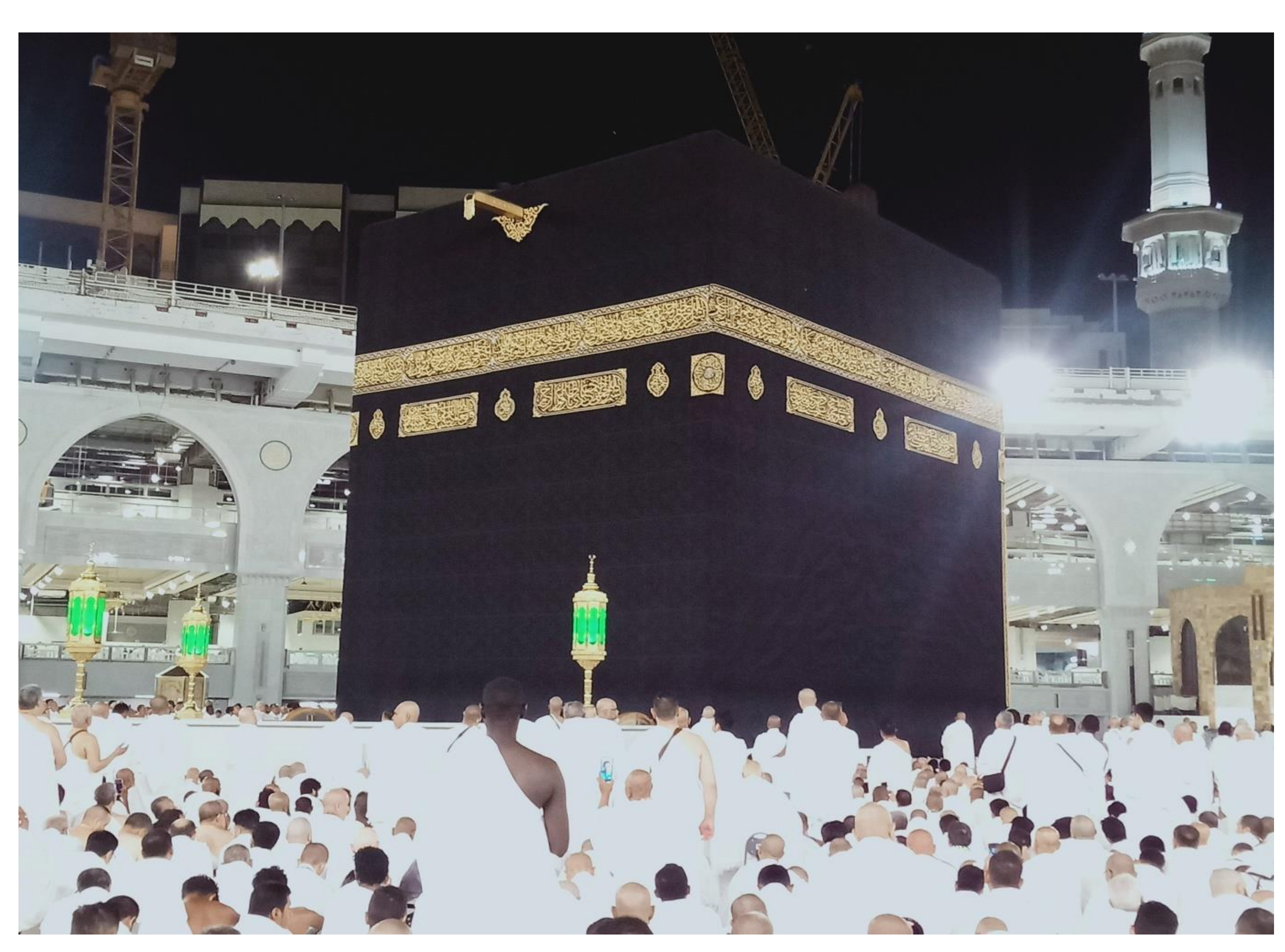
Safa

450 Mtr

As - Salaam Gate

Marwa

باب ملک فہد کی طرف سے ہم مسجد حرام میں داخل ہوئے۔ کعبۃ اللہ کا وہ دلکش شاندار منظر ہماری آنکھوں کے سامنے تھا۔



مسجد حرام:

مسلمانوں کی سب سے بڑی مسجد (مسجد حرام) مقدس شہر مکہ مکرمہ کے وسط میں واقع ہے۔ مسجد حرام کے درمیان میں بیت اللہ ہے جس کی طرف رخ کرکے دنیا بھر کے مسلمان ایمان کے بعد سب سے اہم رکن یعنی نماز کی ادائیگی کرتے ہیں۔ دنیا میں سب سے پہلی مسجد مسجد حرام ہے جیسا کہ حدیث میں ہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم سے پوچھا کہ زمین میں سب سے پہلی کون سی مسجد بنائی گئی؟ حضور اکرم نے ارشاد فرمایا: مسجد حرام۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ اس کے بعد کون سی؟ حضور اکرم نے ارشاد فرمایا: مسجد اقصیٰ۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ دونوں کے درمیان کتنے وقت کا فرق ہے؟ حضور اکرم نے ارشاد فرمایا: 40 سال کا۔

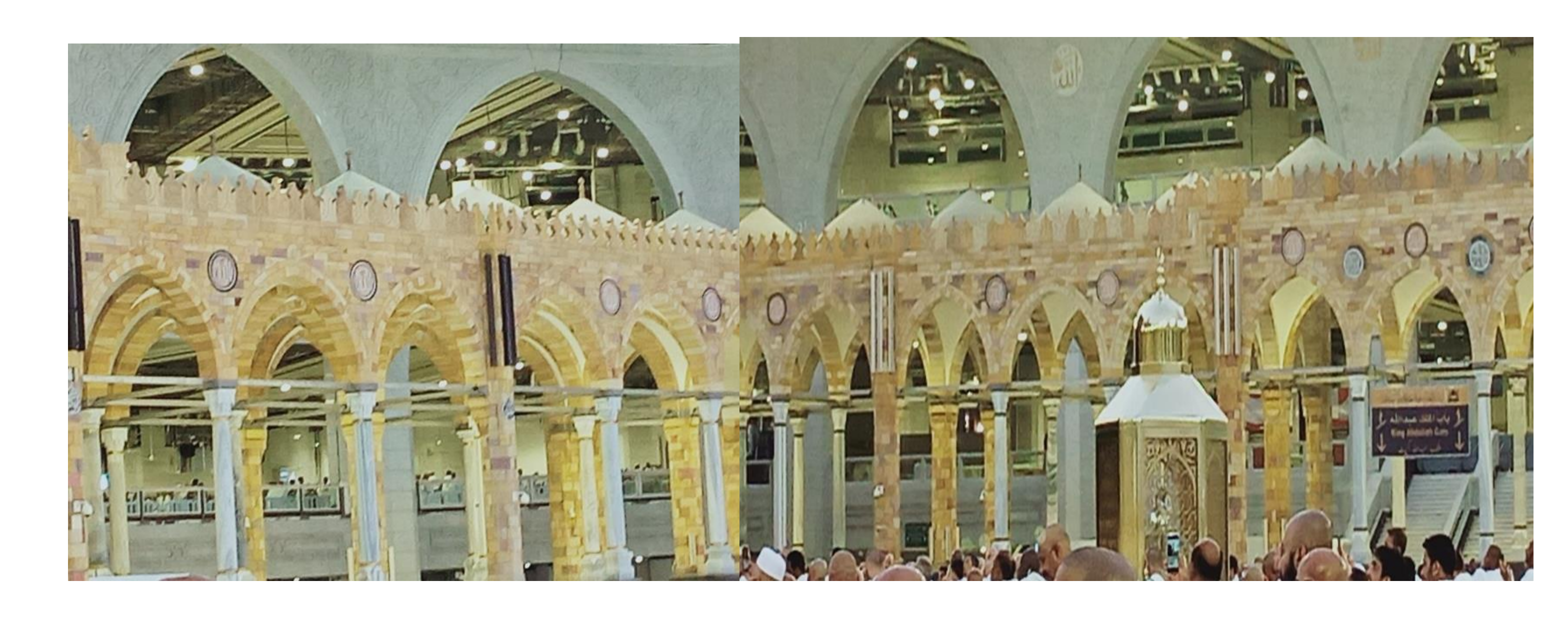
حضور اکرم نے ارشاد فرمایا:

"3 مساجد کے علاوہ کسی دوسری مسجد کا سفر اختیار نہ کیا جائے: مسجد نبوی، مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ۔"

حضور اکرم نے ارشاد فرمایا:

" میری اس مسجد میں نماز کا ثواب دیگر مساجد کے مقابلے میں ہزار گنا زیادہ ہے سوائے مسجد حرام کے اور مسجد حرام میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نمازوں کے ثواب کے برابر ہے۔"





یہ مسجدِ حرام کی وہ پتھروالی محرابیں کہ اگر آپ کی نظر طواف کے دوران اِن پر پڑے تو آپ جان سکتے ہیں کہ صفحہ اور مروہ کسی طرف ہے،وہاں پر نشاندہی کے لئے بارڈ بھی لگے ہوئے ہیں۔ آپ یہ بھی جان سکتے ہیں کہ میں اگر اس محراب سے باہر نکلوں گا تو کس دروانے کی طرف نکلوں گا۔



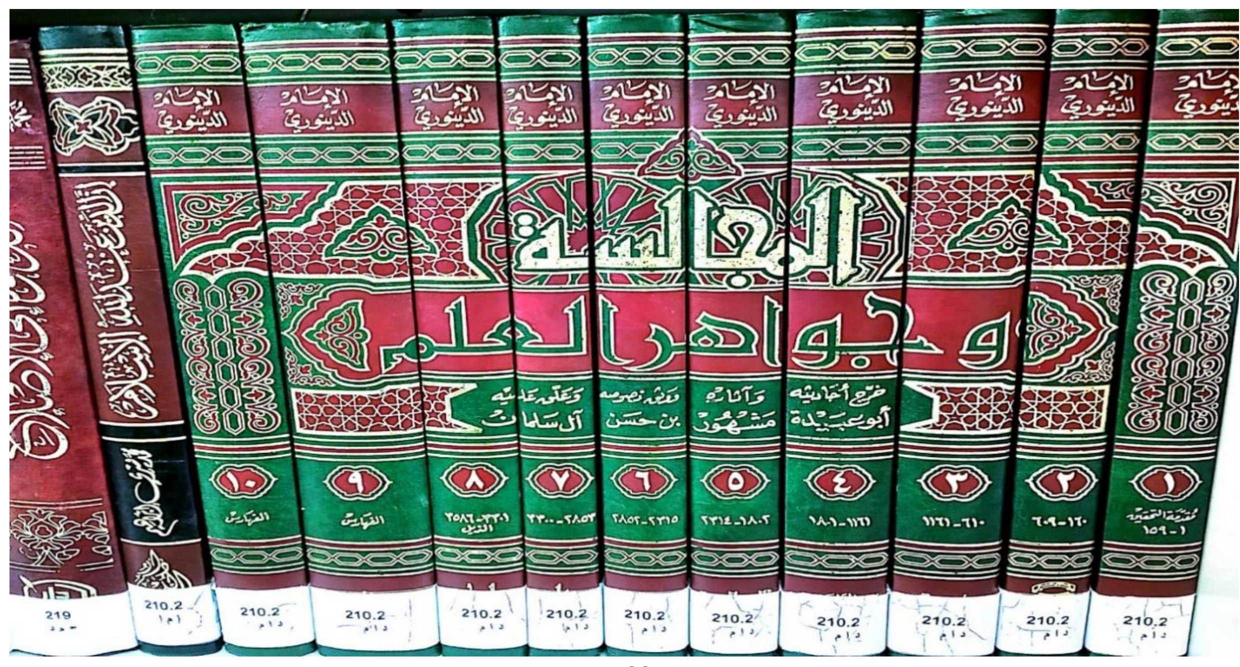
کعبے کے ارد گرد سنگ مرمر کی یہ محرابیں صفاء اور مروہ کی طرف اشارہ کر رہی ہیں۔

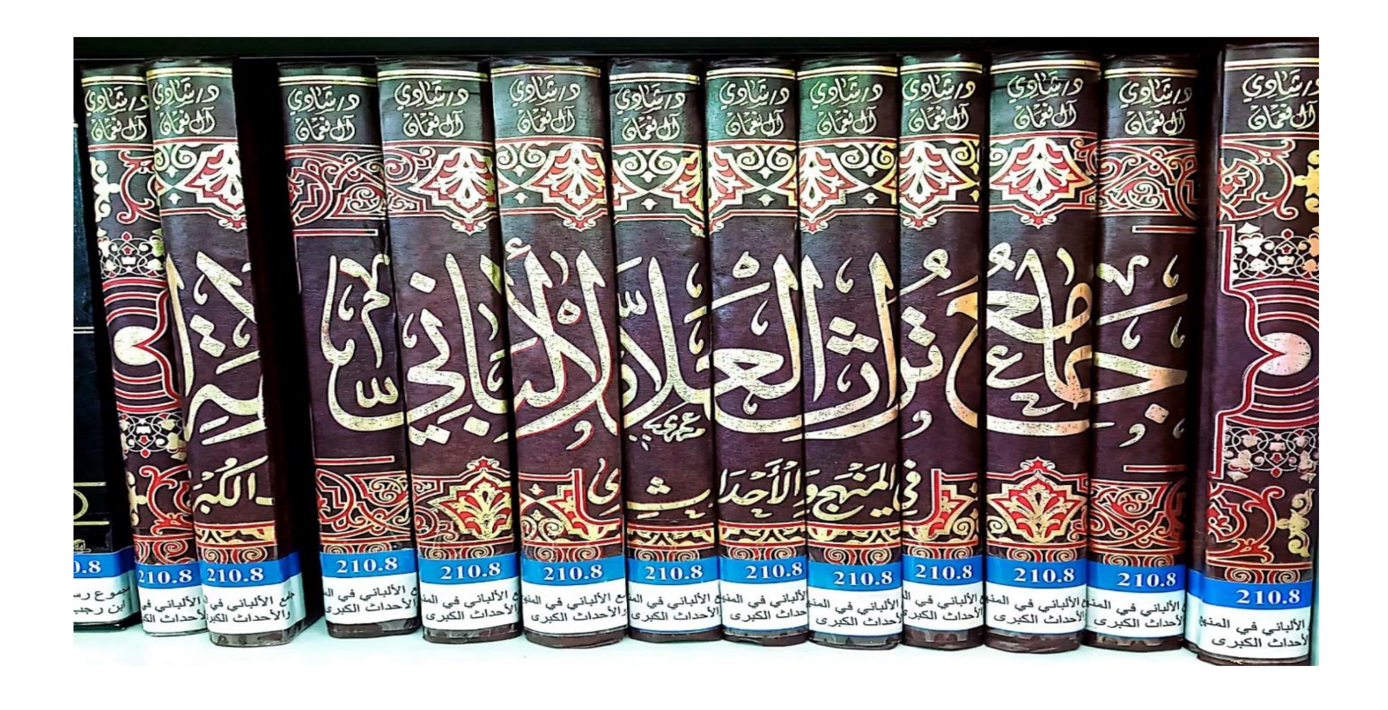
مكتبة المسجد الحرام

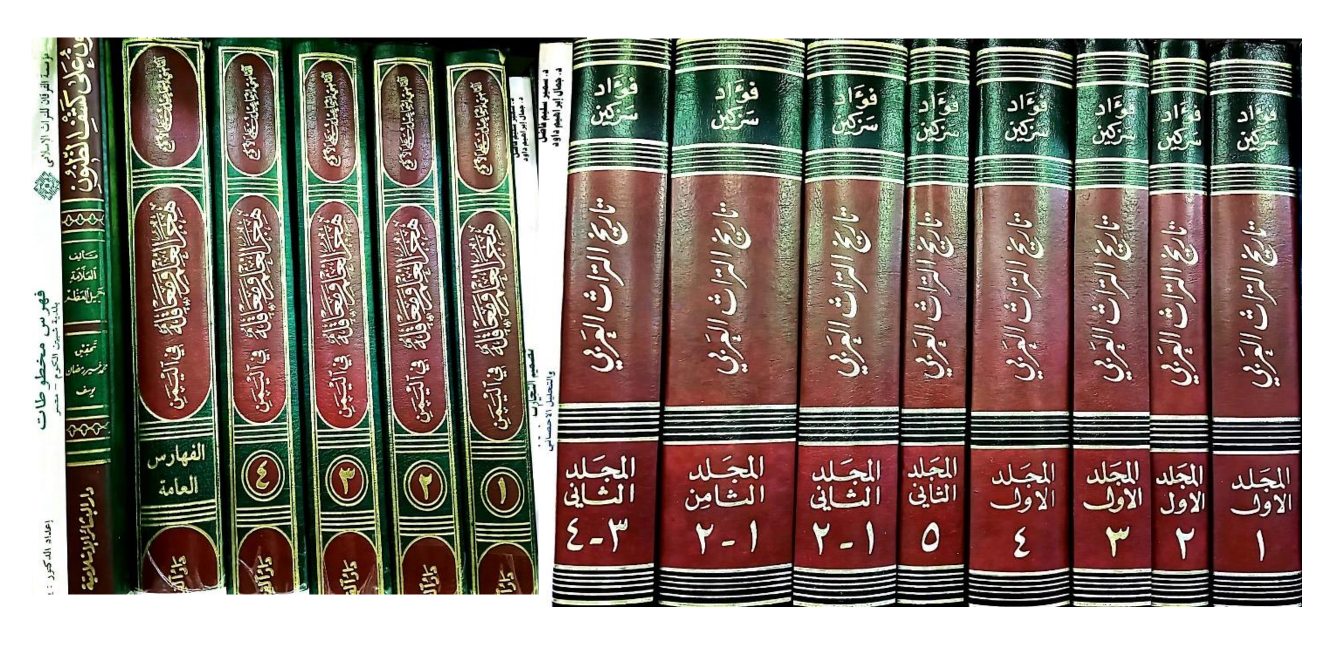


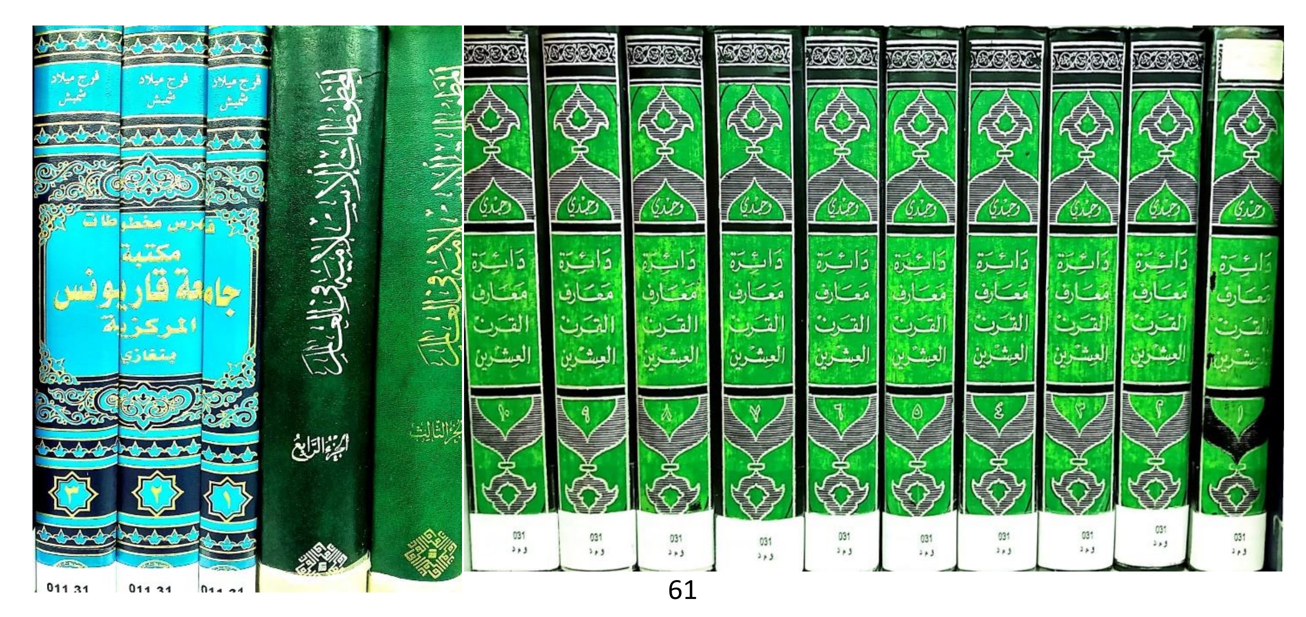







د. شادي آل نعمان
جامع تراث العلامة الألباني في المنهج والأحداث الكبرى
210.8

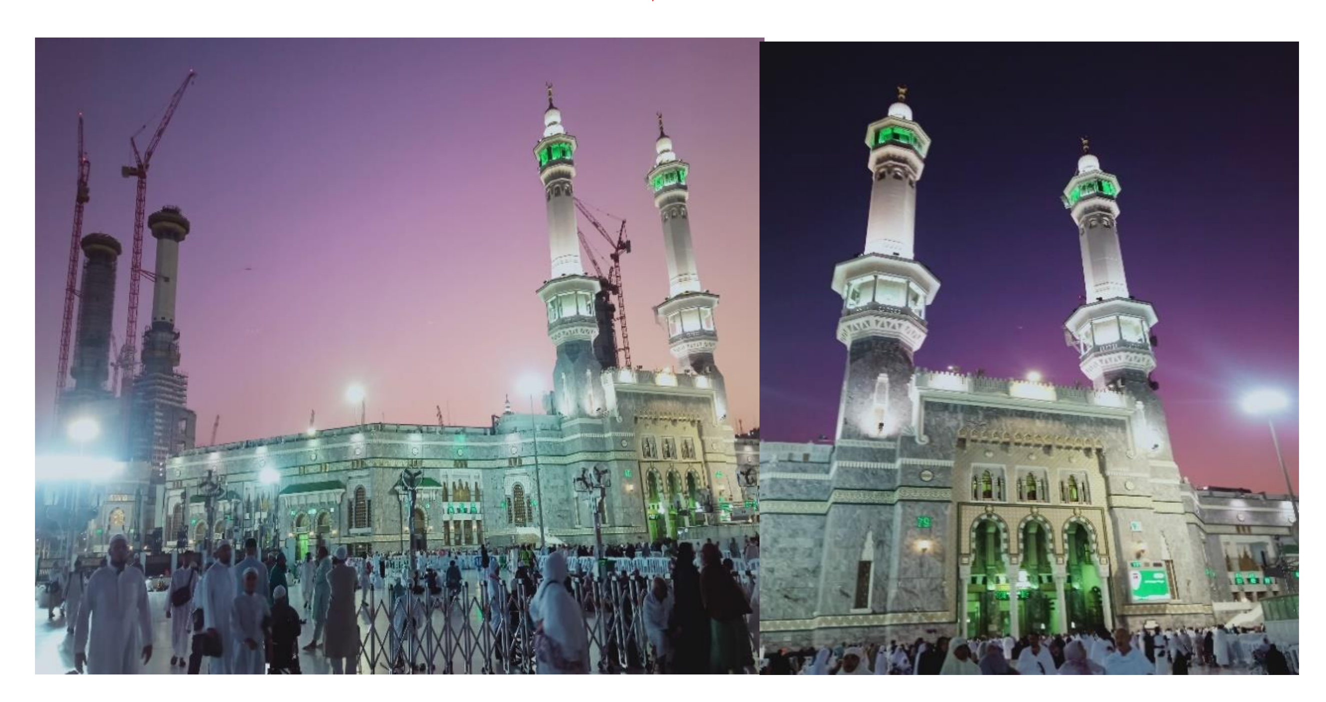

فؤاد سزكين
تاريخ التراث العربي
المجلد الاول
المجلد الثاني
المجلد الثامن
الفهارس العامة

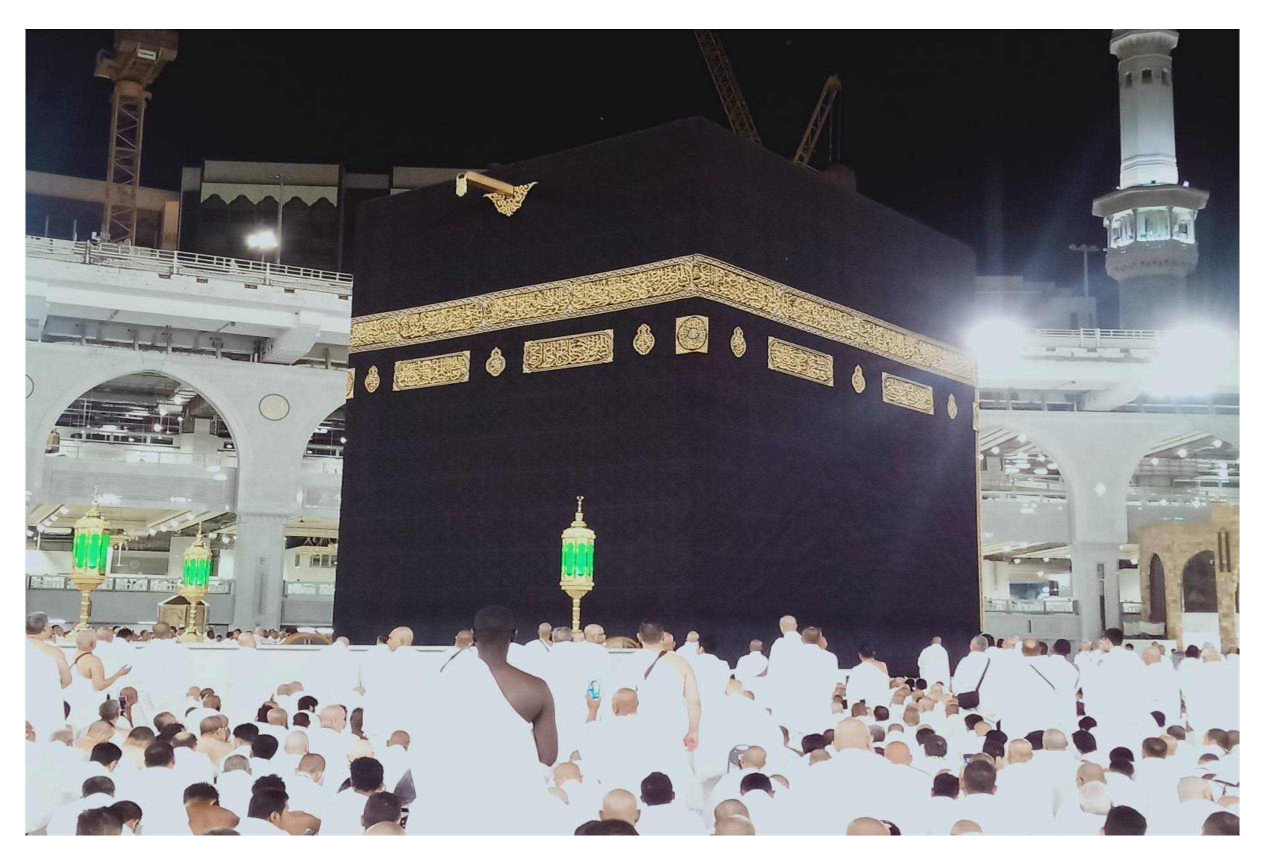

فرج ميلاد شميش
فهرس مخطوطات مكتبة جامعة قاريونس المركزية بنغازي
وجدي
دائرة معارف القرن العشرين



دینِ اسلام میں ابتداء سے ہی پڑھنے لکھنے پر بہت زور دیا گیا ہے، مسجد بنوی ﷺ میں صحاب صفہ کا چبوترہ قائم کیا گیا تھا جہاں دن رات حصول علم کے متلاشی موجود رہتے اور اپنی علم کی پیاس کو بجھایا کرتے تھے۔ اسی طرح اُس وقت سے مسلمانوں کے اہم مراکز میں الگ سے ایک "لائبریری" کی جاتی ہے تا کہ مسلمان دین کے ساتھ ساتھ علم کی اہمیت کو جان سکیں۔

مسجد حرام کا باہر سے منظر



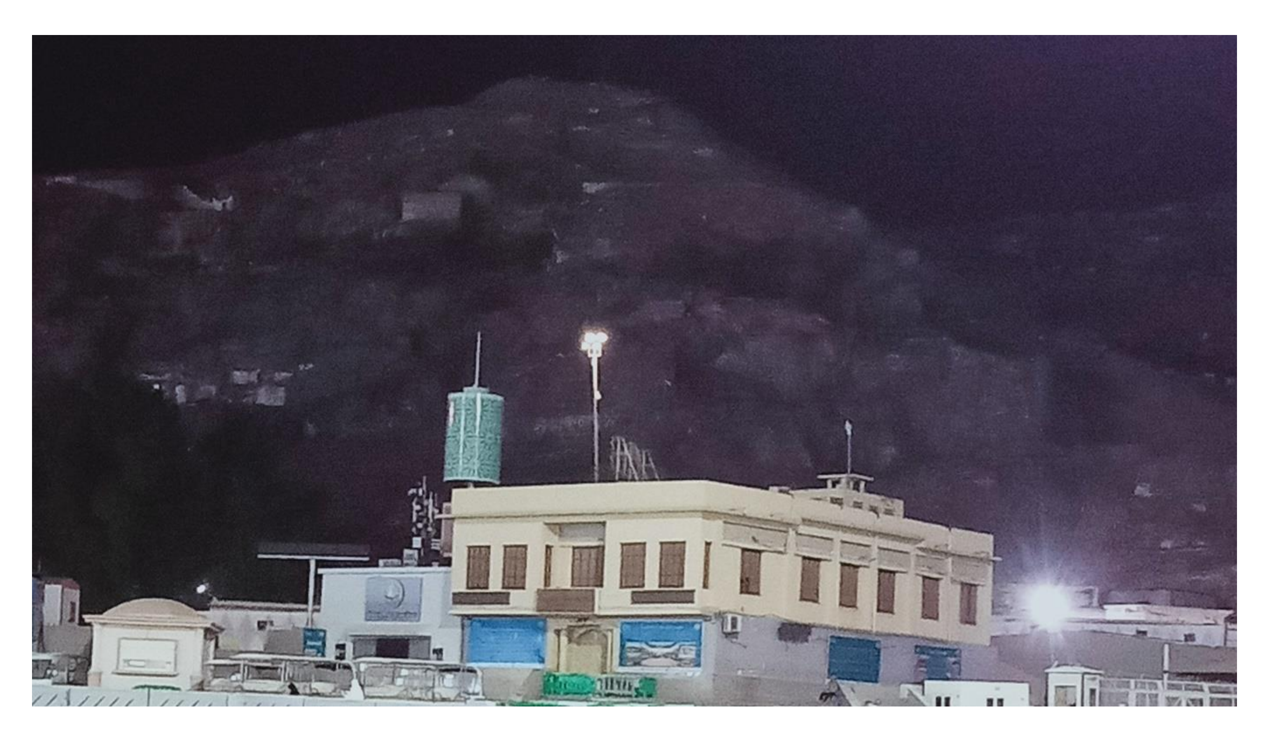






حضرت فخر المشائخ ابوالمکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف اشرفی الجیلانی مدظلہ العالی مسجد حرام میں "گروپ کاروانِ اشرفیہ" کی رہنمائی فرمارہے ہیں۔

عمرے کی ادائیگی کے بعد آپ جب "جبل صفاء" کے مقام سے نکلیں گے تو جائے پیدائش "حضرت محمد مصطفی ﷺ" ایک لائبریری کی صورت میں نظر آئے گی۔



مولد النبی:

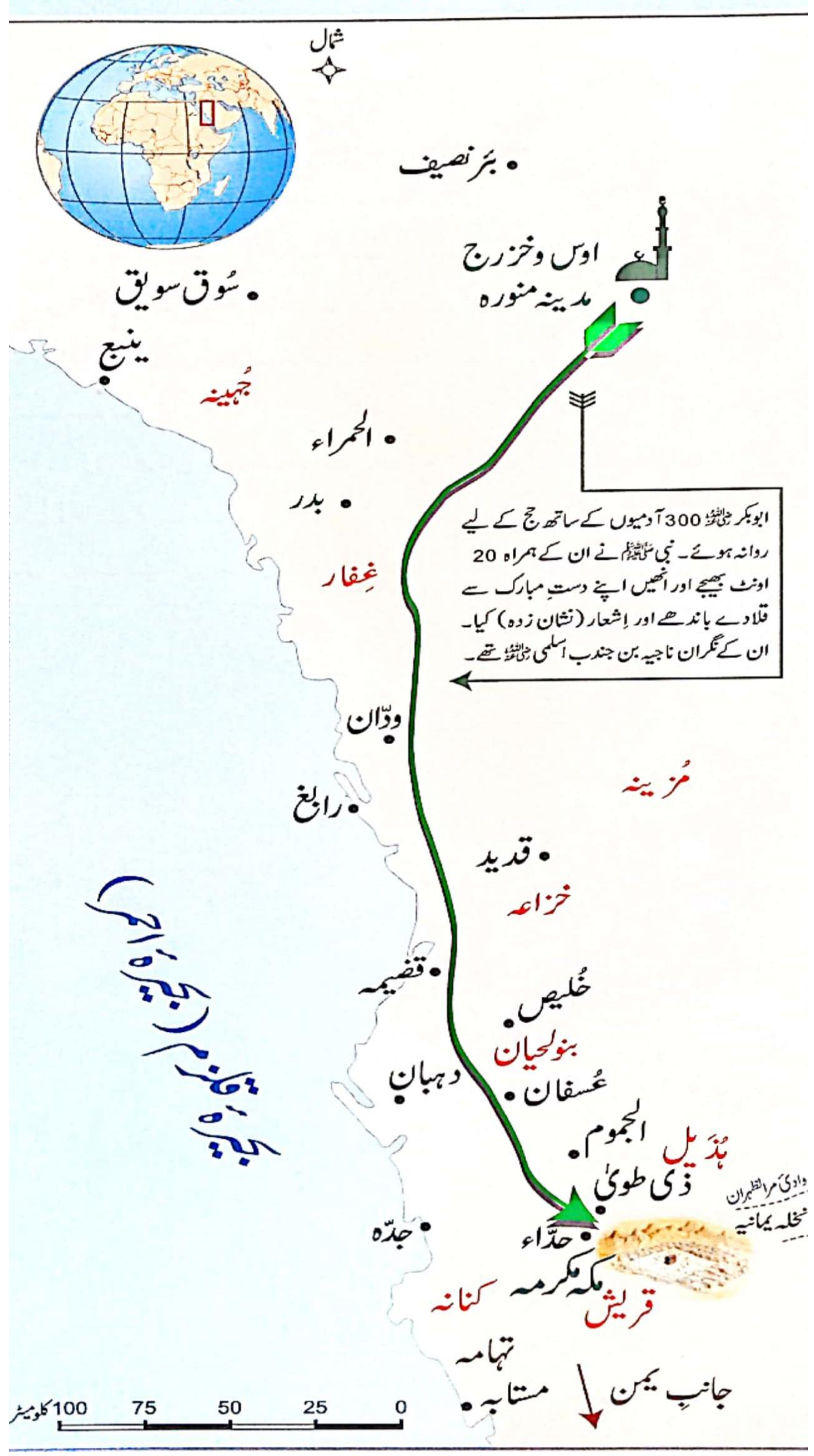
مروہ کے قریب حضور اکرم کی پیدائش کی جگہ ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں 9 یا 12 ربیع الاول کو نبی اکرم رحمۃ للعالمین بن کر تشریف لائے تھے۔ اس جگہ پر اِن دنوں مکتبہ (لائبریری) قائم ہے۔



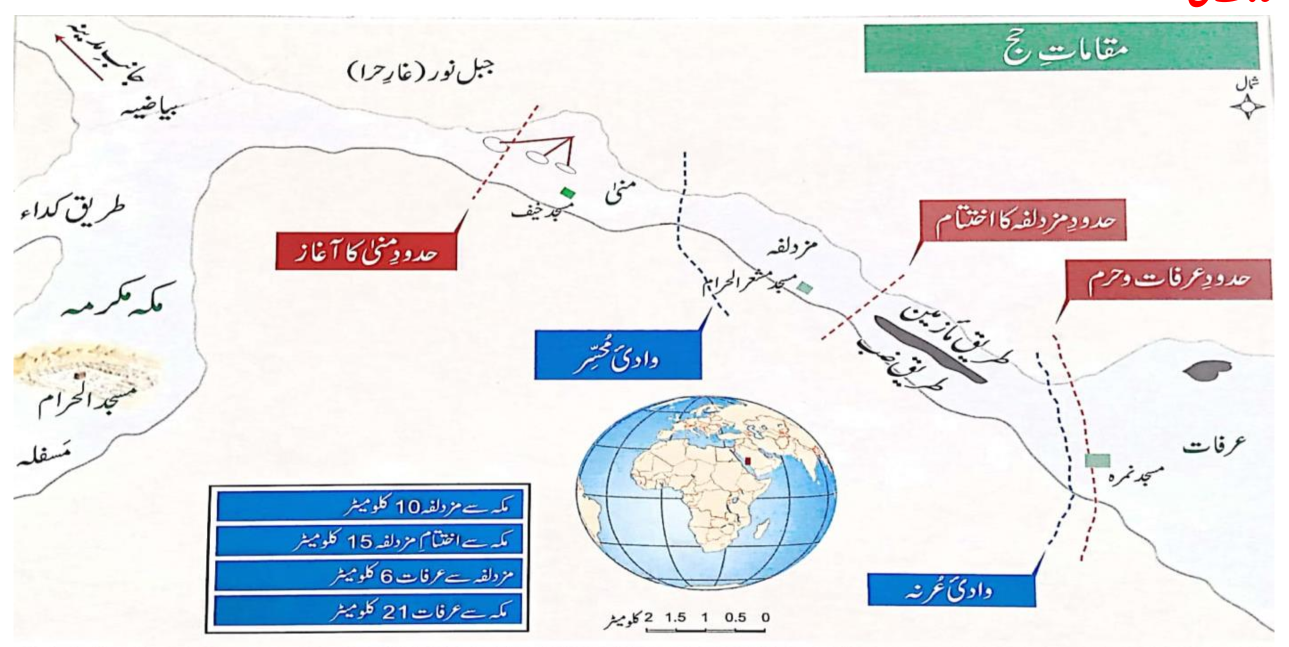


اس تصویر میں آپ مشاہدہ کر سکتے ہیں کہ کعبۃ اللہ سے حضور ﷺ کی جائے پیدائش کس طرف ہے۔

حج کے بارے میں کچھ اہم معلومات:



مقامات حج:



منیٰ:

منیٰ مکہ مکرمہ سے 5,4 کیلو میٹر کے فاصلہ پر دو طرفہ پہاڑوں کے درمیان ایک بہت بڑا میدان ہے۔ حجاج کرام 8 ذی الحجہ کو اور اسی طرح 11، 12 اور 13 ذی الحجہ کو منیٰ میں قیام فرماتے ہیں۔ منیٰ میں ایک مسجد ہے جسے مسجد خیف کہا جاتا ہے۔ اسی مسجد کے قریب جمرات ہیں جہاں حجاج کرام کنکریاں مارتے ہیں۔ منیٰ ہی میں قربان گاہ ہے جہاں حجاج کرام کی قربانیاں کی جاتی ہیں۔

عرفات:

عرفات منیٰ سے تقریباً 10,8 کیلو میٹر کی دوری پر واقع ہے۔ میدان عرفات کے شروع میں مسجد نمرہ نامی ایک بہت بڑی مسجد ہے جس میں زوال کے فوراً بعد خطبہ ہوتا ہے پھر ایک اذان اور دو اقامت سے ظہر اور عصر کی نمازیں جماعت سے ادا ہوتی ہیں۔ اسی جگہ پر حضور اکرم نے خطبہ دیا تھا جو "خطبہ حجۃ الوداع" کے نام سے معروف ہے۔ مسجد نمرہ کا اگلا حصہ عرفات کی حدود سے باہر ہے۔ منیٰ و مزدلفہ حدود حرم کے اندر، جبکہ عرفات حدود حدود حرم سے باہر ہے۔ یہی وہ جگہ ہے جہاں حج کا سب سے اہم رکن ادا ہوتا ہے، جس کے متعلق حضور اکرم نے ارشاد فرمایا کہ وقوف عرفہ ہی حج ہے۔

مزدلفہ:

9 ذی الحجہ کو غروب آفتاب کے بعد حجاج کرام عرفات سے مزدلفہ آکر عشاء کے وقت میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کرتے ہیں۔ یہاں رات کو قیام فرماتے ہیں اور نماز فجر کے بعد قبلہ رخ کھڑے ہو کر دعائیں کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَاِذَآ اَفَضۡتُمۡ مِنۡ عَرَفَاتٍ فَاذۡکُرُوا اللّٰهَ عِنۡدَ الۡمَشۡعَرِ الۡحَرَامِ (البقرۃ198)

"جب تم عرفات سے واپس ہو کر مزدلفہ آؤ تو یہاں مشعر حرام کے پاس اللہ کے ذکر میں مشغول رہو۔"

اس جگہ ایک مسجد بنی ہوئی ہے جس کو مسجد مشعر حرام کہتے ہیں۔ مزدلفہ منیٰ سے 4,3 کیلو میٹر کے فاصلہ پر ہے۔

وادی محسر:

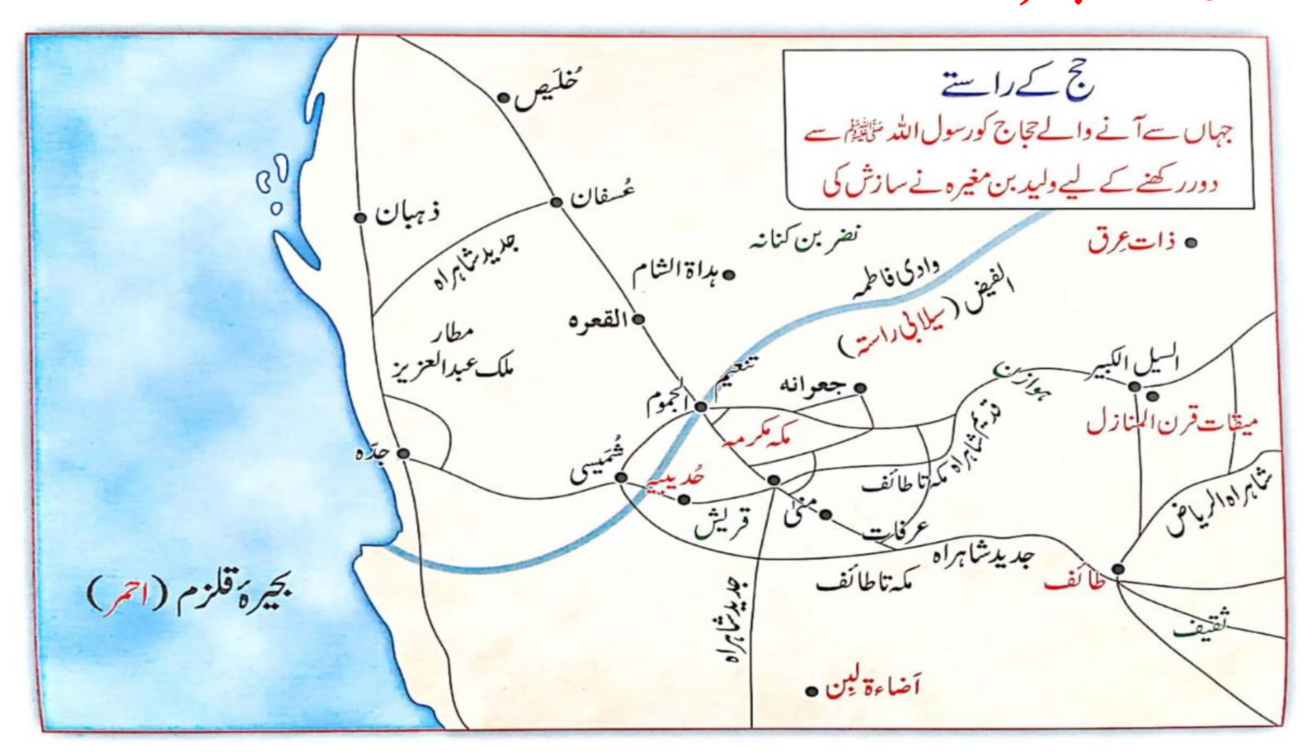
منیٰ اور مزدلفہ کے درمیان میں ایک وادی ہے جس کو وادی محسر کہتے ہیں۔ یہاں سے حضور اکرم کی تعلیمات کے مطابق گزرتے وقت تھوڑا تیز چل کر گزرا جاتا ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے ابرہہ بادشاہ کے لشکر کو ہلاک وتباہ کیا تھا جو بیت اللہ کو ڈھانے کے ارادہ سے آرہا تھا۔

جمرات:

یہ منیٰ میں 3 مشہور مقام ہیں جہاں اب دیوار کی شکل میں بڑے بڑے ستون بنے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم، نبی اکرم کے طریقہ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اتباع میں ان جگہوں پر کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ ان میں سے جو مسجد خیف کے قریب ہے، اسے جمرہ اولیٰ، اس کے بعد بیچ والے جمرہ کو جمرہ وسطیٰ اور اس کے بعد مکہ مکرمہ کی طرف آخری جمرہ کو جمرہ عقبہ یا جمرہ کبریٰ کہا جاتا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو شیطان نے ان 3 مقامات پر بہکانے کی کوشش کی تھی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان 3 مقامات پر شیطان کو کنکریاں ماری تھیں اور اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس عمل کو قیامت تک آنے والے حاجیوں کیلئے لازم قرار دیدیا۔ حجاج کرام بظاہر جمرات پر کنکریاں مارتے ہیں لیکن درحقیقت شیطان کو اس عمل کے ذریعہ دھتکارا جاتا ہے۔ رمی یعنی جمرات پر کنکریاں مارنا حج کے واجبات میں سے ہے۔ دسویں، گیارہویں اور بارہویں ذی الحجہ کو رمی کرنا (یعنی 49 کنکریاں مارنا) ہر حاجی کیلئے ضروری ہے۔ تیرہویں ذی الحجہ کی رمی (یعنی 21 کنکریاں مارنا) اختیاری ہے۔

مناسک حج کے لئے منتخب معروف راستے



اللہ رب العزت ہر مسلمان کو حج بیت اللہ کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین

مکہ مکرمہ میں میلاد النبی ﷺ کا انعقاد





رب کائنات، خالقِ پروردگار نے ہمیں یہ توقیف عطافرمائی کہ اُس کے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے جائے پیدائش والے شہر مکہ مکرمہ میں ہمیں میلاد کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ (18/OCT/2022بروز منگل 22 ربیع الاول1444ھ)09:00 ہم "فندق المنار" کی طرف روانہ ہوئے۔مکہ مکرمہ میں میلاد النبی ﷺ کا انعقاد کاروان اشرفیہ کی طرف سے کیا گیا۔

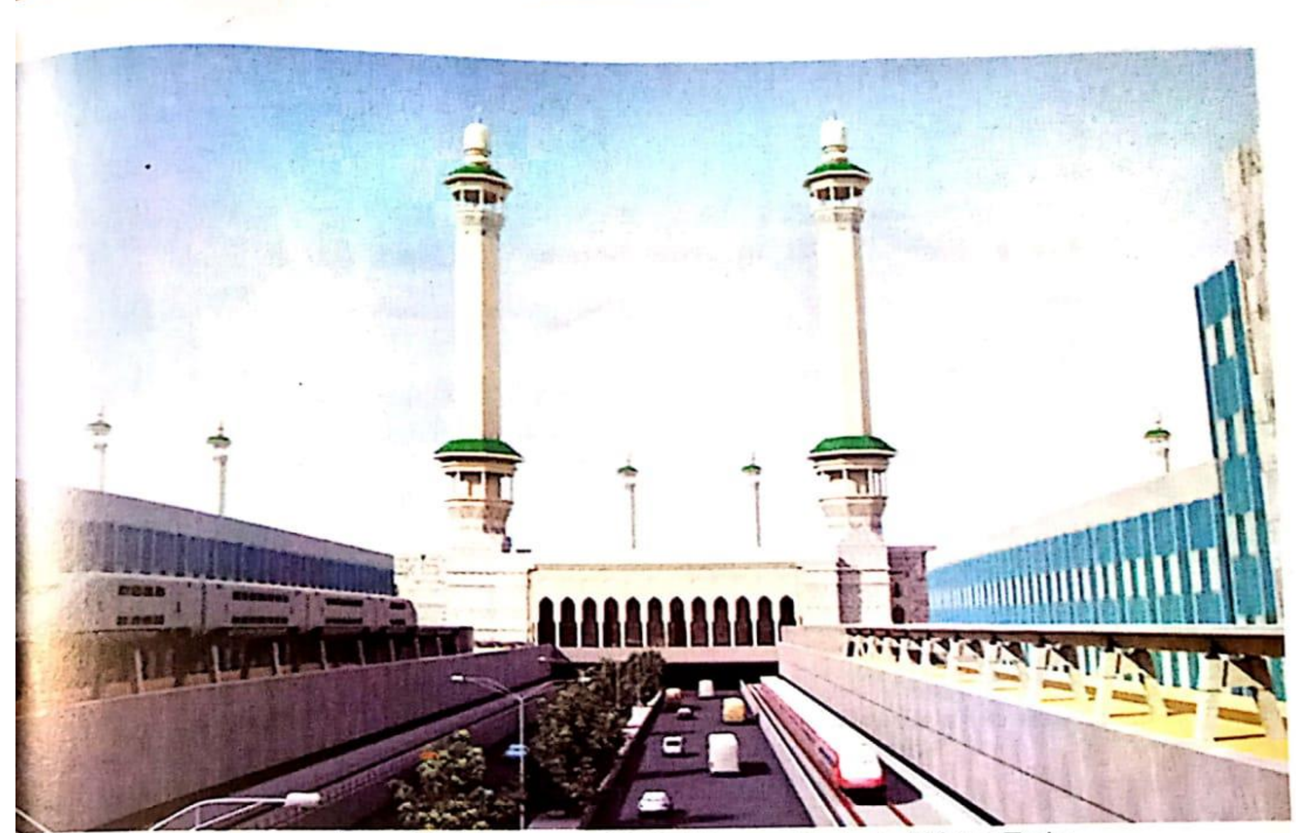
جس میں صاحبزادہ سید مکرم اشرف جیلانی مدظلہ العالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں "قصیدہ بردہ شریف" پیش کی۔

حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی نے "حرم مکہ کی حرمت کے بارے میں حاضرین کو سمجھایااور وہاں کی اہمیت کے بارے میں بھی بتایا۔

پھر آخر میں صاحبزادہ سید ذوالقرنین اشرف جیلانی مدظلہ العالی نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں ہدیہ عقیدت پیس کیا۔

آخر میں حضرت فخر المشائخ ابوالمکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی نے حاضری کی مقبولیت کے لئے دعائیں کیں۔

سعودی گورمنٹ کی طرف سے کم وقت میں مکہ سے مدینہ لے جانے والی ٹرین

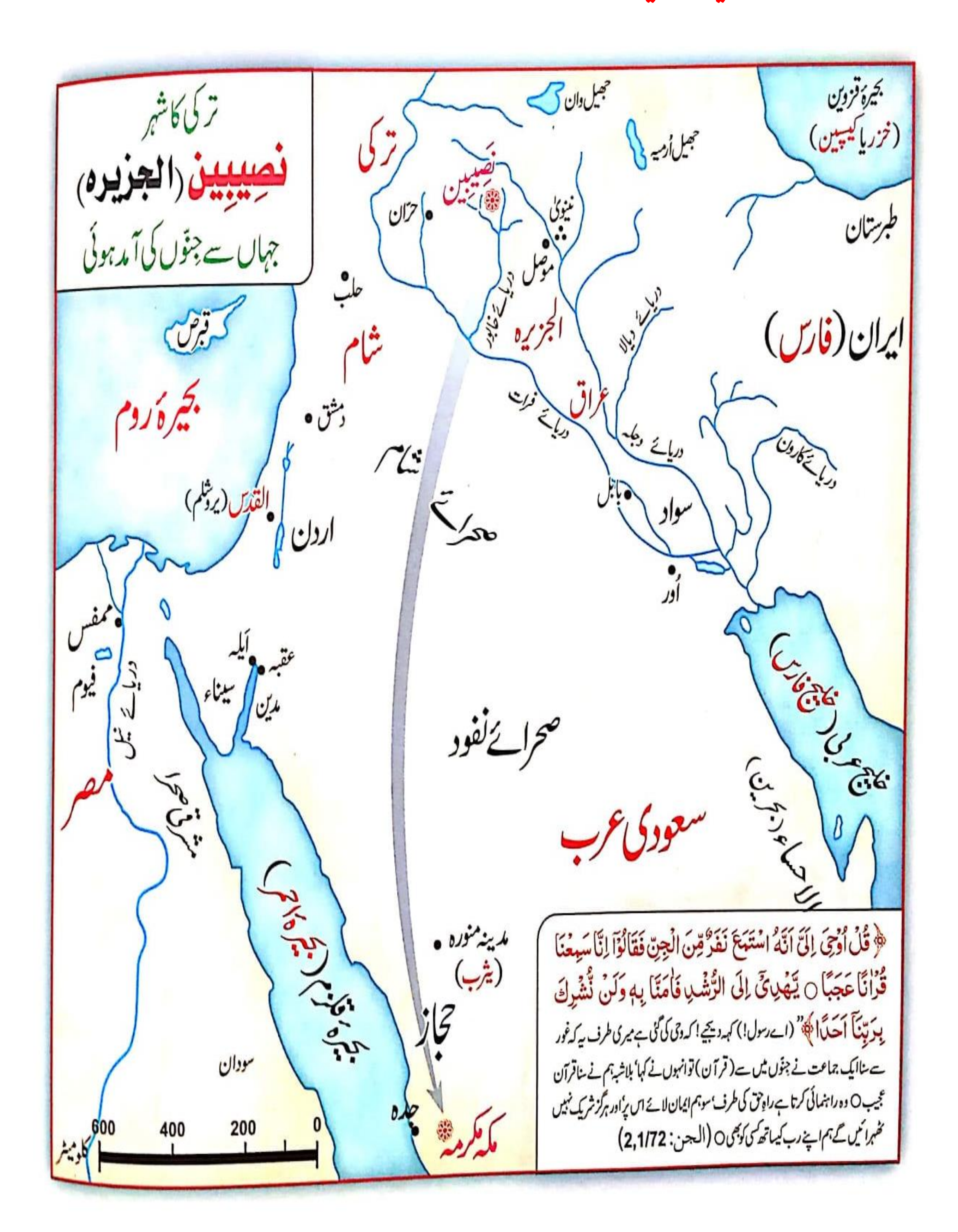


A future view of Ka'aba in year 2020-AD as er Project of Metro Train
from Makkah to Madinah by the Kingdom of Saudi Arabia

خادم حرمین شریفین (سربراہ مملکت سعودی عربیہ) کا میٹرو ٹرین کے منصوبہ کے تحت سال **2020** میں بیت اللہ کا ایک مستقبل کا منظر (انشاءاللہ)



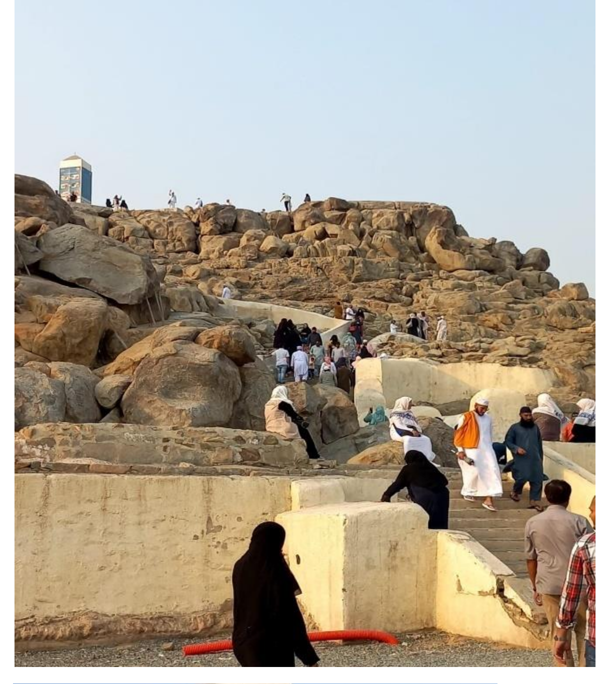
ترکی سے آنے والے افراد عموماً یہ راستہ اختیار کرتے ہیں



مکہ مکرمہ میں مقدس مقامات زیارتیں:

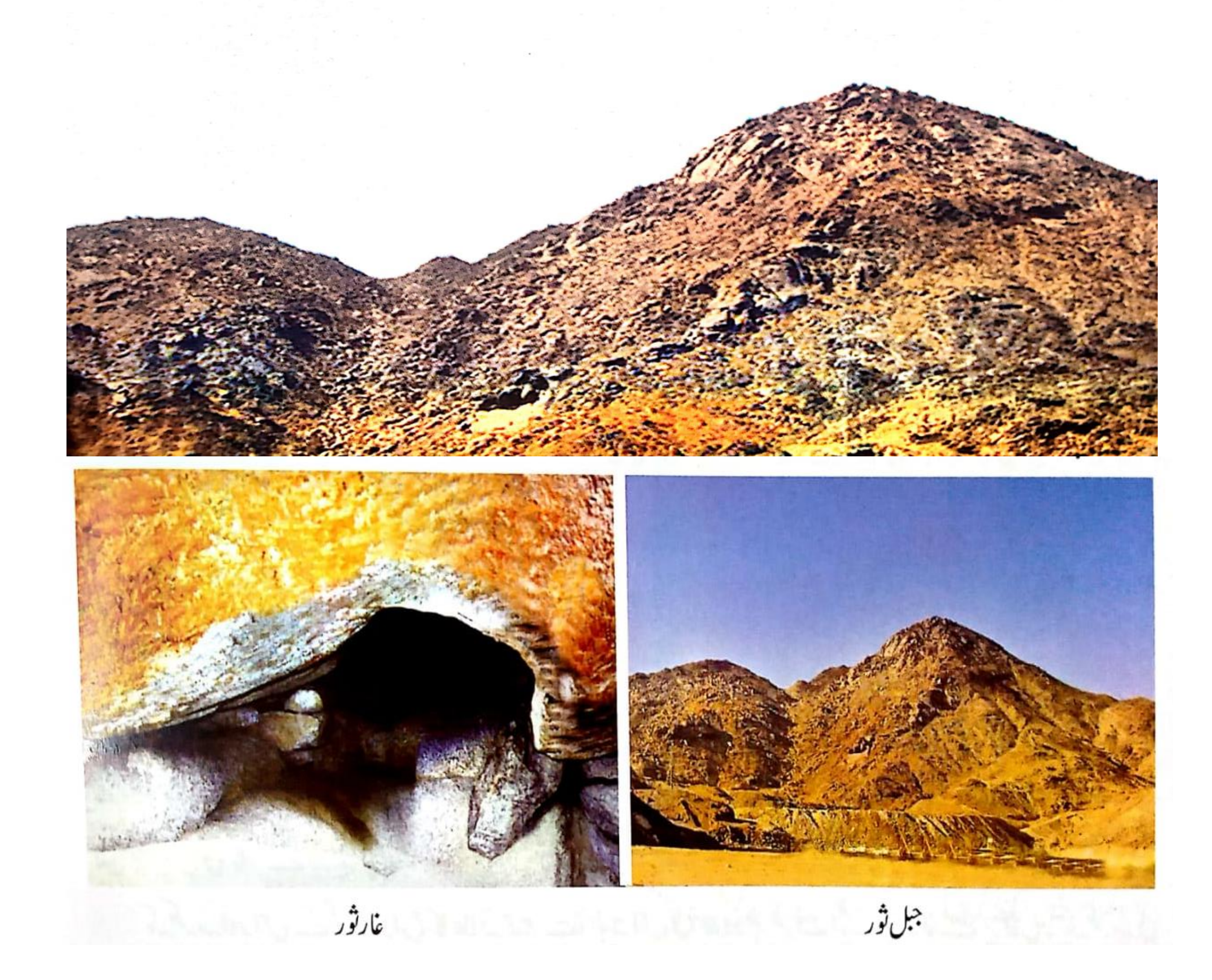
آج(20/OCT/2022بروز جمعرات24ربیع الاول1444ھ) کو ہم کاروان اشرفیہ کی طرف سے مکہ مکرمہ میں مقدس مقامات کی زیارتوں کے لئے روانہ ہوئے۔

جبل رحمت:









غار ثور　　　　جبل ثور

غار ثور:

یہ غار جبل ثور کی چوٹی کے پاس ہے۔ یہ پہاڑ مسجد حرام سے تقریباً 10 کیلو میٹر کے فاصلہ پر ہے اور غار ایک میل کی چڑھائی پر واقع ہے۔ حضور اکرم نے مکہ مکرمہ ہجرت کے وقت اسی غار میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ 3 دن قیام فرمایا تھا۔

عائشہ (رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں کہ

قَالَتْ هَاجَرَ نَاسٌ إِلَى الْحَبَشَةِ مِنْ الْمُسْلِمِينَ وَتَجَهَّزَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رِسْلِكَ فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَوَ تَرْجُوهُ بِأَبِي أَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَحَبَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ لِصُحْبَتِهِ وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ السَّمُرِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَبَيْنَا نَحْنُ يَوْمًا جُلُوسٌ فِي بَيْتِنَا فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ فَقَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُقْبِلًا مُتَقَنِّعًا فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِدًا لَكَ أَبِي وَأُمِّي وَاللَّهِ إِنْ جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا لِأَمْرٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنَ لَهُ فَدَخَلَ فَقَالَ حِينَ دَخَلَ لِأَبِي بَكْرٍ أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ قَالَ إِنَّمَا هُمْ أَهْلُكَ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ قَالَ فَالصُّحْبَةُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَخُذْ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِحْدَى رَاحِلَتَيَّ هَاتَيْنِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالثَّمَنِ قَالَتْ فَجَهَّزْنَاهُمَا أَحَثَّ الْجِهَازِ وَصَنَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةً فِي جِرَابٍ فَقَطَعَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قِطْعَةً مِنْ نِطَاقِهَا فَأَوْكَأَتْ بِهِ الْجِرَابَ وَلِذَلِكَ كَانَتْ تُسَمَّى ذَاتَ النِّطَاقِ ثُمَّ لَحِقَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ بِغَارٍ فِي جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ ثَوْرٌ فَمَكُثَ فِيهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يَبِيتُ عِنْدَهُمَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ لَقِنٌ ثَقِفٌ فَيَرْحَلُ مِنْ عِنْدِهِمَا سَحَرًا فَيُصْبِحُ مَعَ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ فَلَا يَسْمَعُ أَمْرًا يُكَادَانِ بِهِ إِلَّا وَعَاهُ حَتَّى يَأْتِيَهُمَا بِخَبَرِ ذَلِكَ حِينَ يَخْتَلِطُ الظَّلَامُ وَيَرْعَى عَلَيْهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ مِنْحَةً مِنْ غَنَمٍ فَيُرِيحُهَا عَلَيْهِمَا حِينَ تَذْهَبُ سَاعَةٌ مِنْ الْعِشَاءِ فَيَبِيتَانِ فِي رِسْلِهِمَا حَتَّى يَنْعِقَ بِهَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ بِغَلَسٍ يَفْعَلُ ذَلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ مِنْ تِلْكَ اللَّيَالِي الثَّلَاثِ (صحیح بخاری)

مسلمانوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی اور ابو بکر نے بھی ہجرت کا سامان کیا، تو نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ تم ٹھہر جاؤ اس لیے کہ امید ہے مجھے بھی ہجرت کا حکم دیا جائے گا، حضرت ابو بکر (رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، کیا آپ کو اس کی امید ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا ہاں! حضرت ابو بکر (رضی اللہ عنہ) آپ کے ساتھ رہنے کی غرض سے رک گئے اور اپنی دو سواریوں کو چار ماہ تک سمر کی پتیاں کھلاتے رہے، عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے کہا کہ ایک دن ہم لوگ اپنے گھر میں ٹھیک دوپہر کے وقت بیٹھے تھے کہ کسی کہنے والے نے ابو بکر سے کہا کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تشریف لائے ہیں، اس حال میں کہ چہرے کو ڈھکے ہوئے ہیں اور ایسے وقت تشریف لائے ہیں کہ اس وقت ہمارے پاس نہیں آتے تھے (اس لئے) ابو بکر نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، واللہ آپ

اس وقت کسی بڑے کام کی وجہ سے تشریف لائے ہیں، چنانچہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تشریف لائے اور اندر آنے کی اجازت مانگی، اجازت ملی تو تشریف لائے، جب اندر داخل ہوئے تو ابو بکر سے فرمایا تمہارے پاس جتنے لوگ ہیں ان کو ہٹادو، ابو بکر نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میرے باپ آپ پر فدا ہوں، یہ تو صرف آپ کے گھر کے لوگ ہیں، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ مجھے ہجرت کا حکم دیا گیا، ابو بکر نے عرض کیا یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، کیا میں بھی ساتھ رہوں گا؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا ہاں! ابو بکر نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، آپ دو سواریوں میں سے ایک لے لیں، نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا قیمت کے عوض (لوں گا)، حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) کا بیان ہے کہ ہم نے ان دونوں کے لیے سامان سفر تیار کیا اور ناشتہ تیار کر کے چمڑے کی تھیلی میں رکھ دیا، اسماء بنت ابی بکر نے اپنا ڈوپٹہ پھاڑا اور اس سے تھیلی کا منہ باندھ دیا، اسی وجہ سے ان کو ذات النطاق کہا جاتا ہے، پھر جبل ثور کے غار میں نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور حضرت ابو بکر چلے گئے، وہاں تین رات رہے، عبداللہ بن ابی بکر جو ذہین اور نو عمر لڑکا تھا، ان دونوں کے پاس رات گذارتا تھا اور صبح ہوتے ہی وہاں سے روانہ ہو جاتا اور صبح کے وقت قریش میں اسی طرح ہوتا، گویا کہ اس نے رات بھی انہی کے ساتھ گذاری ہے، کسی سے کوئی بات سنتے تو یاد رکھتے اور جب رات آتی تو دونوں کے پاس آکر بتا دیتے، جب ایک گھڑی رات گذر جاتی تو عامر بن فہیرہ ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کا غلام اپنی بکریاں لے جاتا اور چراتا، دونوں وہیں رات گذارتے یہاں تک کہ عامر بن فہیرہ تاریکی میں وہاں سے روانہ ہو جاتا، تین رات تک یہ ایسا کرتے رہے۔

جبلِ نور اور جبلِ ثور کا محلِ وقوع

جبل النور

میل

شہری آبادی

مدینہ کی طرف

طائف کی طرف

جدہ کی طرف

مسجد حرام

جبل بو قبیس

جائے ولادت نبوی ﷺ

یمن کی طرف

جبل ثور



کوہ حرا (جبل نور)

جبل نور

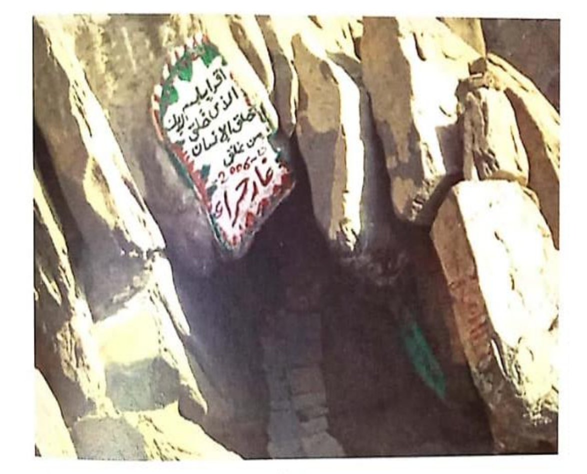
مکہ المکرمہ کے ایک پہاڑ کانام ہے۔جس کی بلندی پر غار حرا واقع ہے۔

غار حرا:

یہاں قران کریم نازل ہونا شروع ہوا تھا۔

سورہ اقراء کی ابتدائی چند آیات اسی غار میں نازل ہوئی تھیں۔

یہ غار جبل نور (پہاڑ) پر واقع ہے۔یہ پہاڑ مکہ مکرمہ سے منیٰ جانے والے اہم راستہ پر مسجد حرام سے تقریباً 4 کلو میٹر کی دوری پر واقع ہے۔اس کی اونچائی تقریباً 2 ہزار فٹ ہے۔



غار حرا (جبل نور)



جنت المعلیٰ:

یہ مکہ مکرمہ کا قبرستان ہے۔ یہاں پر ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا، صحابہ کرام **رضی اللہ عنہا**، تابعین، تبع تابعین اور اولیاء اللہ مدفون ہیں۔

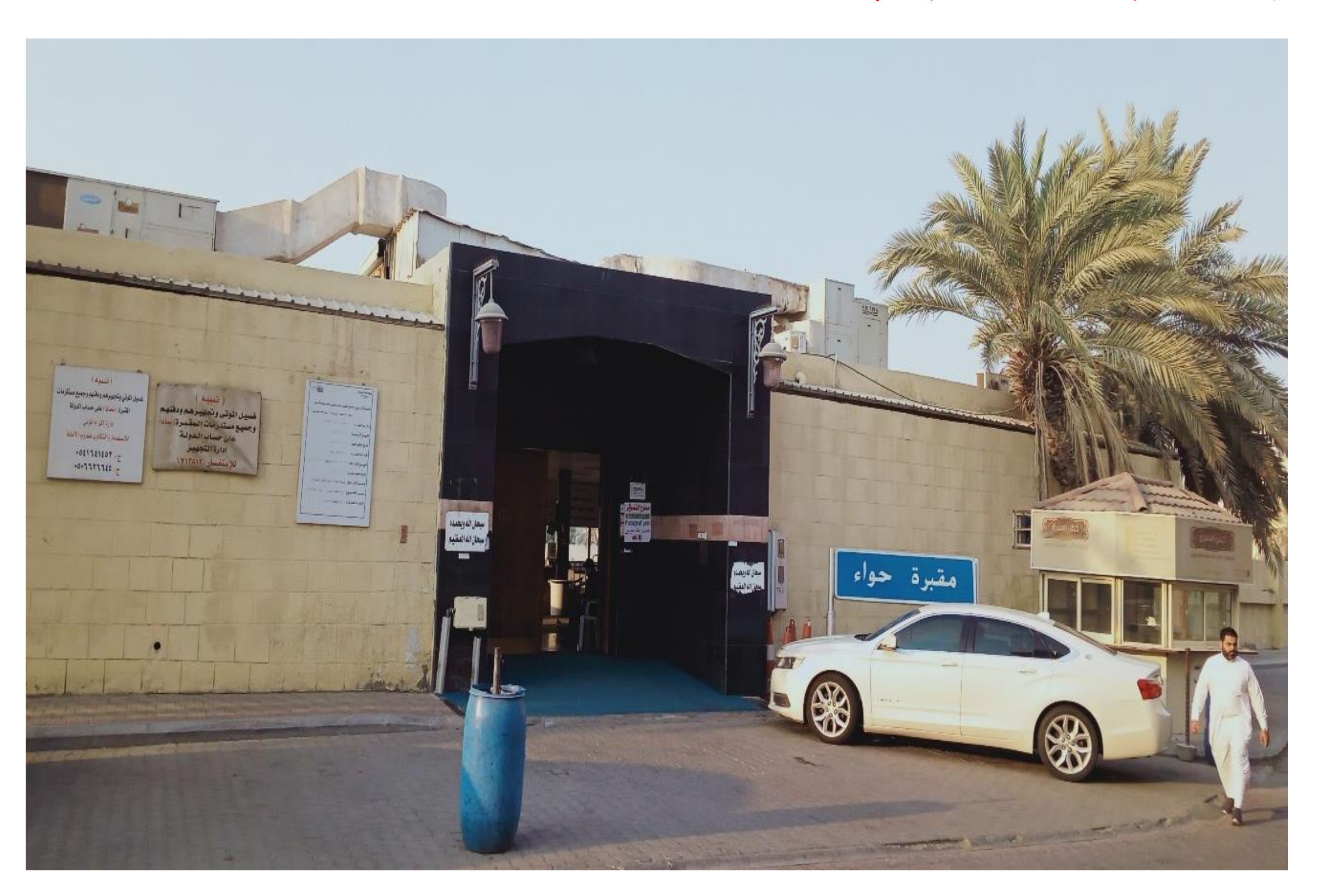






١ مسجد الحرام
٢ مسجد شجره (توبه)
٣ مسجد جن
۴ قبرستان حجون
۵ مسجدنیق
۶ مسجد الاجابة
٧ مسجد الروضة
٨ غار حرا
٩ مسجد البیعة (مسجد عقبه)
١٠ جمرات
١١ مسجد خیف
١٢ مسجد منا
١٣ قربانگاه معیصم
١۴ وادی محسّر
١۵ مسجد مشعرالحرام
١۶ دو علم حرم
١٧ جبل الرحمه
١٨ مسجد نمره
١٩ کانال آبرسانی عین زبیده
٢٠ غار ثور
٢١ کارگاه پرده دوزی کعبه
٢٢ موزه حرمین شریفین
٢٣ قبور شهدای فخ
٢۴ مسجد العمرة (تنعیم)
مسجدالحرام
منا
مزدلفه
عرفات
طریق رقم ٩
طریق مکة - جدة (قدیم)
طریق مکة - جدة (السریع)
طریق السیل
شارع الحج
شارع کدی
طریق الطائف
شارع جبل ثور
طریق اللیث
طریق رقم ١

جدہ میں حضرت اماں حواء کا مزار مبارک



آج (2022/OCT/22 بروز ہفتہ 26 ربیع الاول 1444ھ) 12:45 پر جدہ کے لئے روانہ ہوئے۔
جناب ظفر صاحب مدظلہ العالی نے میری ماموں فخر المشائخ ابو المرک ڈاکٹر سید محمد اشرف اشرفی الجیلانی مدظلہ العالی کو اپنے گھر (جدہ) میں مدوع کیا ہوا تھا۔ ہم بھی آپ کے ہمراہ جدہ کی طرف روانہ ہوئے۔ ڈیڑھ سے دو گھنٹے میں ہم مکہ سے جدہ پہنچ چکے تھے۔ ظفر صاحب نے ہمارا بہترین استقبال کیا اور ہمارے لئے عربی کھانوں کا انتظام کیا ہوا تھا۔ ہم سب نے ظہر کی نماز پڑھنے کے بعد کھانا کھایا اور پھر عصر کی نماز کے بعد حضرت اماں حوّا کے مزار پر حاضری کے لئے روانہ ہو گئے۔

آج(2022/OCT/22 بمطابق 26 ربیع الاول 1444ھ، بروز ہفتہ کی رات)(11:30) پر ہم ذیشان صاحب کی گاڑی میں جبل ثور کی طرف روانہ ہوئے۔



12:00 ہم جبل ثور پر چڑھنا شروع ہو گئے اور 01:55 منٹ پر ہم غار تک پہنچ گئے تھے۔

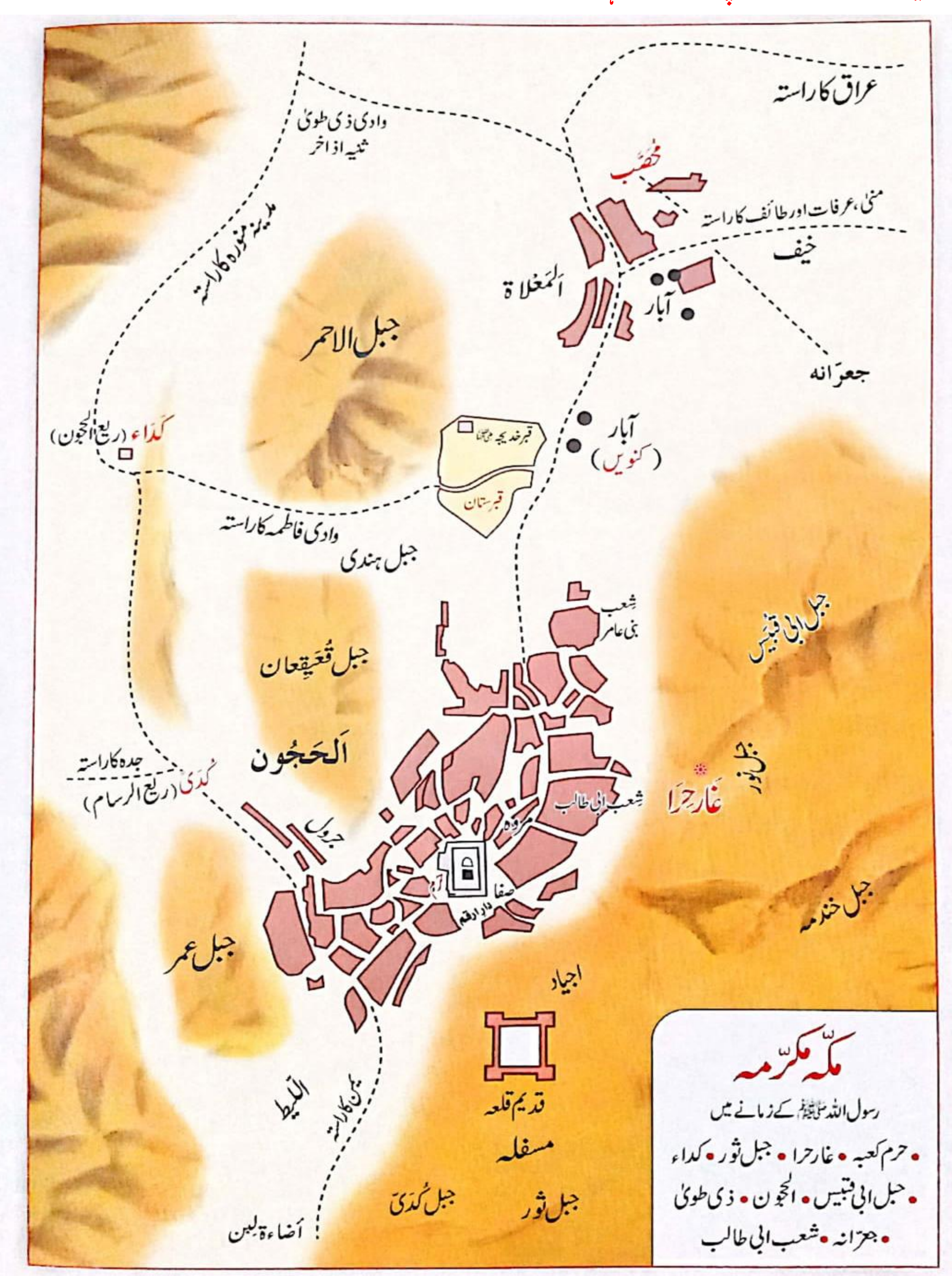


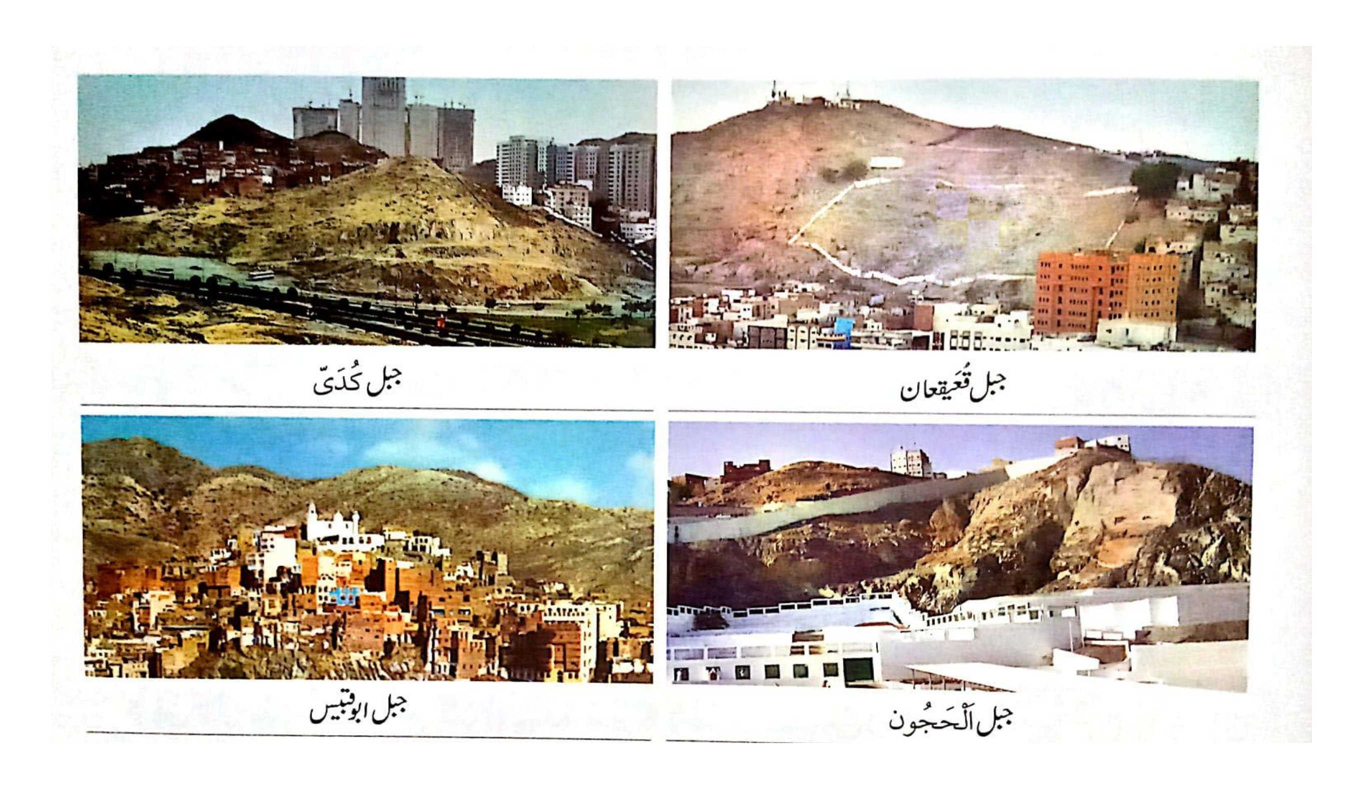


جبل ثور پر چڑھتے ہوئے ہمارے ساتھ ہمارے بہت سے محترم دوست اور ساتھی موجود تھے۔

1. سید اظہار اشرف جیلانی مد ظلہ العالی
2. ڈاکٹر سید شہریار اشرف جیلانی مد ظلہ العالی
3. صاحبزادہ سید ذوالقرنین اشرف جیلانی مد ظلہ العالی
4. صاحبزادہ سید شایان اشرف جیلانی مد ظلہ العالی
5. جناب حافظ محمد سعد صاحب مد ظلہ العالی
6. جناب دانش اشرفی مد ظلہ العالی
7. جناب یاسر اشرفی مد ظلہ العالی
8. جناب احمد صاحب مد ظلہ العالی
9. جناب شاہد صاحب مد ظلہ العالی

ایک جھلک مکہ مکرمہ کی آپ کے سامنے ہے:





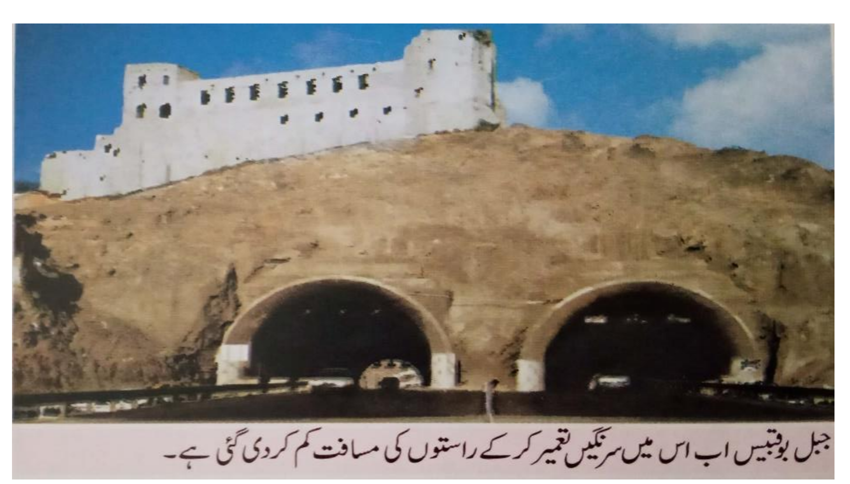
مکہ کے مشہور پہاڑ:

جبل کدی یا کدا:

حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ

قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءَ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ وَدَخَلَ فِي الْعُمْرَةِ مِنْ كُدًى قَالَ وَكَانَ عُرْوَةُ يَدْخُلُ مِنْهُمَا جَمِيعًا وَكَانَ أَكْثَرُ مَا كَانَ يَدْخُلُ مِنْ كُدًى وَكَانَ أَقْرَبَهُمَا إِلَى مَنْزِلِهِ (سنن ابوداؤد)

رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فتح مکہ کے سال میں مکہ میں کداء کی جانب سے بلندی کی طرف سے داخل ہوئے اور عمرہ میں کدی کی طرف سے اور عروہ دونوں طرف سے داخل ہوتے لیکن اکثر کدی کی طرف سے داخل ہوتے کیونکہ وہ جانب ان کے گھر کے قریب تھی۔


جبل بوقبیس اب اس میں سرنگیں تعمیر کر کے راستوں کی مسافت کم کردی گئی ہے۔

جبل ابو قبیس:

"أول بقعة وضعت من الأرض موضع البيت ثم مدت منها الأرض ، وإن أول جبل وضعه الله تعالى على وجه الأرض أبو قبيس ثم مدت منه الجبال. " هب - عن ابن عباس ".(کنزالعمال)

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا اسب سے پہلے بیت اللہ کی جگہ زمین پر رکھی گئی پھر اس سے باقی زمین پھیلائی گئی اور سب سے پہلا پہاڑ جسے اللہ تعالیٰ نے زمین پر رکھا وہ جبل ابو قبیس ہے پھر اس سے باقی پہاڑ پھیلائے گئی۔

جبل الحجون:

ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ

قَالَ لَمَّا سَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَبَلَغَ ذَلِکَ قُرَيْشًا خَرَجَ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ وَحَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ وَبُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ يَلْتَمِسُونَ الْخَبَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلُوا يَسِيرُونَ حَتَّى أَتَوْا مَرَّ الظَّهْرَانِ فَإِذَا هُمْ بِنِيرَانٍ كَأَنَّهَا نِيرَانُ عَرَفَةَ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ مَا هَذِهِ لَكَأَنَّهَا نِيرَانُ عَرَفَةَ فَقَالَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ نِيرَانُ بَنِي عَمْرٍو فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ عَمْرٌو أَقَلُّ مِنْ ذَلِکَ فَرَآهُمْ نَاسٌ مِنْ حَرَسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدْرَكُوهُمْ فَأَخَذُوهُمْ فَأَتَوْا بِهِمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ أَبُو سُفْيَانَ فَلَمَّا سَارَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ احْبِسْ أَبَا سُفْيَانَ عِنْدَ حَطْمِ الْخَيْلِ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ فَحَبَسَهُ الْعَبَّاسُ فَجَعَلَتْ الْقَبَائِلُ تَمُرُّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمُرُّ كَتِيبَةً كَتِيبَةً عَلَى أَبِي سُفْيَانَ فَمَرَّتْ كَتِيبَةٌ قَالَ يَا عَبَّاسُ مَنْ هَذِهِ قَالَ هَذِهِ غِفَارُ قَالَ مَا لِي وَلِغِفَارَ ثُمَّ مَرَّتْ جُهَيْنَةُ قَالَ مِثْلَ ذَلِکَ ثُمَّ مَرَّتْ سَعْدُ بْنُ هُذَيْمٍ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِکَ وَمَرَّتْ سُلَيْمُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِکَ حَتَّى أَقْبَلَتْ كَتِيبَةٌ لَمْ يَرَ مِثْلَهَا قَالَ مَنْ هَذِهِ قَالَ هَؤُلَاءِ الْأَنْصَارُ عَلَيْهِمْ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مَعَهُ الرَّايَةُ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ يَا أَبَا سُفْيَانَ الْيَوْمَ يَوْمُ الْمَلْحَمَةِ الْيَوْمَ تُسْتَحَلُّ الْكَعْبَةُ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ يَا عَبَّاسُ حَبَّذَا يَوْمُ الذِّمَارِ ثُمَّ جَائَتْ كَتِيبَةٌ وَهِيَ أَقَلُّ الْكَتَائِبِ فِيهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ وَرَايَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فَلَمَّا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبِي سُفْيَانَ قَالَ أَلَمْ تَعْلَمْ مَا قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ مَا قَالَ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ كَذَبَ سَعْدٌ وَلَكِنْ هَذَا يَوْمٌ يُعَظِّمُ اللَّهُ فِيهِ الْكَعْبَةَ وَيَوْمٌ تُكْسَى فِيهِ الْكَعْبَةُ قَالَ وَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُرْكَزَ رَايَتُهُ بِالْحَجُونِ قَالَ عُرْوَةُ وَأَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ

بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ يَقُولُ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ هَا هُنَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَرْكُزَ الرَّايَةَ قَالَ وَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَنْ يَدْخُلَ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ مِنْ كَدَاءٍ وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كُدًا فَقُتِلَ مِنْ خَيْلِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ رَجُلَانِ حُبَيْشُ بْنُ الْأَشْعَرِ وَكُرْزُ بْنُ جابِرٍ الْفِهْرِيُّ (صحیح بخاری)

جب آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فتح مکہ کے سال روانہ ہوئے تو قریش کو اس کی خبر پہنچ گئی ابوسفیان بن حرب، حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقا (قریش کی جانب سے) رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خبر لینے کے لیے نکلے یہ تینوں چلتے چلتے (مقام) مر الظہران تک پہنچے وہاں بکثرت آگ اس طرح روشن دیکھی جس طرح عرفہ میں ہوتی ہے ابوسفیان نے کہا یہ آگ کیسی ہے؟ جیسے عرفہ میں ہوتی ہے بدیل بن ورقاء نے جواب دیا بنو عمرو کی آگ ہو گی، ابوسفیان نے کہا، عمرو کی تعداد اس سے بہت کم ہے ان تینوں کو آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے محافظوں نے دیکھ کر پکڑ لیا اور انھیں آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت میں پیش کیا ابوسفیان تو مسلمان ہوگئے۔ پھر جب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) روانہ ہوئے تو آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حضرت عباس (رض) سے فرمایا کہ ابوسفیان کو لشکر اسلام کی تنگ گزر گاہ کے پاس ٹھہرا، تاکہ یہ لشکر اسلام کا نظارہ کر سکیں انھیں حضرت عباس (رض) نے وہاں کھڑا کر دیا اب آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ قبائل گزرنے شروع ہوئے لشکر کا ایک ایک دستہ ابوسفیان کے پاس سے گزرنے لگا چنانچہ جب ایک دستہ گزرا تو ابوسفیان نے پوچھا اے عباس! یہ کون سا دستہ ہے؟ انھوں نے کہا یہ قبیلہ غفار ہے، ابوسفیان نے کہا کہ میری اور قبیلہ غفار کی تو لڑائی نہ تھی پھر قبیلہ جہینہ گزرا تو اسی طرح کہا پھر سعد بن ہذیم گزرا تو اسی طرح کہا پھر سلیم گزرا تو اسی طرح کہا پھر ایک دستہ گزرا کہ اس جیسا دیکھا ہی نہ تھا ابوسفیان نے کہا کہ یہ کون ہے؟ عباس (رض) نے کہا یہ انصار ہیں ان کے سپہ سالار سعد بن عبادہ ہیں، جن کے پاس پرچم ہے سعد بن عبادہ (رض) نے کہا اے ابوسفیان! آج کا دن جنگ کا دن ہے آج کعبہ (میں کافروں کا کشت و خون) حلال ہو جائے گا ابوسفیان نے کہا اے عباس! ہلاکت (کفار) کا دن کتنا اچھا ہے؟ پھر ایک سب سے چھوٹا دستہ آیا جس میں آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور آپ کے (مہاجر) اصحاب (رض) تھے اور نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا پرچم زبیر بن عوام کے پاس تھا جب نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ابوسفیان کے پاس سے گزرے تو ابوسفیان نے کہا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو معلوم ہے کہ سعد بن عبادہ نے کیا کہا ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کیا کہا ہے؟ ابوسفیان نے کہا ایسا ایسا کہا ہے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا سعد نے صحیح نہیں کہا لیکن آج کا دن تو وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ کعبہ کو عظمت و بزرگی عطا فرمائے گا اور کعبہ کو آج غلاف پہنایا جائے گا۔ عروہ (رض) کہتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنے پرچم کو (مقام) حجون میں نصب کرنے کا حکم دیا عروہ کہتے ہیں کہ مجھے نافع بن جبیر بن مطعم نے بتایا کہ انھوں نے عباس (رض) کو زبیر بن عوام (رض) سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ اے ابوعبداللہ! رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے آپ کو یہاں پرچم نصب کرنے کا حکم دیا ہے عروہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس دن خالد بن ولید کو حکم دیا کہ وہ مکہ

کے اوپر کے حصہ یعنی خدا سے داخل ہوں اور خود آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) خدا سے داخل ہوئے اس دن خالد کے دستہ کے دو آدمی حبیش بن اشعر اور کرز بن جابر فہری شہید ہوئے (باقی اور کسی کا کان بھی گرم نہیں ہوا)۔

عبداللہ بن عباس روایت کرتے ہیں کہ

قَالَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ الْمَدِينَةِ بَعْدَ مَا تَرَجَّلَ وَادَّهَنَ وَلَبِسَ إِزَارَهُ وَرِدَائَهُ هُوَ وَأَصْحَابُهُ فَلَمْ يَنْهَ عَنْ شَيْءٍ مِنْ الْأَرْدِيَةِ وَالْأُزُرِ تُلْبَسُ إِلَّا الْمُزَعْفَرَةَ الَّتِي تَرْدَعُ عَلَى الْجِلْدِ فَأَصْبَحَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ هُوَ وَأَصْحَابُهُ وَقَلَّدَ بَدَنَتَهُ وَذَلِکَ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ فَقَدِمَ مَكَّةَ لِأَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ أَجْلِ بُدْنِهِ لِأَنَّهُ قَلَّدَهَا ثُمَّ نَزَلَ بِأَعْلَى مَكَّةَ عِنْدَ الْحَجُونِ وَهُوَ مُهِلٌّ بِالْحَجِّ وَلَمْ يَقْرَبْ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهِ بِهَا حَتَّى رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ يُقَصِّرُوا مِنْ رُئُوسِهِمْ ثُمَّ يَحِلُّوا وَذَلِکَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ بَدَنَةٌ قَلَّدَهَا وَمَنْ كَانَتْ مَعَهُ امْرَأَتُهُ فَهِيَ لَهُ حَلَالٌ وَالطِّيبُ وَالثِّيَابُ (صحیح بخاری)

نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور آپ کے صحابہ مدینے سے کنگھی کرنے اور تیل لگانے، تہہ بند اور چادر پہننے کے بعد روانہ ہوئے۔ آپ نے چادر اور تہہ بند کے پہننے سے بالکل منع نہ فرمایا مگر زعفران میں رنگا ہوا کپڑا جس سے بدن پر زعفران جھڑے، پھر صبح کے وقت ذی الحلیفہ میں اپنی سواری پر سوار ہو جائے یہاں تک کہ مقام بیداء میں پہنچے تو آپ اور آپ کے صحابہ نے لبیک کہا اور اپنے جانوروں کی گردن میں قلادہ ڈالا، یہ اس دن ہوا کہ ابھی ذیقعدہ کے پانچ دن باقی تھے، مکہ آئے تو ذی الحجہ کے چار دن گزر چکے تھے، خانہ کعبہ کا طواف کیا اور صفا اور مروہ کے درمیان طواف کیا اور قربانی کے جانوروں کی وجہ سے احرام نہیں کھولا۔ اس لیے کہ اس کی گردن میں قلادہ ڈال دیا تھا، پھر حجون کے پاس مکہ کے بالائی حصہ میں اترے، اس حال میں کہ حج کا احرام باندھے ہوئے تھے۔ اور طواف کرنے کے بعد آپ کعبہ کے قریب نہیں گئے، یہاں تک کہ عرفہ سے واپس ہوئے اور اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ خانہ کعبہ کا طواف کریں اور صفا مروہ کے درمیان طواف کریں، پھر اپنے سر کے بال کتروالیں پھر احرام کھول ڈالیں اور یہ اس شخص کے لیے ہے جس کے پاس قربانی کا جانور ہو۔ قلادہ ڈالا ہوا نہ ہو اور جس شخص کے ساتھ اس کی بیوی ہے، وہ اس کے لیے حلال ہے اور خوشبو لگانا اور کپڑے پہننا درست ہے۔

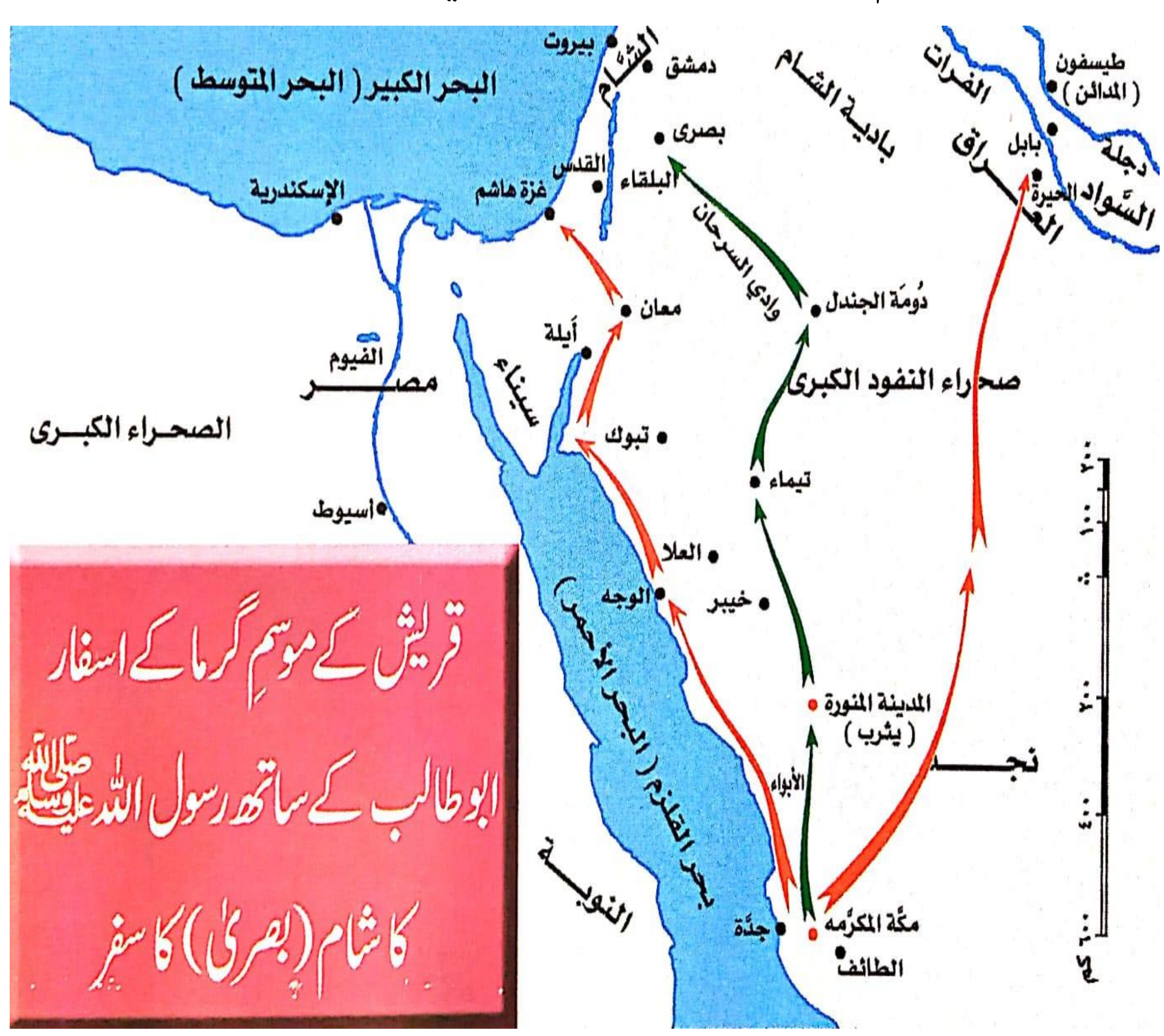
عمرو، ابوالاسود عبداللہ اسماء بنت ابی بکر کے غلام سے روایت ہے وہ اسماء کہتے ہوئے سنتے تھے:

أَنَّهُ كَانَ يَسْمَعُ أَسْمَاءَ تَقُولُ كُلَّمَا مَرَّتْ بِالحَجُونِ صَلَّى اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مُحَمَّدٍ لَقَدْ نَزَلْنَا مَعَهُ هَا هُنَا وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ خِفَافٌ قَلِيلٌ ظَهْرُنَا قَلِيلَةٌ أَزْوَادُنَا فَاعْتَمَرْتُ أَنَا وَأُخْتِي عَائِشَةُ وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ فَلَمَّا مَسَحْنَا الْبَيْتَ أَحْلَلْنَا ثُمَّ أَهْلَلْنَا مِنْ الْعَشِيِّ بِالْحَجِّ (صحیح بخاری)

جب بھی حجون کے پاس سے گزرتیں کہ اللہ! محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اپنی رحمت نازل فرمائے ہم آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ اسی جگہ پر اترے اور اس زمانہ میں ہم لوگ ہلکے تھے ہماری سواریاں کم تھیں، سامان تھوڑا تھا میں نے اور میری بہن عائشہ اور زبیر اور فلاں فلاں شخص نے عمرہ کیا جب ہم نے خانہ کعبہ کو چھولیا تو ہم لوگوں نے احرام کھول ڈالا پھر ہم نے شام کے وقت حج کا احرام باندھا۔

حضرت ابو طالب کے ساتھ حضور ﷺ کا شام اور بصرہ کی طرف سفر

مکہ المکرمہ کی سرزمین حضور ﷺ کے بچپن کے احوال کی گواہی دیتی ہے۔آپ ﷺ نے اپنے چچا حضرت ابو طالب کے ساتھ تجارت کی غرض سے شام اور بصرہ کی طرف جس راستوں سے سفر فرمایا اُس کی یہ ایک جھلک ملاحظہ فرمائیں۔

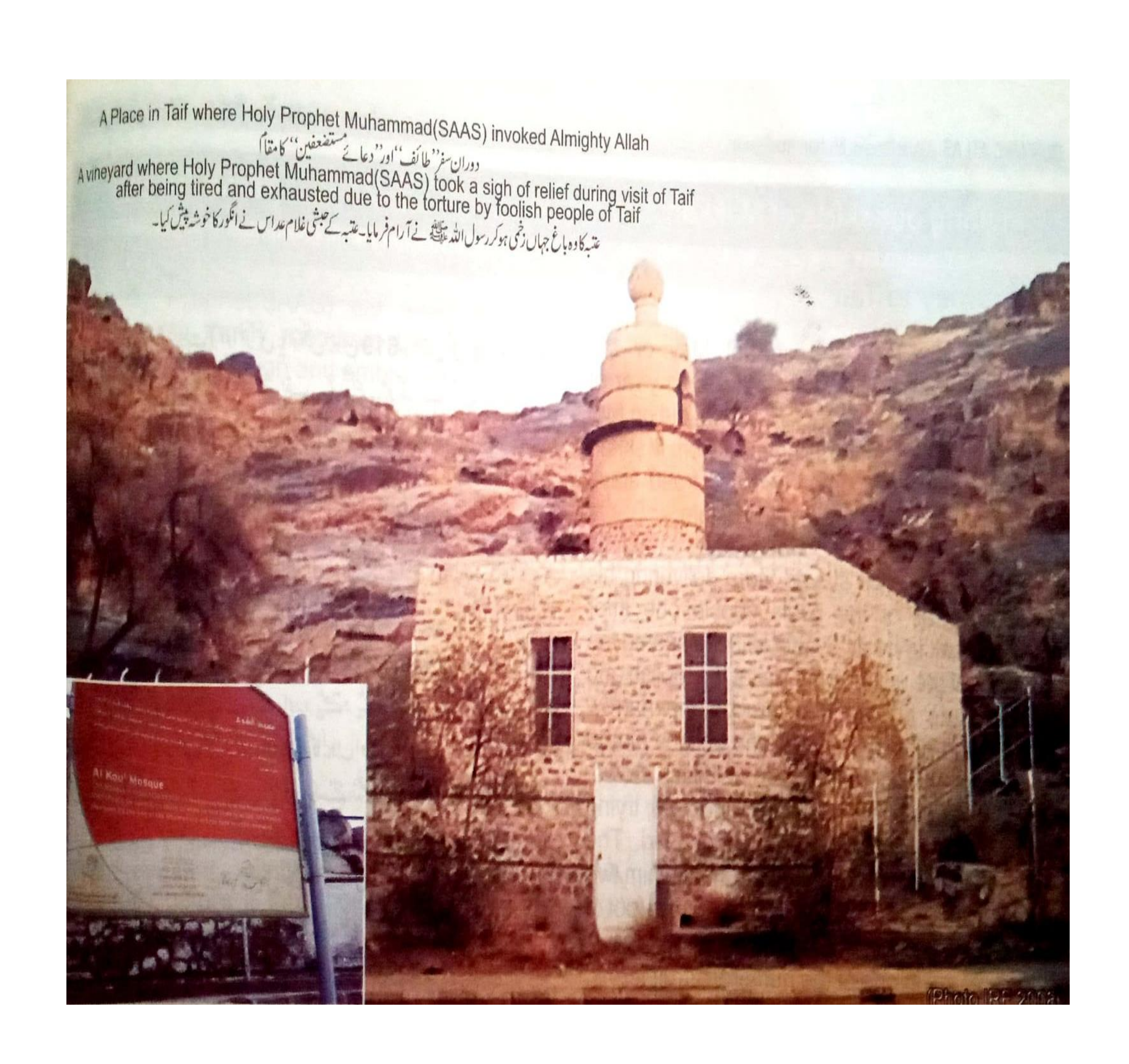


اور اکثر قریش تجارت کے واسطے انہیں راستوں کو اختیار کرتے تھے۔

سفر طائف:



ڈاکٹر محمد لقمان السلفی کتاب "الصادق الامین" میں لکھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی دعوتی تحریک میں جیسے جیسے تیزی آتی گئی، آزمائشیں بھی بڑھتی گئیں۔۔ چنانچہ 30/شوال/اعلان نبوت کے دسویں سال حضرت ابوطالب اور حضرت خدیجہ کی وفات کے تین ماہ بعد، آپ ﷺ اپنے غلام زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ پیدل طائف کے لئے روانہ ہوگئے۔(ڈاکٹر محمد لقمان السلفی، الصادق الامین، ص:233، مطبوعہ: مکتبہ الکتاب: حق سٹریٹ، اردو بازار، لاہور، پاکستان)



نو دن مکہ مکرمہ میں رہنے کے بعد ہم مدینہ منورہ روانہ ہوئے۔

اللہ رب العزت کا خاص کرم ہوا کہ ہم سفر مدینہ پر روانہ ہوئے۔



میں جب فجر کی نماز پڑھ کر ہوٹل "انجم" آیا تو اُس وقت بجے سو رہے تھے میں نے کچھ سامان پیک کیا پھر اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔ پھر ہم 08:00 بجے ناشتے کے لئے F فلور پر چلے گئے۔ ناشتے کے بعد ہم نے بقیہ پیکنگ کی اور 09:45 پر ہم مدینۃ المنورۃ کے لئے بس میں چلے گئے۔ یہ سفید کلر کی بس تھی۔ اس میں میرے ماموں حضرت فخر المشائخ ابو المکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف اشرفی الجیلانی مد ظلہ العالیٰ پہلے سے تشریف فرماں تھے۔

ہمارے ساتھ مدینے کی طرف جانے والے قریبی افراد:

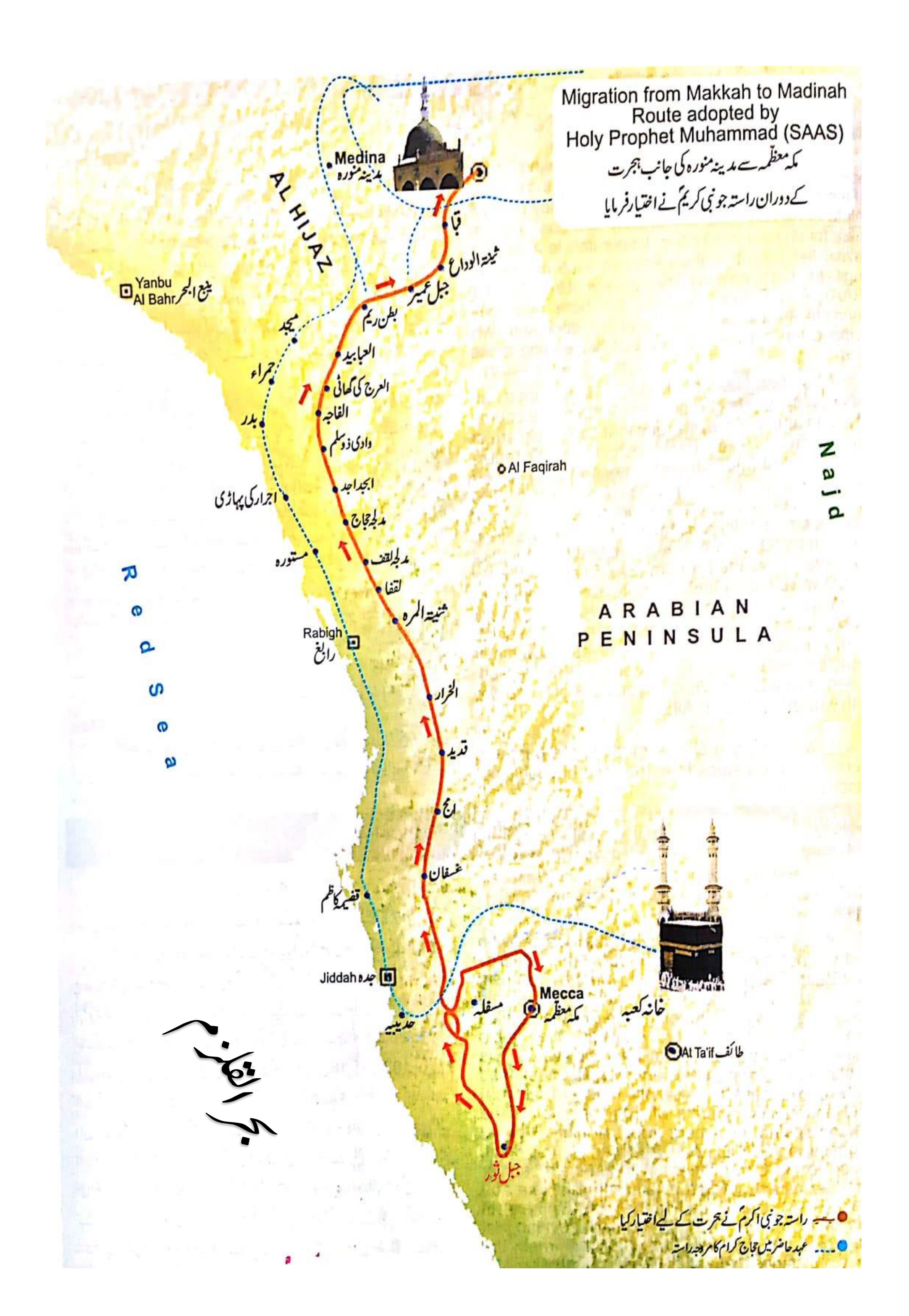
ہم بس میں پہنچے تو حضرت فخر المشائخ کے اہلِ خانہ، میر ابھائی ڈاکٹر سید شہریار اشرف جیلانی مد ظلہ العالیٰ اور آپ کی اہلیہ، میرے بھائی کے سسرال میں سے کچھ افراد بھی موجود تھے۔ اس کے علاوہ متعلقین میں سے بھی کچھ افراد موجود تھے۔ ہمارا قافلہ 10:00 بجے مکہ سے مدینہ المنورہ کی طرف روانہ ہوا۔ ہمیں میدان بدر کے راستے سے ہوتے ہوئے مدینۃ المنورۃ جانا تھا۔





مکۃ المکرمۃ کی عظیم فضاؤں سے ہوتے ہوئے ہمارا قافلہ میدان بدر کی طرف رواں دواں تھا۔ مکۃ المکرمۃ کے پہاڑ، وادیاں، گھاٹیاں اور تاحد نگاہ بڑے بڑے میدان ہمیں رخصت کر رہے تھے۔





Migration from Makkah to Madinah
Route adopted by
Holy Prophet Muhammad (SAAS)
مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کی جانب ہجرت
کے دوران راستہ جو نبی کریمؐ نے اختیار فرمایا
Medina
مدینہ منورہ
AL HIJAZ
قبا
ثنیۃ الوداع
جبل عمیر
بطن ریم
Yanbu Al Bahr ینبع البحر
مجبد
العبابید
حمراء
العرج کی گھاٹی
الفاجہ
بدر
وادی ذوسلم
Al Faqirah
Najd
الجداجد
اجرار کی پہاڑی
مدلجہ حجاج
مستورہ
مدلجہ لقف
لقفا
ثنیۃ المرہ
ARABIAN PENINSULA
Red Sea
Rabigh
رابغ
الخرار
قدید
امج
عسفان
قصیمہ کاظم
Jiddah جدہ
Mecca
مکہ معظمہ
مسفلہ
خانہ کعبہ
حدیبیہ
بحر القلزم
At Ta'if طائف
جبل ثور
راستہ جو نبی اکرمؐ نے ہجرت کے لیے اختیار کیا
عہد حاضر میں حجاج کرام کا مروجہ راستہ



مکۃ المکرمۃ سے مدینۃ المنورۃ کی طرف جانے والے راستے پر گھانس۔

شمال

حنا کیہ

یثرب (مدینہ)

بدر

مہد الذہب

رابغ

مریسیع

حجاز

نخلہ شامیہ

خلیص

ام ملح

عسفان

مکہ مکرمہ

جدہ

حدیبیہ

بحیرہ قلزم

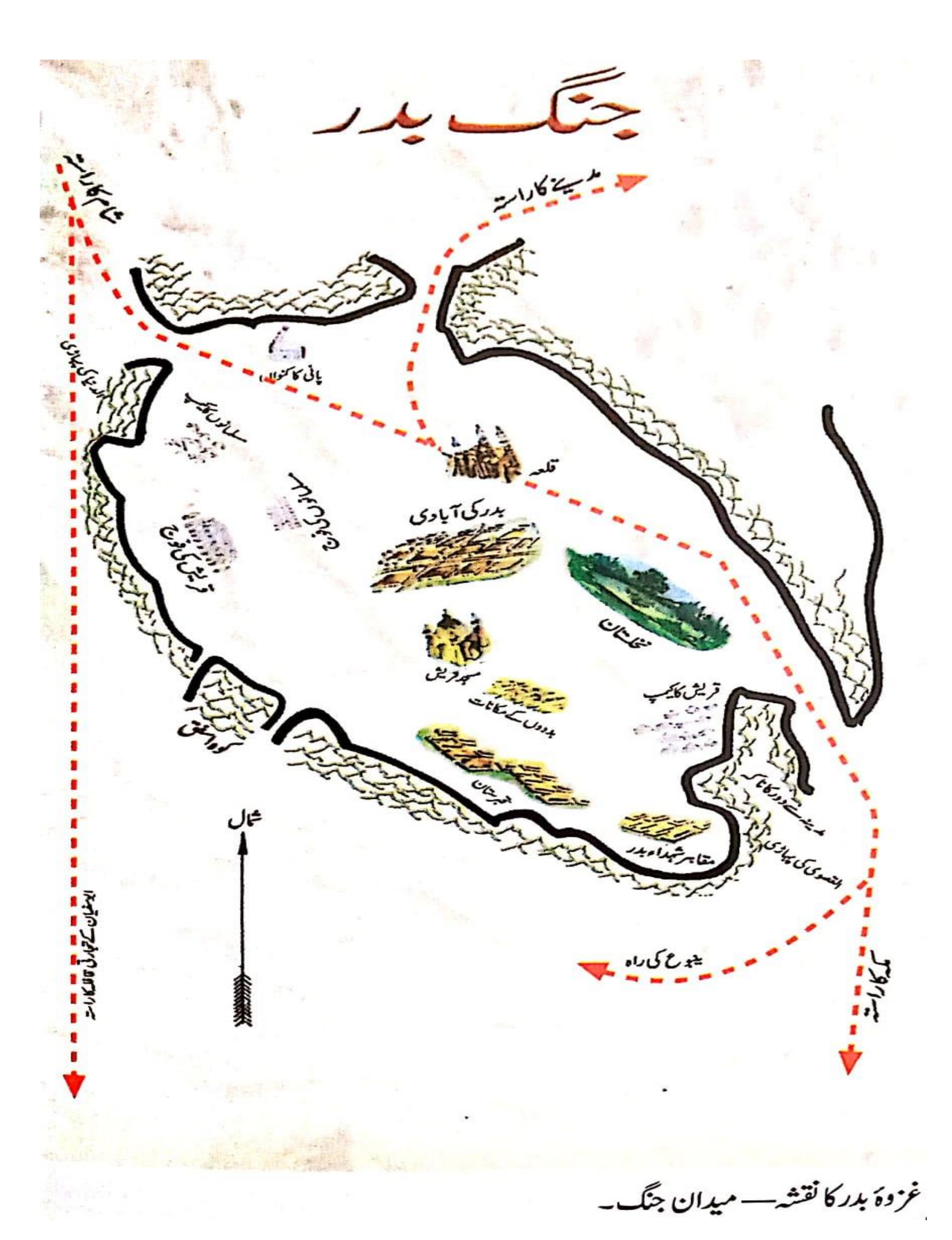
شعیبہ

طائف

0 100 200

کلومیٹر

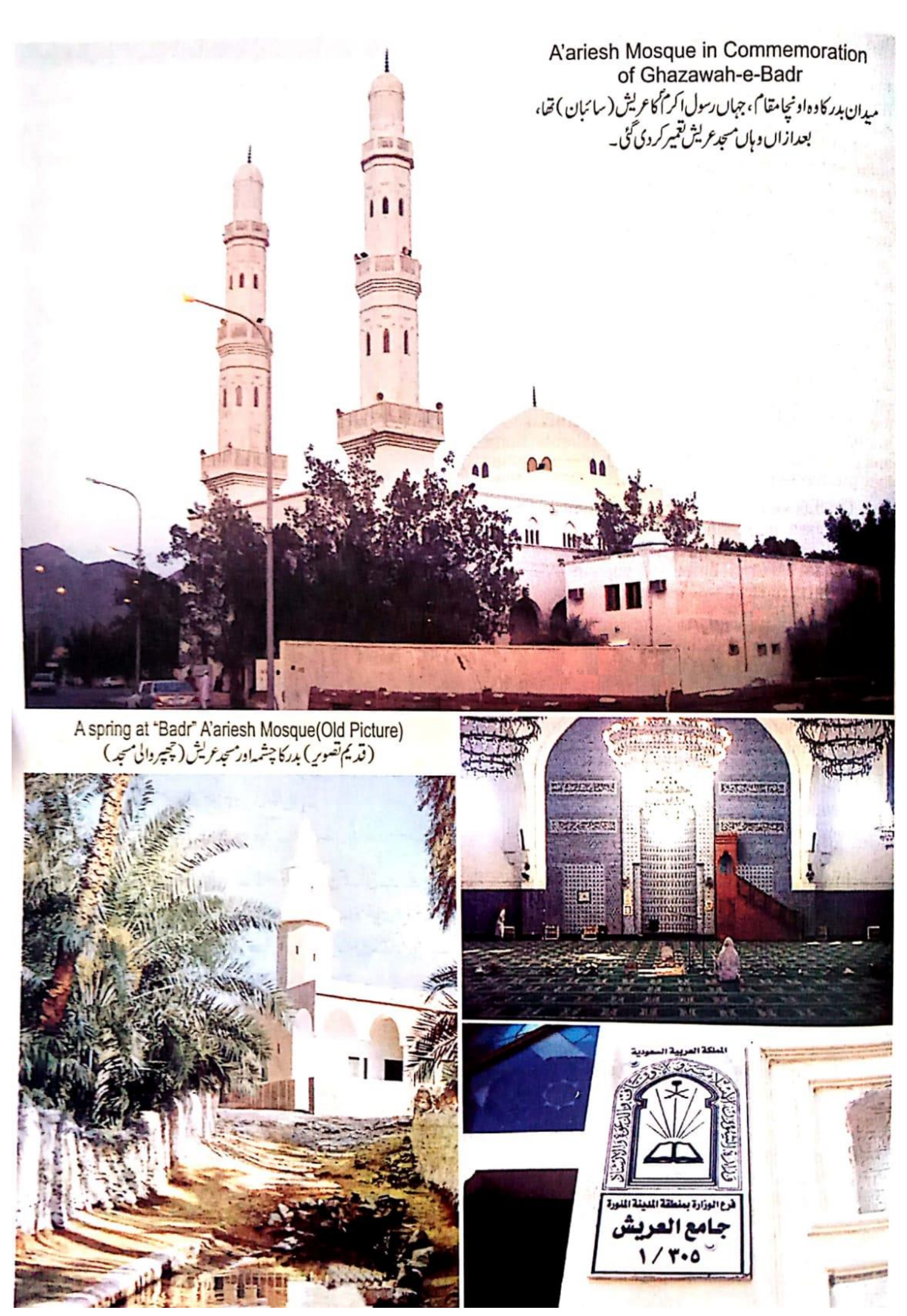
میدان بدر



غزوۂ بدر کا نقشہ —— میدان جنگ۔

جنگِ بدر

یہ غزوہ اسلام کے غزوات میں سب سے پہلا اور سب سے بڑا غزوہ تھا۔ جس میں کفر اپنے تمام طاقتوں کے ساتھ اسلام کے سامنے آیااور اسلام کو ختم کرنے کی پوری کوشش کی۔
حکیم محمود احمد ظفر لکھتے ہیں کہ یہ غزوہ بدر 17 / رمضان المبارک /2ھ، بمطابق مارچ،624ء میں پیش آیا۔(حکیم محمود احمد ظفر، پیغمبر اسلام اور غزوات وسرایا، ص:153، مطبوعہ: نشریات لاہور، پاکستان)



A'ariesh Mosque in Commemoration of Ghazawah-e-Badr

میدان بدر کا وہ اونچا مقام، جہاں رسول اکرمؐ کا عریش (سائبان) تھا،
بعدازاں وہاں مسجد عریش تعمیر کر دی گئی۔

A spring at "Badr" A'ariesh Mosque(Old Picture)

(قدیم تصویر) بدر کا چشمہ اور مسجد عریش (چھپر والی مسجد)






مکۃ المکرمۃ سے میدانِ بدر تک کا فاصلہ 310 کلو میٹر ہے اور مدینۃ المنورۃ سے 155 کلو میٹر ہے۔ ساحل سمندر سے یہ 75 کلو میٹر کی دوری پر واقع ہے۔

ہم 01:35 منٹ پر میدان بدر کے قریب پہنچ گئے تھے ار چند ہی لمحوں کے بعد میدان بدر ہمارے سامنے تھا۔

مسجد العریش (جہاں نبی کریم ﷺ کا خیمہ لگایا گیا تھا) نظر آنے شروع ہو گئی۔













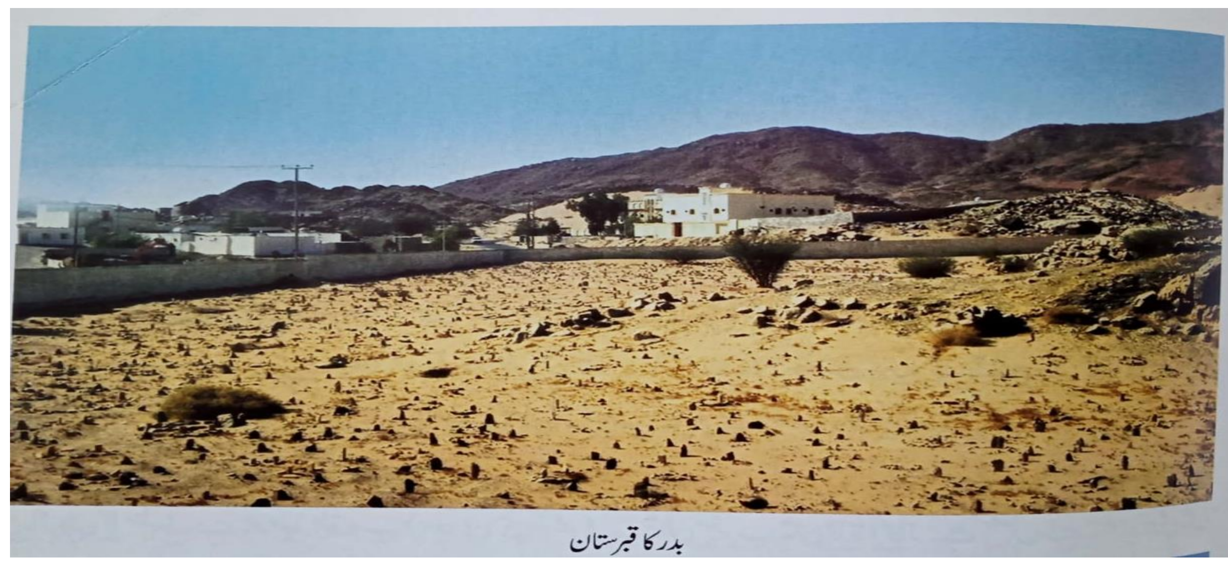
میدان بدر (جہاں جنگ لڑی گئی تھی)





میدان بدر کے آس پاس کچھ پرانے مکانات





بدر کا قبرستان

شہدائے بدر کے مزارات





شہدائے بدر کے نام مبارک



کہا جاتا ہے کہ یہ جبل ملائکہ ہے۔(جہاں بدر کے موقع پر ملائکہ نازل ہوئے تھے)۔

صاحب مدینہ کی طرف:

صاحب تاج العروس لکھتے ہیں:

يَا خَاتَمَ النُّبَآءِ إِنَّكَ مُرْسَلٌ بِالْخَيْرِ كُلُّ هُدَى السَّبِيلِ هُدَاكَا

إِنَّ الْإِلٰهَ بَنَى عَلَيْكَ مَحَبَّةً فِي خَلْقِهِ وَمُحَمَّداً سَمَّاكَا[1]

[1] تاج العروس، أبو الفیض محمّد بن عبد الرزّاق الحسینی زَّبیدی، ج.1، ص:445، دار الهدایة)

"اے خاتم النبیین بے شک آپ ﷺ رسول برحق ہیں۔ راہِ نجات کی ہر ہدایت آپ ﷺ کی ہدایت ہے۔ بے شک اللہ سبحانہ تعالیٰ محبت سے آپ ﷺ کی تعریف وثنا فرماتا ہے اس کی مخلوق میں آپ ﷺ کا نام نامی "محمد ﷺ" (تعریف کیا گیا) ہے۔

مدینہ کی طرف سفر:

مدینہ منورہ کی طرف ہمارا سفر بڑی شان سے جاری تھا۔

یثرب، طیبہ پھر مدینہ:

گونسٹن ویرژیل گیورگیو یثرب کے متعلق ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

عربی زبان میں "یثرب" اس مقام کو بولتے ہیں جو انسان کو تکلیف دے یا اُسے بیمار کر دے۔ بدّو عربوں نے اس لیے اس شہر کا نام یثرب رکھا تھا کہ وہ صحرا میں زندگی گزارتے تھے جہاں بارش نہیں ہوتی تھی البتہ گاہے بگاہے موسم بہار میں کچھ بوندا باندی ہو جاتی تھی۔ یہ بدّو جب مدینہ آتے تو وہاں کی مسلسل بارشوں سے بیمار پڑ جاتے، اسی لئے اہلِ دیہات، مدینہ کو خراب آب وہوا والا شہر سمجھتے تھے اور اُسے یثرب کے نام سے یاد کرتے تھے دراں حالیکہ خود وہاں کے باشندے اُسے "طیبہ" بولتے تھے یعنی ایک محبوب شہر۔ مدینہ کا پہلا نام طیبہ تھا کیونکہ جب بھی کوئی آدمی بیابانِ عرب سے یہاں آجاتا اُسے ایسا معلوم ہوتا کہ جنت میں داخل ہو گیا ہے لیکن بدّو عرب جو بیابان کی خشک ہواؤں میں پلے بڑھے تھے، ادھر آجاتے تو یہاں کی مرطوب آب وہوا کی تاب نہ لاتے اور بیمار پڑ کر بڑے کمزور ہو جاتے پھر آہستہ آہستہ عادی ہو جاتے اور مدینہ کی آب وہوا اُن کے ساتھ موافقت کر جاتی۔ (محمد رسول اللہ ﷺ، گونسٹن ویرژیل گیورگیو، مترجم: عبدالصمد صارم الزہری، ص 162: ، مطبوعہ: اردو کتاب گھر اُردو بازار، لاہور، 1974ء)

مدینہ المنورہ یہ رسول اللہ ﷺ کا شہر ہے۔ آپ ﷺ نے خود اس کا نام مدینۃ النبی رکھا ہے۔ مدینہ منورہ کا پہلا نام یثرب تھا۔

ابو القاسم زجاجی کہتے ہیں: سام بن نوح علیہ السلام کی نسل سے ایک آدمی یثرب بن قاینہ یا "قانیہ" نے اس شہر کی بنیاد رکھی اور اس کی نسبت سے اس جگہ کا نام "یثرب" پڑ گیا۔ (المفصل فی تاریخ العرب قبل از اسلام: 4/128)

حدیث مبارکہ میں موجود ہے:

حضرت سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلِي إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ مکرمہ چھوڑ کر ایسے علاقے کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جس میں کھجوروں کے باغات بہت زیادہ ہیں۔ میں نے سمجھا کہ شاید یہ "یمامہ" یا "ہجر" ہو لیکن وہ مدینہ، یعنی یثرب ہے۔(صحیح البخاری:3622، صحیح مسلم:2272)

مدینہ منورہ ایک زرخیز اور سرسبز و شاداب نخلستان میں واقع ہے۔

(مَدِیْنَۃُ الرَّسُوْل، تاریخ وفضائلِ مدینۃُ النَّبی ﷺ، پروفیسر قاضی داؤد، عبد الباقی امجاہد، مترجم: علامہ مفتی محمد وسیم اکرم القادری، ص:999 مطبوعہ: ناصر شہزاد پرنٹرز، لاہور، پاکستان، 2014ء)

یاقوت حموی لکھتے ہیں: مدینہ منورہ میں سب سے پہلے جن لوگوں نے کھتی باڑی کی اور کھجور کے باغات لگائے، وہ عملاق بن ارفخشد بن سام بن نوح علیہ السلام کی اولاد سے تھے۔ انہیں عمالیق کہا جاتا ہے۔(معجم البلدان، مادۃ: مدینہ)

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حج بیت اللہ کیا تو ان کے ہمراہ بنی اسرائیل کے کچھ لوگ بھی تھے۔ حج بیت اللہ سے واپسی پر وہ یثرب پہنچے تو انھیں اس جگہ آخری نبی ﷺ کے شہر کی صفات نظر آئیں جن کے متعلق تورات میں میں خبر دی گئی تھی کہ وہ خاتم النبیین ہوں گے۔ ان میں سے ایک گروہ نے باہم مشورہ کر کے سکونت اختیار کرلی۔ یہ جگہ بعد میں سوق نبی قینقاع کہلائی۔ ابن زبالہ کے بقول سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے عمالیق کی سرکشی کے سدِّباب کے لیے ایک لشکر حجاز بھیجا تھا۔

(ابن زبالہ (م:180ھ/796ء): ابو الحسن محمد بن حسن بن زبالہ مدنی کو محدثین نے کذاب قرار دیا ہے)۔

حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام نے مدینے کے قبائل صعل اور فالج کے خلاف لشکر کشی کی تھی۔

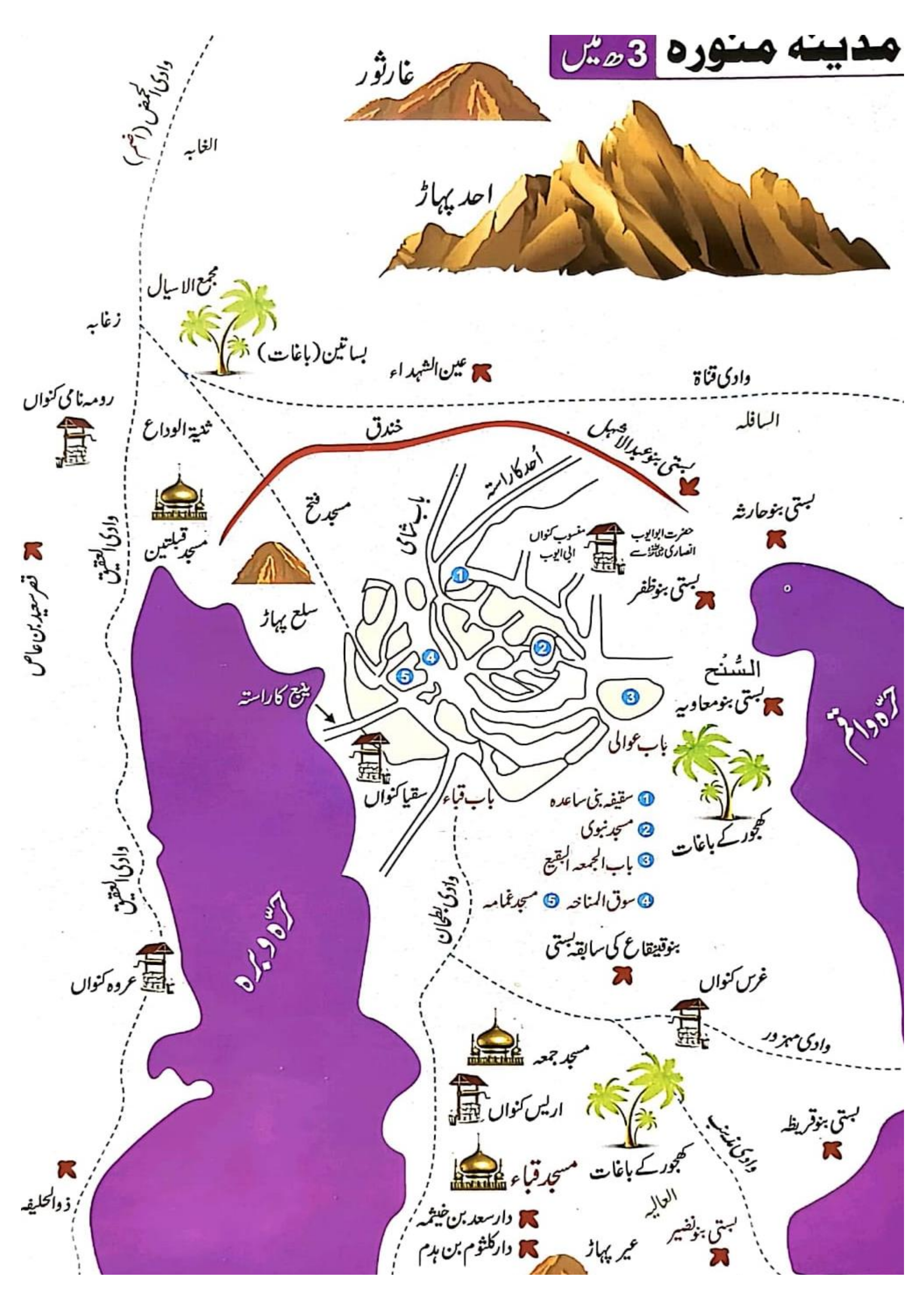
(وفاء الوفا للسھودی:1/157۔159)



مدینہ منورہ کے تاریخی مقامات! ایک نظر میں

(قدیم و جدید مقامات)

1. شاہ عبداللہ روڈ
2. شاہراہ عثمان بن عفان
3. طارق بن زیاد
4. زرعہ بن عامر روڈ
5. شاہراہ ابوبکر صدیق
6. شاہراہ سید الشہداء
7. شاہراہ ملک فہد
8. گورنر ہاؤس حی الدرع
9. شاہراہ ابوذر غفاری
10. وسطی رنگ روڈ
11. عبداللہ بن عمیر روڈ
12. شاہراہ امیر محمد بن عبدالعزیز
13. شاہراہ ملک عبدالعزیز
14. اسماء بنت ابی بکر
15. محلہ بنی عبدالاشہل
16. شاہراہ ملک فیصل بن عبدالعزیز
17. سبع مسجد
18. شارع السبع
19. طریق السلام
20. مناخہ
21. مسجد نبوی
22. ابوایوب انصاری
23. الحرم
24. پہلی رنگ روڈ
25. شارع زیاد بن لبید
26. شاہراہ امیر عبدالمجید بن عبدالعزیز
27. شارع نعمان بن مالک
28. شاہراہ علی بن ابی طالب
29. شارع سعد بن خیثمہ
30. شاہراہ امیر عبدالمحسن بن عبدالعزیز
31. اوس بن ثابت
32. عمر بن عبدالعزیز روڈ
33. ریلوے اسٹیشن
34. شاہراہ عمر بن خطاب
35. مسجد قبلتین



مدینہ منورہ 3ھ میں
غارثور
احد پہاڑ
وادی الحمض (اضم)
الغابہ
مجمع الاسیال
زغابہ
بساتین (باغات)
عین الشہداء
وادی قناۃ
رومہ نامی کنواں
ثنیۃ الوداع
خندق
السافلہ
بستی بنوعبدالاشہل
اُحد کا راستہ
مسجد فتح
مسجد قبلتین
وادی العقیق
بستی بنوحارثہ
حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے
منسوب کنواں ابی ایوب
قصر سعید بن عاص
سلع پہاڑ
بستی بنوظفر
السُنح
ینبع کا راستہ
بستی بنومعاویہ
حرہ واقم
باب عوالی
سقیا کنواں
باب قباء
1 سقیفہ بنی ساعدہ
2 مسجد نبوی
3 باب الجمعہ البقیع
4 سوق المناخہ
5 مسجد غمامہ
کھجور کے باغات
وادی العقیق
وادی بطحان
حرہ وبرہ
بنوقینقاع کی سابقہ بستی
عروہ کنواں
غرس کنواں
وادی مہزور
مسجد جمعہ
اریس کنواں
بستی بنوقریظہ
کھجور کے باغات
مسجد قباء
وادی مذینب
ذوالحلیفہ
العالیہ
دار سعد بن خیثمہ
دار کلثوم بن ہدم
عیر پہاڑ
بستی بنونضیر

شہر مدینہ کا محلِ وقوع

مدینہ منورہ 39 درجے 50 دقیقے طول بلد مشرقی اور 24 درجے 32 دقیقے عرض بلد شمالی پر خط سرطان کے شمال میں واقع ہے یہ مکہ کے شمال میں تقریباً 427 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔(اطلس المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، ص:142)

مدینہ منورہ کے فتح ہونے کا ذکر:

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضہ اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

كُلُّ الْبِلَادِ اُفْتُتِحَتْ بِالسَّيْفِ إِلَّا الْمَدِينَةَ فَإِنَّهَا اُفْتُتِحَتْ بِالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ.(محمد بن عبد الواحد السیواسی المعروف بابن الھام (المتوفی:861ھ)، فتح القدیر، ج:3، ص:180، مطبوعہ: بدون طبعۃ و بدون تاریخ)

تمام (اسلامی) شہر تلوار کے زور سے فتح ہوئے لیکن مدینہ منورہ قرآن کے ذریعے فتح ہوا۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ ہر موسمِ حج کے موقع پر قبائلِ عرب کو دعوت اسلام دیتے اور فرماتے:

أَلَا رَجُلٌ يَحْمِلُنِي إِلَى قَوْمِهِ فَإِنَّ قُرَيْشًا مَنَعُونِي أَنْ أُبَلِّغَ كَلَامَ رَبِّي۔(عبد الرحمن بن عبد الله بن الحسين الأشبيلي، (المتوفى : 581هـ) ،الأحكام الشرعية الكبرى، ج:1،ص:229،مطبوعہ: مكتبة الرشد – السعودية / الرياض)

کیا کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو مجھے اپنی قوم کی طرف لے جائے؟(تاکہ میں اپنی رب کا پیغام ان تک پہنچا سکوں) کیونکہ قریش نے مجھے اپنے رب کا کلام (پیغام) پہنچانے سے رکاوٹ پیدا کر دی ہے۔

(یہ سُن کر) وہ سب لوگ انکار کر دیتے اور کہتے:

قَوْمُ الرَّجُلِ أَعْلَمُ بِهِ(أبو عبد الله محمد بن محمود النجار (المتوفى: 643هـ)، الدرة الثمينة في أخبار المدينة،ص:33، شركة دار الأرقم بن أبي الأرقم)

ہر شخص کی قوم اس کے بارے میں زیادہ علم رکھتی ہے۔

(مفہوم یہ ہے کہ جب آپ کی قوم ہی آپ کی مخالفت کرے تو ہم آپ ﷺ کا ساتھ کیسے دیں؟)

سرکارِ دو عالم ﷺ کی قبیلہ اوس اور خزرج سے ملاقات:

یہاں تک کہ ایک سال عقبہ کے پاس قبیلہ اوس اور خزرج والوں سے آپ ﷺ کی ملاقات ہوئی، تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: تم کون ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم اوس و خزرج سے تعلق رکھنے والے افراد ہیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہودیوں کے موالیوں میں سے نہیں ہو؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں۔(جی ہاں)۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

اَفَلَا تَجۡلِسُوۡنَ اُكَلِّمُكُمۡ

کیا تم بیٹھ کر میری بات نہیں سنو گے؟

انہوں نے کہا کیوں نہیں، سو وہ آپ ﷺ کے ساتھ بیٹھ گئے تو آپ ﷺ نے انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا اور ان پر اسلام پیش کیا اور ان کے سامنے قرآن مجید کی تلاوت فرمائی، یہ لوگ مشرک اور بُت پرست تھے اور ان لوگوں کی جب مدینہ منورہ میں اہل کتاب یہودیوں سے لڑائی ہوتی تو یہودی ان سے کہتے:

اَنَّ نَبِيًّا يُبۡعَثُ اَلۡاٰنَ قَدۡ اَظَلَّ زَمَانُهٗ فَنَتَّبِعُهٗ وَنَقۡتُلُكُمۡ مَعَهٗ قَتۡلَ عَادٍ وَاِرَمٍ (أبو عبد الله محمد بن محمود النجار (المتوفى: 643هـ)، الدرة الثمينة في أخبار المدينة،ص:33، شركة دار الأرقم بن أبي الأرقم)

بے شک ایک عظیم الشان نبی مبعوث ہوں گے اور ان کی بعثت کا زمانہ قریب آگیا ہے سو ہم ان کی پیروی کریں گے (یعنی ان پر ایمان لائیں گے) اور ان کے ساتھ مل کر تمہیں اس طرح قتل کریں گے جس طرح عاد اور ارم قتل کئے گئے۔

پس جب رسول اللہ ﷺ نے ان افراد سے گفتگو کی اور انہیں اللہ رب العزت کے دین کی طرف بلایا تو وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے۔

يا قوم تعلمون والله أنه للنبي الذي توعد كم به اليهود، فلا تسبقنكم إليه فاغتنموه وآمنوا به،

اے قوم تم جانتے ہو اللہ کی قسم بلاشبہ یہ وہی نبی ہے جن کی تشریف آوری کی خبر سنا کر یہودی تمہیں دھمکیاں دیتے رہتے ہیں سو تم یہودیوں سے پہلے اِن پر ایمان لاؤ اور انہیں غنیمت سمجھو۔

رسول اللہ ﷺ جب ہجرت فرما کر یثرب آئے تو یہ "مدینہ النبی" کہلایا۔

مدینہ منورہ کے اسماء مبارکہ

مدینہ المنورہ کے مختلف نام قرآن وحدیث میں ذکر موجود ہے۔

1. اَرْضُ اللّٰہِ:(اللہ کی زمین) قرآن مجید میں سورۃ النساء میں خالقِ کائنات نے ارشاد فرمایا:

قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ﴿النساء: ۹۷﴾

ترجمہ: کیا اللہ کی زمین وسیع نہ تھی کہ تم اُس میں ہجرت کرتے۔

یہاں ارض اللہ سے مراد مدینہ منورہ ہے۔ جسے مسلمانوں کے لئے دارالسلام کہا گیا، آج بھی دارالسلام ہے اور قیامت تک دارالسلام رہے گا۔

2. اَرْضُ الْهِجْرَةِ(ہجرت گاہ) اوپر والی آیت میں اشارہ اسی طرف ہے۔

3. اَلْمَدِيْنَه(برائی کو دور کرنے والا شہر)

حدیث مبارکہ ہے:

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحُبَابِ سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرَى يَقُولُونَ يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِينَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ

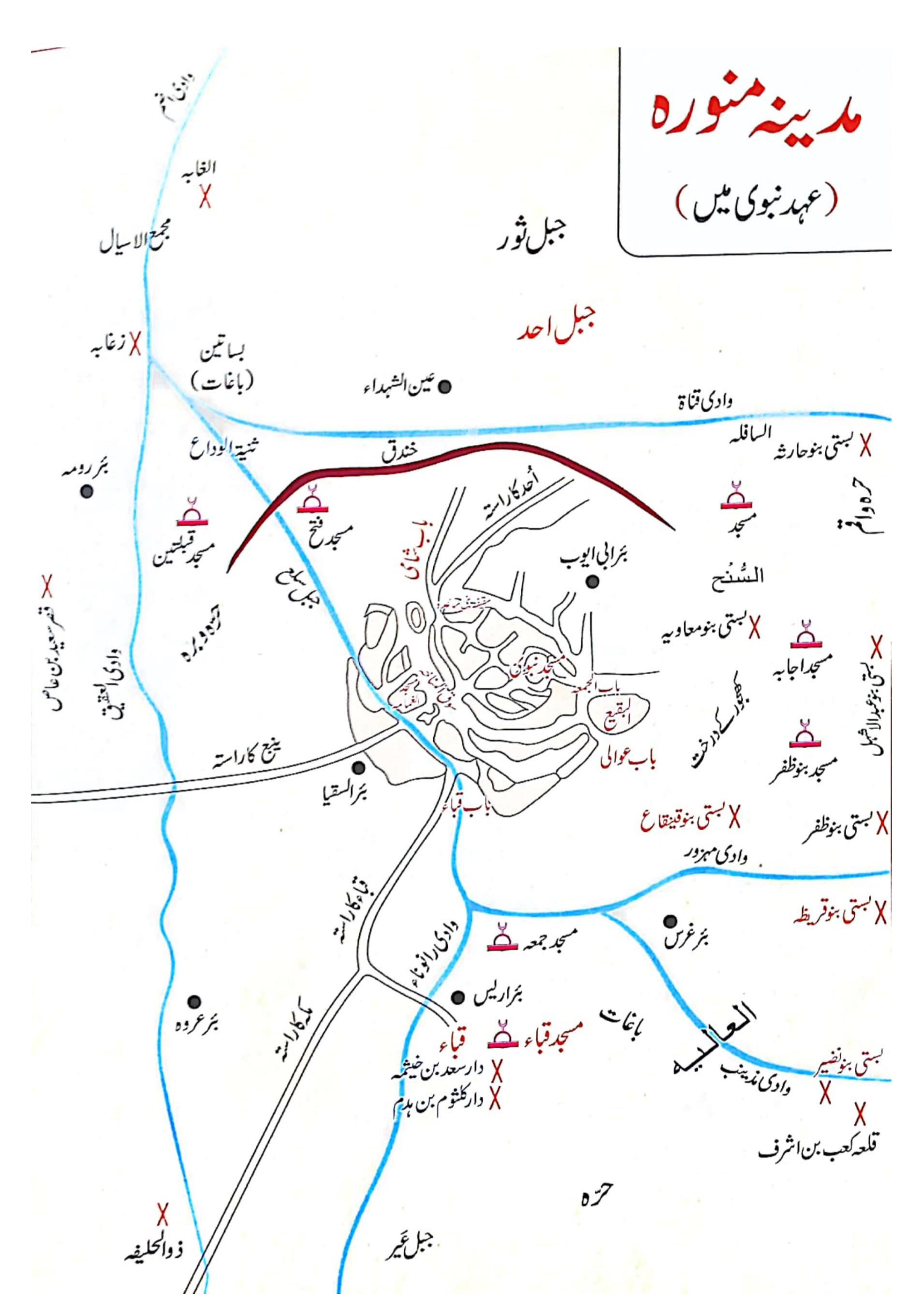
ترجمہ: قسم ہے اس حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ مجھے ایسے شہر جانے کا حکم دیا گیا جو دوسرے شہروں کو کھا جائے، منافق لوگ اس کو یثرب کہتے ہیں اس کا نام مدینہ ہے اور برے لوگوں کو اس طرح دور کردے گا جس طرح بھٹی لوہے کا میل دور کرتی ہے۔ (بخاری)

4. اَلطَّابَةُ(پاکیزہ)

حدیث مبارکہ ہے:

عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوكَ حَتَّى أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَذِهِ طَابَةٌ

ترجمہ: ابوحمید (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ تبوک میں سے واپس آئے یہاں تک جب مدینہ کے قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا یہ طابہ ہے۔ (بخاری)


مدینہ منورہ
(عہد نبوی میں)
وادی نعم
الغابہ
مجمع الاسیال
جبل ثور
جبل احد
زغابہ
بساتین
(باغات)
عین الشہداء
وادی قناۃ
ثنیۃ الوداع
خندق
بئر رومہ
بستی بنوحارثہ
السافلہ
مسجد قبلتین
مسجد فتح
أحد کا راستہ
مسجد
حرہ واقم
بئر ابی ایوب
السُنح
وادی العقیق
بستی بنومعاویہ
مسجد اجابہ
البقیع
باب عوالی
کھجور کے درخت
مسجد بنوظفر
ینبع کا راستہ
بئر السقیا
باب قباء
بستی بنوقینقاع
بستی بنوظفر
وادی مہزور
بستی بنوقریظہ
وادی رانوناء
مسجد جمعہ
بئر غرس
بئر اریس
بئر عروہ
باغات
مکہ کا راستہ
قباء
مسجد قباء
العالیہ
دار سعد بن خیثمہ
دار کلثوم بن ہدم
بستی بنونضیر
وادی مذینب
قلعہ کعب بن اشرف
حرہ
ذوالحلیفہ
جبل عَیر



حدود حرمِ مدینہ منورہ

مدینہ المنورہ کی چاروں جانب رسول اللہ ﷺ نے حدود حرم کی نشاندہی فرمائی ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا

(مَابَيْنَ لَابَتَيْهَا مَاذَعَرْتُهَا وَجَعَلَ اثْنَيْ عَشَرَ مِيْلاً حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ حِمًى)(صحیح مسلم) مدینہ کے ارد گرد بارہ میل کا فاصلہ حرم نبوی ﷺ ہے۔

حدودِ مدینہ منورہ کا احادیث میں ذکر:

عمرو بن ابی عمرو (مطلب بن حنطب کے آزاد کردہ غلام) سے روایت کرتے ہیں:

يَقُولُ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ أَخْدُمُهُ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاجِعًا وَبَدَا لَهُ أُحُدٌ قَالَ هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ ثُمَّ أَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا كَتَحْرِيمِ إِبْرَاهِيمَ مَكَّةَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمُدِّنَا

ترجمہ: انھوں نے انس بن مالک کو کہتے ہوئے سنا کہ میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ہمراہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت کرنے کیلئے خیبر گیا، جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) خیبر سے لوٹنے لگے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو احد (پہاڑ) دکھائی دیا، تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مدینہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ اے اللہ میں اس کے دونوں سنگستانوں کے درمیانی مقام کو حرم بناتا ہوں جس طرح ابراہیم (علیہ السلام) نے مکہ کو حرم بنایا۔ (صحیح بخاری)

انس (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مِنْ كَذَا إِلَى كَذَا لَا يُقْطَعُ شَجَرُهَا وَلَا يُحْدَثُ فِيهَا حَدَثٌ مَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ

مدینہ یہاں سے وہاں تک حرم ہے، اس کا درخت نہ کاٹا جائے اور نہ اس میں کوئی بدعت کی جائے، جس نے اس میں کوئی بدعت کی، تو اس پر اللہ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ (صحیح بخاری)

ترجمہ: حضرت علی (رضی اللہ عنہ) نے ہم سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ ہمارے پاس صرف قرآن کریم ہے جس کو ہم پڑھتے ہیں اس صحیفہ ربانی میں زخمیوں کے احکام اور اونٹوں کی دیت اور مقام عیر سے فلاں مقام تک مدینہ منورہ کے حرم ہونے کا

حضرت علی (رضی اللہ عنہ) نے کہا:

مَا عِنْدَنَا كِتَابٌ نَقْرَؤُهُ إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ غَيْرَ هَذِهِ الصَّحِيفَةِ قَالَ فَأَخْرَجَهَا فَإِذَا فِيهَا أَشْيَاءُ مِنْ الْجِرَاحَاتِ وَأَسْنَانِ الْإِبِلِ قَالَ وَفِيهَا الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى ثَوْرٍ

ترجمہ: ہمارے پاس کتاب اللہ کے سوا کوئی چیز نہیں ہے جسے ہم پڑھیں سوائے اس صحیفہ کے اس کو انھوں نے نکالا تو اس میں زخموں اور اونٹوں کے متعلق چند باتیں لکھی تھیں اور اس میں لکھا تھا کہ عیر سے لے کر ثور تک مدینہ حرم ہے۔ (صحیح بخاری)

حضرت علی (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں:

قَالَ مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ وَهَذِهِ الصَّحِيفَةُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَائِرٍ إِلَى كَذَا مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ

ترجمہ: انھوں نے کہا میرے پاس تو صرف اللہ کی کتاب اور نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا یہ صحیفہ ہے (جس میں لکھا ہے) مدینہ عائر سے لے کر فلاں فلاں مقامات تک حرم ہے جو شخص اس جگہ میں کوئی بات نکالے یا کسی بدعتی کو پناہ دے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، نہ اس کی فرض عبادت مقبول ہے اور نہ نفل۔ (صحیح بخاری)

انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) روایت کرتے ہیں:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ أُحُدٌ فَقَالَ هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا (صحیح بخاری)

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو احد (پہاڑ) دکھائی دیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ یہ پہاڑ ہمیں دوست رکھتا ہے اور ہم اسے اے اللہ ابراہیم نے تو مکہ کو حرم بنایا اور میں اس کی دونوں پہاڑیوں کے درمیان (مدینہ) کو حرم بناتا ہوں۔

ابو النعمان، ثابت بن یزید، عاصم، ابو عبد الرحمن احول، انس (رض) سے روایت کرتے ہیں:

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مِنْ كَذَا إِلَى كَذَا لَا يُقْطَعُ شَجَرُهَا وَلَا يُحْدَثُ فِيهَا حَدَثٌ مَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ (صحیح بخاری)

آپ نے فرمایا کہ مدینہ یہاں سے وہاں تک حرم ہے، اس کا درخت نہ کاٹا جائے اور نہ اس میں کوئی بدعت کی جائے، جس نے اس میں کوئی بدعت کی، تو اس پر اللہ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

اسماعیل بن عبد اللہ، برادر اسماعیل، (عبد الحمید) سلیمان، عبید اللہ، سعید مقبری، حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُرِّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْ الْمَدِينَةِ عَلَى لِسَانِي قَالَ وَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي حَارِثَةَ فَقَالَ أَرَاكُمْ يَا بَنِي حَارِثَةَ قَدْ خَرَجْتُمْ مِنْ الْحَرَمِ ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ بَلْ أَنْتُمْ فِيهِ (صحیح بخاری)

انھوں نے بیان کیا کہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا مدینہ کے سنگلاخ میدانوں کا درمیانی مقام میری زبان سے حرام کیا گیا ہے اور نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بنی حارثہ کے پاس آئے تو فرمایا کہ اے بنی حارثہ میں سمجھتا ہوں کہ تم حرم کے باہر ہو گئے، پھر آپ نے ادھر ادھر دیکھا تو فرمایا کہ نہیں تم حرم کے اندر ہو۔

موسی، وہیب، عمرو بن یحیی، عباد بن تمیم انصاری، عبد اللہ بن زید، نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے روایت کرتے ہیں:

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لَهَا وَحَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ وَدَعَوْتُ لَهَا فِي مُدِّهَا وَصَاعِهَا مِثْلَ مَا دَعَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَام لِمَكَّةَ (صحیح بخاری)

آپ نے فرمایا حضرت ابراہیم (علیہ السلام) نے مکہ کو حرام قرار دیا اور اس کے لیے دعا کی، میں نے مدینہ کو حرام قرار دیا جس طرح ابراہیم (علیہ السلام) نے مکہ کو حرام قرار دیا اور میں نے مدینہ کے صاع اور مد کے لیے دعا کی جس طرح ابراہیم (علیہ السلام) نے مکہ کے لیے دعا کی۔

حرم مدینہ سے متعلق آپ نے ارشادات:



☆مدینہ کی جنوب میں جبل عیر جو میقاتِ مدینہ ہے، جسے آج کل بیئر علی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ عیر کے معنی عربی میں اونٹ اور جنگلی گدھے کے ہوتے ہیں چونکہ عیر پہاڑ کی شکل گدھے کی پیٹھ کی طرح ہموار اور اگلے سرے سے گدھے کے سر کی طرح ابھری ہوئی ہے۔شائد اسی نسبت سے اس کو عیر کہتے ہیں اس پہاڑ کی مسافت مسجد نبوی سے 6 میل ہے، اس کا رنگ سیاہی مائل ہے۔



یہ وادی عقیق میں واقع ہے، یہ قبلہ کی طرف حرم کی حد نبوی کرتا ہے۔

☆شمال میں جبل ثور ہے جو مدینہ منورہ کے معروف پہاڑ جبل احد جہاں جنگ اُحد ہوئی تھی۔ جبل ثور اسی کی شمالی جانب ہے۔ یہ پہاڑ شام کی طرف سے حرم نبوی ﷺ کی حد بندی کرتے ہیں۔

☆مشرق میں حرہ شرقیہ۔

☆مغرب میں حرہ غربیہ حدود حرم کی حد بندی کرتے ہیں۔

جب عیر کا فاصلہ جبل ثور تک بارہ میل ہے اور حرہ شرقیہ اور حرہ غربیہ کا فاصلہ بھی بارہ میل ہے۔

(ڈاکٹر رانا محمد اسحاق، ڈاکٹر رانا خالد مدنی، انسائیکلوپیڈیا مدینۃ النبی ﷺ، مطبوعہ: بی پی ایچ، پرنٹرز لاہور، پاکستان)

حدود حرمِ مدینہ میں "جبلِ اُحد" یا "جبلِ ثور" کی وضاحت:

ابو عبید نے کہا:

قال أبو عبيد:أهل المدينة لا يعرفون بالمدينة جبلا يقال له ثور وإنما ثور بمكة ، قال: فيرى أهل الحديث أنه حرم ما بين عير إلى أحد ، وقال غيره: إلى بمعنى مع ، كأنه جعل المدينة مضافة إلى مكة في التحريم ، وقد ترك بعض الرواة موضع ثور بياضا ليبين الوهم ، وضرب آخرون عليه. وقال بعض الرواة: من عير إلى كدى ، وفي رواية ابن سلام: من عير إلى أحد ، والأول أشهر وأشدّ ، وقد قيل: إن بمكة أيضا جبلا اسمه عير ، ويشهد بذلك بيت أبي طالب المذكور آنفا ، فإنه ذكر جبال مكة وذكر فيها عيرا ، فيكون المعنى أن حرم المدينة مقدار ما بين عير إلى ثور اللذين بمكة ، أو حرم المدينة تحريما مثل تحريم ما بين عير وثور بمكة ۔

(أبو عبد الله ياقوت الحموي (المتوفى: 626ھ)، معجم البلدان، ج:2،ص:87،مطبوعہ: دار صادر، بيروت، 1995 م)

ترجمہ: اہل مدینہ مدینہ منورہ میں کسی ثور نامی پہاڑ کو نہیں جانتے بلکہ ثور پہاڑ مکہ میں ہے۔انہوں (ابو عبید) نے کہا: چنانچہ علماء حدیث کا خیال ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے عیر اور احد کے مابین کو حرم فرمایا ہے۔ ان کے علاوہ دیگر نے کہا کہ "الي" بمعني "مع" کے ہیں، جیسے آپ ﷺ نے مدینہ کو مضاف کرتے ہوئے مکہ کی حرمت میں ساتھ فرمایا ہے۔ جبکہ بعض راویوں نے "ثور" کی جگہ سفید ہی چھوڑدی تاکہ معلوم ہو جائے کہ اس جگہ وہم ہے اور باقیوں نے بھی ان کی پیروی کی۔ بعض راویوں نے کہا کہ "عیر" سے "کدي" تک ہے اور ابن سلام کی روایت میں "عیر" سے "احد" تک ہے مگر پہلا قول مشہور و مضبوط ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ مکہ میں بھی عیر نامی ایک پہاڑ ہے اس کی دلیل حضرت ابو طالب کے اشعار ہیں جو ابھی سے کچھ پہلے ذکر ہوئے ان میں انہوں نے مکہ کے پہاڑوں کا ذکر کیا تو عیر کا بھی ذکر کیا، اس کا مطلب یہ ہو گا کہ مدینہ منورہ کے حرم کی مقدار اس قدر ہے جتنی مکہ میں عیر اور ثور کے مابین ہے یا حضور ﷺ نے مدینہ منورہ کی حرمت کو مکہ میں عیر و ثور کے مابین حرمت کی مشابہت سے بیان فرمایا ہے۔

علامہ غلام رسول سعیدی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

اس حدیث میں مذکور ہے "الیٰ ثور "ثَور میں ثاء پر زبر ہے، قاضی عیاض نے کہا ہے: یا تو ثور کا معنی ہے حیوانِ مشہور (بیل)، بعض راویوں نے ثور کی جگہ سفید چھوڑدی کیونکہ ان کا خیال ہے کہ یہ خطاء ہے، کیونکہ مدینہ میں کوئی ایسی جگہ نہیں جس کا نام ثور ہو، اور بعض علماء نے کہا کہ یہ لفظ "کذا" سے کنایہ ہے، یعنی "عیر" سے لے کر فلاں جگہ تک۔ اور صحیح یہ ہے کہ اس جگہ اصل لفظ "اُحد" ہے یعنی عیر سے لے کر اُحد تک حرم ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ مدینے میں ایک پہاڑ تھا جس کا نام ثور تھا، یا تو وہ اُحد پہاڑ تھا یا پھر کوئی اور تھا، پھر اس کا نام مخفی ہوگیا۔(علامہ غلام رسول سعیدی، نعم الباری فی شرح صحیح البخاری، ج:14، ص:928، مطبوعہ: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، کراچی، پاکستان، 2013)



یہ جبل اُحد ہے اس مقدس پہاڑ کی آگے تفصیل سے موجود ہے۔

مدینہ کا جبل ثور اس کے پیچھے موجود ہے۔

سید فضل الرحمن، فرہنگ سیرت میں لکھتے ہیں:

ثَور دو پہاڑوں کا نام ہے ان میں ایک مکہ میں ہے اور دوسرا مدینے میں ہے۔

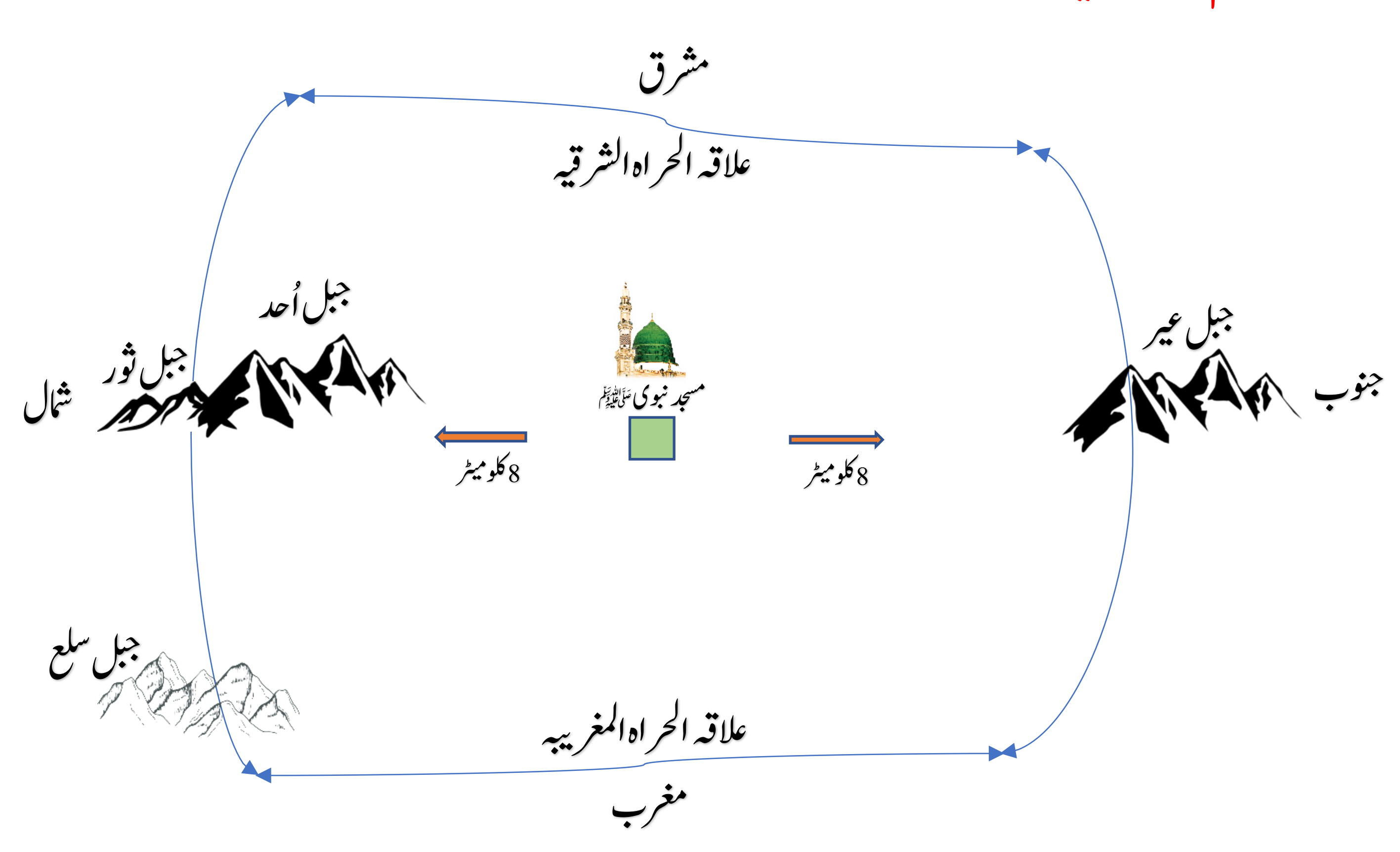
1۔ مکہ کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ، جو یمن کے راستے پر حرم سے تقریباً 5 میل پر مکہ کی نچلی جانب واقع ہے۔ اس کی چڑھائی دشوار گزار ہے۔ ہجرت کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ اسی پہاڑ کے غار میں تین رات تک قیام فرمایا تھا۔

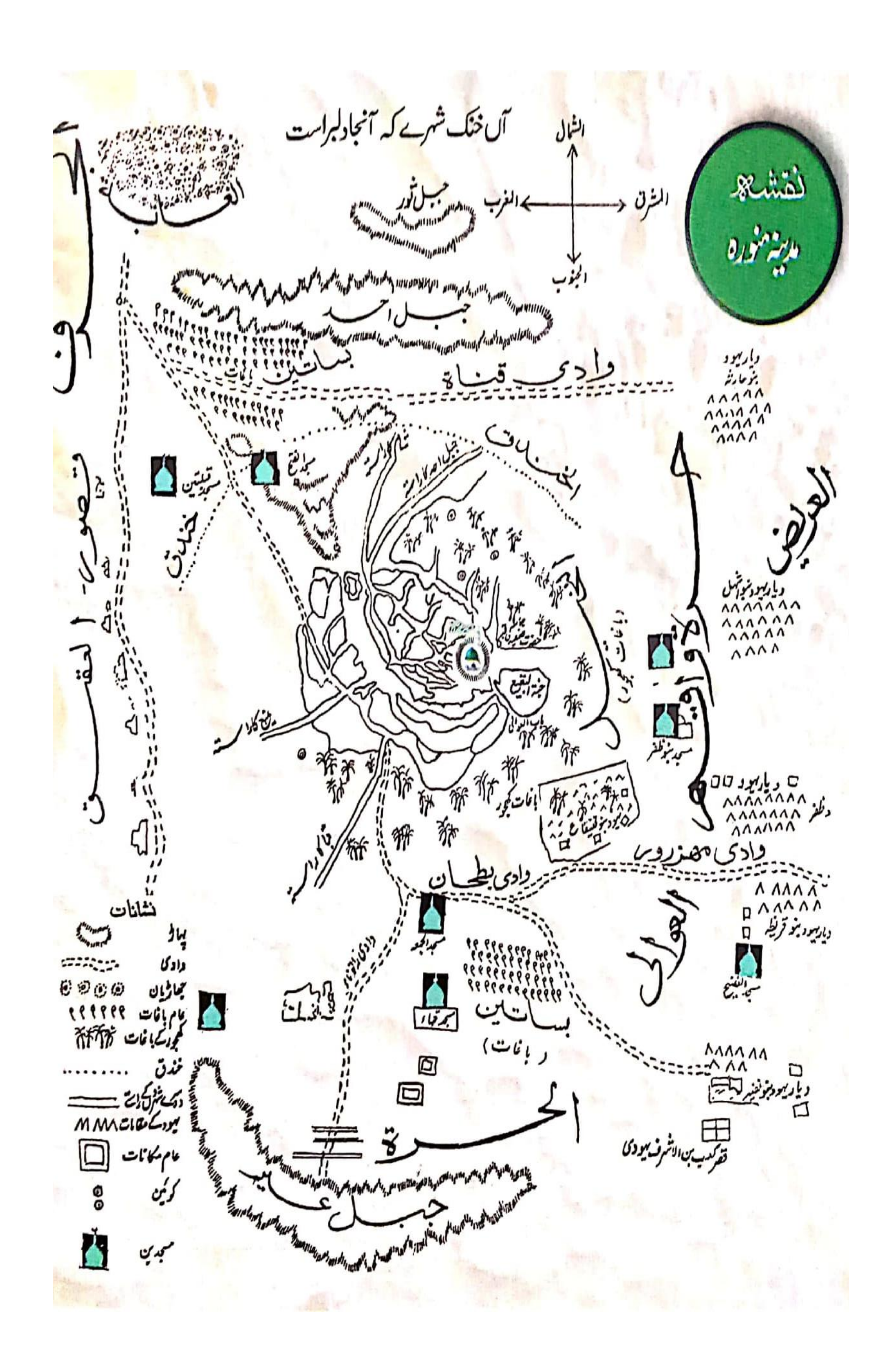
2۔ مدینہ منورہ میں جبل اُحد کے پیچھے شمال کی جانب جو ایک چھوٹا سرخی مائل گول پہاڑ ہے، اس کو بھی جبل ثور کہتے ہیں۔ یہ مسجد نبوی ﷺ کے شمال کی جانب تقریباً 8 کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔ (سید فضل الرحمٰن، فرہنگ سیرت، ص:109، زوّار اکیڈمی پبلی کیشنز کراچی، ناظم آباد نمبر 4، پاکستان، 2013ء)

پروفیسر قاضی داؤد عبد الباقی الماہد اپنی کتاب "مدینۃ الرسول" "تاریخ و فضائلِ مدینۃ النّبی ﷺ میں" مدینہ کے حدود اربع کے بارے میں لکھتے ہیں:

مدینہ منورہ کے شمال مغرب میں جبل سلع، جنوب میں جبل عیر اور وادی عقیق، شمال میں جبل اُحد، جبل ثور اور وادی قناہ واقع ہے۔ وسط شہر میں وادی بطحان اور وادی رانوناء واقع ہے۔ مشرق میں یہ ایک نشیبی پہاڑی علاقہ الحرہ الشرقیہ اور مغرب کی جانب الحرۃ الغربیہ سے محدود ہے۔ جبل ثور مسجد نبوی ﷺ سے 8 کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے اور جبل عیر بھی مسجد نبوی ﷺ سے 8 کلو میٹر دور ہے۔۔ (مدینۃ الرّسول، تاریخ و فضائلِ مدینۃ النّبی ﷺ، پروفیسر قاضی داؤد، عبد الباقی امجاہد، مترجم: علامہ مفتی محمد وسیم اکرم القادری، ص:999 مطبوعہ: ناصر شہزاد پرنٹرز، لاہور، پاکستان، 2014ء)

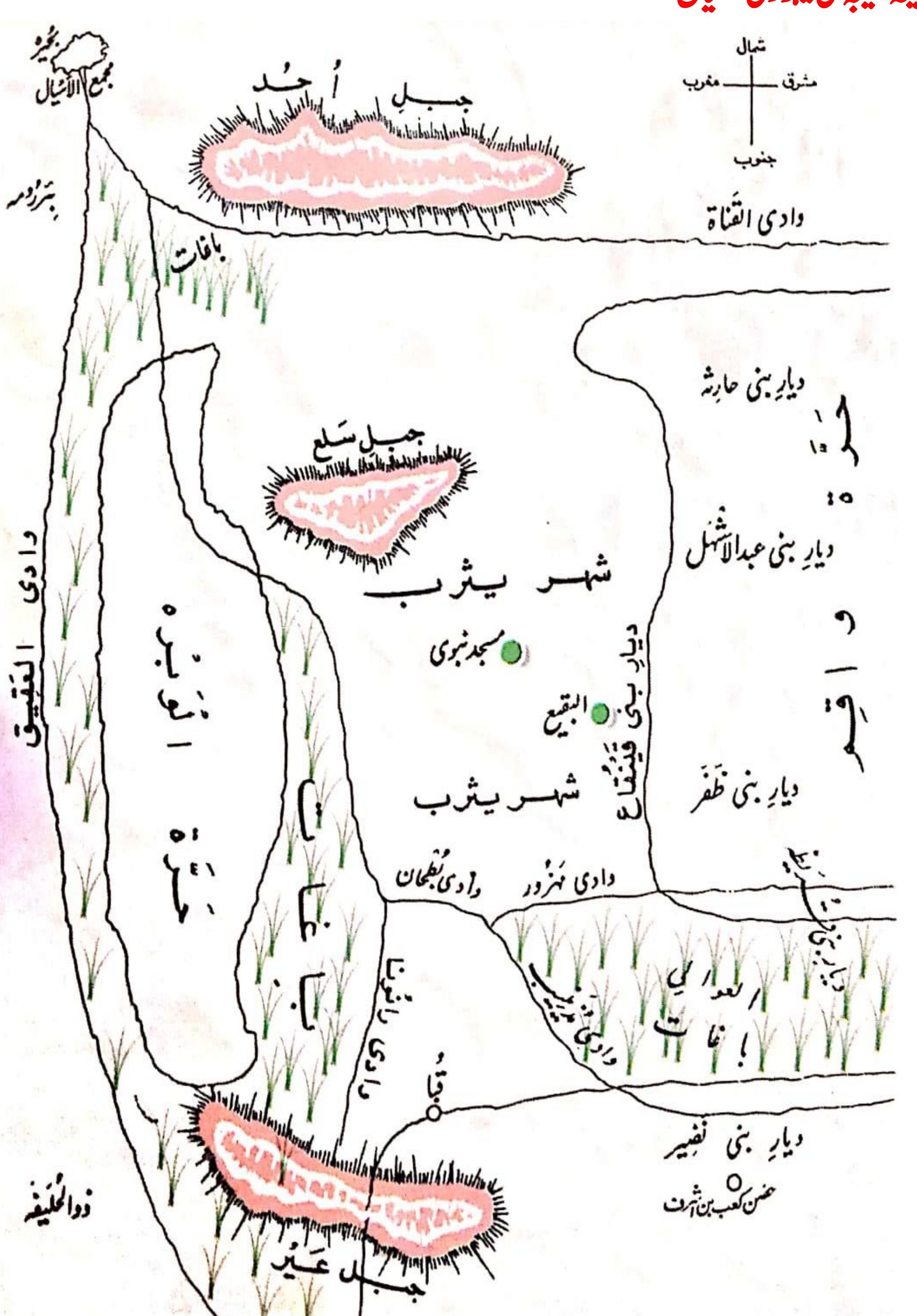
حدودِ حرم مدینہ کا خیالی تصور





نقشہ
مدینہ منورہ
آں خنک شہرے کہ آنجا دلبر است
الشمال
المشرق
المغرب
الجنوب
جبل ثور
الغابۃ
جبل احد
بساتین
وادی قناۃ
دیار یہود بنو حارثہ
الخندق
مسجد الفتح
مسجد قبلتین
خندق
العریض
مسجد بنو ظفر
دیار یہود بنو ظفر
وادی مهزور
وادی بطحان
العوالی
دیار یہود بنو قریظہ
مسجد الجمعہ
بساتین
(باغات)
دیار یہود بنو نضیر
قصر کعب بن الاشرف یہودی
الحرۃ
جبل عیر
نشانات
پہاڑ
وادی
جھاڑیاں
عام باغات
کھجور کے باغات
خندق
دیگر شہروں کے راستے
یہود کے مقامات
عام مکانات
کوئیں
مسجدیں

مدینہ طیبہ کی یہودی بستیاں





مدینہ منورہ کے فضائل:

سعید بن ابی مریم، محمد بن جعفر، حمید بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے انس (رضی اللہ عنہ) کے کہتے ہوئے سنا:

أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَأَبْصَرَ دَرَجَاتِ الْمَدِينَةِ أَوْضَعَ نَاقَتَهُ

صحیح بخاری: جلد اول: حدیث نمبر 1727 حدیث مرفوع مکررات 4 متفق علیہ 3

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جب سفر سے واپس ہوتے اور مدینہ کی بلند جگہوں کو دیکھتے تو اپنی اونٹنی کو تیز چلاتے اور اگر کوئی دوسری سواری ہوتی تو اسے حرکت دیتے۔

حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْإِيمَانَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا (صحیح بخاری)

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ ایمان مدینہ کی طرف سمٹ کر آئے گا جس طرح سانپ اپنے بل میں سمٹ آتا ہے۔

عائشہ بنت سعد، سعد (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتی ہیں انھوں نے بیان کیا:

قَالَتْ سَمِعْتُ سَعْدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَكِيدُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَحَدٌ إِلَّا انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ(صحیح بخاری)

میں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو فرماتے ہوئے سنا کہ اہل مدینہ سے جو شخص بھی فریب کرے گا وہ اس طرح گھل جائے گا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

عبدالعزیز بن عبداللہ، ابراہیم بن سعد اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے وہ ابو بکرہ (رض) سے وہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے روایت کرتے ہیں:

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ(صحیح بخاری)

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا مدینہ میں مسیح دجال کا خوف نہ ہو گا اس زمانہ میں مدینہ کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازہ پر دو فرشتے ہوں گے۔

حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلَا الدَّجَّالُ(صحیح بخاری)

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ مدینہ کے دروازوں پر فرشتے ہوں گے وہاں نہ تو طاعون اور نہ دجال داخل ہو گا۔

انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے روایت کرتے ہیں:

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ لَيْسَ لَهُ مِنْ نِقَابِهَا نَقْبٌ إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّينَ يَحْرُسُونَهَا ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَيُخْرِجُ اللَّهُ كُلَّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ
(صحیح بخاری)

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کوئی شہر ایسا نہیں ہے جس کو دجال پامال نہ کرے گا مگر مدینہ اور مکہ۔ کہ وہاں داخل ہونے کے جتنے راستے ہیں ان پر فرشتے صف بستہ ہوں گے اور ان کی نگرانی کریں گے۔ پھر مدینہ کی زمین مدینہ والوں پر تین بار کانپے گی اللہ تعالیٰ ہر کافر اور منافق کو وہاں سے باہر کر دے گا۔

حضرت ابوسعید خدری (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا:

أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا طَوِيلًا عَنْ الدَّجَّالِ فَكَانَ فِيمَا حَدَّثَنَا بِهِ أَنْ قَالَ يَأْتِي الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ هُوَ

خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِي حَدَّثَنَا عَنْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَهُ فَيَقُولُ الدَّجَّالُ أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتُ هَذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ هَلْ تَشُكُّونَ فِي الْأَمْرِ فَيَقُولُونَ لَا فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ فَيَقُولُ حِينَ يُحْيِيهِ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْيَوْمَ فَيَقُولُ الدَّجَّالُ أَقْتُلُهُ فَلَا أُسَلَّطُ عَلَيْهِ (صحیح بخاری)

ہم سے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے دجال کے متعلق ایک طویل حدیث بیان کی اس میں یہ بھی بیان کیا کہ دجال مدینہ کی ایک کھاری زمین پر آئے گا اور اس پر مدینہ کے اندر داخل ہونا حرام کر دیا گیا ہے۔ اس دن اس کے پاس ایک شخص آئے گا جو بہترین لوگوں میں سے ہوگا۔ اور کہے گا میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی دجال ہے جس کے متعلق رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ہم سے حدیث بیان کی ہے۔ دجال کہے گا اگر میں اس شخص کو قتل کر کے پھر وہ زندہ کر دوں تو پھر میرے معاملہ میں تجھے شک تو نہ ہوگا، لوگ کہیں گے نہیں، چنانچہ وہ اس کو قتل کرے گا اور پھر وہ زندہ کرے گا جب وہ اس کو زندہ کرے گا تو وہ شخص کہے گا واللہ آج سے پہلے مجھے اس سے زیادہ متعلق حال معلوم نہ تھا تو وہی دجال ہے پھر دجال کہے گا میں اسے قتل کرتا ہوں لیکن اسے قدرت نہ ہوگی۔

حضرت جابر سے روایت کرتے ہیں:

جَاءَ أَعْرَابِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ فَجَاءَ مِنْ الْغَدِ مَحْمُومًا فَقَالَ أَقِلْنِي فَأَبَى ثَلَاثَ مِرَارٍ فَقَالَ الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طَيِّبُهَا (صحیح بخاری)

ایک اعرابی نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس آیا اور آپ سے اسلام پر بیعت کی اس کے دوسرے دن اس حال میں آیا کہ بخار میں مبتلا تھا۔ اس نے آکر عرض کیا کہ میری بیعت فسخ کر دیجئے۔ آپ نے تین بار انکار کیا اور فرمایا کہ مدینہ بھٹی کی طرح ہے جو میل کچیل کو دور کر لیتی ہے اور خالص کو رکھ لیتی ہے۔

زید بن ثابت سے روایت کرتے ہیں:

لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُحُدٍ رَجَعَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَتْ فِرْقَةٌ نَقْتُلُهُمْ وَقَالَتْ فِرْقَةٌ لَا نَقْتُلُهُمْ فَنَزَلَتْ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا تَنْفِي الرِّجَالَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيدِ (صحیح بخاری)

جب نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) احد کی طرف روانہ ہوئے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھیوں کی ایک جماعت (منافقین) واپس ہو گئی، تو کچھ لوگوں نے کہا کہ ہم ان کو قتل کر دیں گے اور بعض نے کہا کہ ہم ان کو قتل نہیں کریں چنانچہ یہ آیت (**فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَه سَبِيْلًا**) 4۔ النساء: 88) الخ نازل ہوئی اور نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ مدینہ برے آدمیوں کو دور کر دیتا ہے، جس طرح آگ لوہے کے میل کو دور کر دیتی ہے۔

حضرت انس (رضی اللہ عنہ) نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے روایت کرتے ہیں:

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنْ الْبَرَكَةِ (صحیح بخاری)

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا یااللہ مکہ میں جو برکت تو نے رکھی ہے، مدینہ میں اس سے دوچند برکت عطاء فرما۔ عثمان بن عمر نے یونس سے اس کے متابع حدیث روایت کی ہے۔

حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا:

لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وُعِكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمَّى يَقُولُ كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أُقْلِعَ عَنْهُ الْحُمَّى يَرْفَعُ عَقِيرَتَهُ يَقُولُ أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ قَالَ اللَّهُمَّ الْعَنْ شَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ كَمَا أَخْرَجُونَا مِنْ أَرْضِنَا إِلَى أَرْضِ الْوَبَاءِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَفِي مُدِّنَا وَصَحِّحْهَا لَنَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا إِلَى الْجُحْفَةِ قَالَتْ وَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَهِيَ أَوْبَأُ أَرْضِ اللَّهِ قَالَتْ فَكَانَ بُطْحَانُ يَجْرِي نَجْلًا تَعْنِي مَاءً آجِنًا (صحیح بخاری)

جب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مدینہ تشریف لائے تو ابو بکر (رضی اللہ عنہ) اور بلال (رضی اللہ عنہ) کو بخار آگیا اور حضرت ابو بکر کو جب بخار آتا تو یہ شعر پڑھتے ہر شخص اپنے گھر میں صبح کرتا ہے۔ حالانکہ موت اس کی جوتوں کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے اور بلال کا جب بخار اتر تا تو بلند آواز سے یہ شعر پڑھتے کاش میں وادی مکہ میں ایک رات پھر رہتا اس حال میں کہ میرے ارد گرد اذخر اور جلیل گھاس ہوتی، کاش میں ایک دن مجنہ کا پانی پی لیتا اور کاش میں شامہ اور طفیل کو پھر دیکھ لیتا۔ کہا یا اللہ شیبہ بن ربیعہ اور عتبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف پر لعنت کر، جس طرح ان لوگوں نے ہم کو ہمارے وطن سے وبا کی زمین کی طرف دھکیل دیا۔ یہ سن کر نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے یہ دعا فرمائی یا اللہ ہمارے دلوں میں مدینہ کی محبت پیدا کر۔ جس طرح ہمیں مکہ سے محبت ہے یا اس سے زیادہ (محبت پیدا کر) یا اللہ ہمارے صاع اور ہمارے مد میں برکت عطاء کر اور یہاں کی آب وہوا ہمارے مناسب کر اور اس کے بخار کو جحفہ کی طرف منتقل کر۔ عائشہ (رضی اللہ عنہ) بیان کرتی ہیں کہ ہم مدینہ آئے تو وہ اللہ کی زمین میں سب سے زیادہ وبا والی زمین تھی اور وہاں بطحان ایک نالہ تھا جس سے بدبودار پانی تھوڑا تھوڑا بہتا رہتا۔

حضرت انس بن مالک (رضی اللہ وعنہ) سے روایت کرتے ہیں:

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَقْبَلَ هُوَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةُ مُرْدِفَهَا عَلَى رَاحِلَتِهِ فَلَمَّا كَانُوا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ عَثَرَتْ النَّاقَةُ فَصُرِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَرْأَةُ وَإِنَّ أَبَا طَلْحَةَ قَالَ أَحْسِبُ

قَالَ اقْتَحَمَ عَنْ بَعِيرِهِ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَائَكَ هَلْ أَصَابَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَلَكِنْ عَلَيْكَ بِالْمَرْأَةِ فَأَلْقَى أَبُو طَلْحَةَ ثَوْبَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَصَدَ قَصْدَهَا فَأَلْقَى ثَوْبَهُ عَلَيْهَا فَقَامَتْ الْمَرْأَةُ فَشَدَّ لَهُمَا عَلَى رَاحِلَتِهِمَا فَرَكِبَا فَسَارُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا بِظَهْرِ الْمَدِينَةِ أَوْ قَالَ أَشْرَفُوا عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُهَا حَتَّى دَخَلَ الْمَدِينَةَ (صحیح بخاری)

وہ اور ابو طلحہ دونوں رسالت مآب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے شریک سفر تھے اور سرور عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنے پیچھے حضرت صفیہ (رضی اللہ عنہ) کو اپنی سواری پر بٹھالیا تھا اثنائے راہ میں اونٹنی کا پاؤں پھسلا تو آپ اور بی بی گر پڑیں تو حضرت انس کہتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ ابو طلحہ اپنی اونٹنی پر سے کود کر رسالت مآب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ارض کیا کہ اے سرور عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! اللہ مجھے آپ پر قربان کرے آپ کو کچھ چوٹ تو نہیں آئی فرمایا نہیں مگر بی بی کو دیکھو چنانچہ ابو طلحہ (رضی اللہ عنہ) نے اپنے منہ پر کپڑا ڈال کر حضرت صفیہ (رضی اللہ عنہا) کی جانب رخ کیا اور ان کو چادر اڑھادی پھر وہ بی بی (حضرت صفیہ) کھڑی ہو گئیں اور دونوں کی سواریاں کس کر ٹھیک کر دی گئیں تو پھر دونوں سوار ہو کر روانہ ہوئے یہاں تک کہ جب مدینہ کے میدان میں تھے یا مدینہ منورہ دور سے دکھائی دے رہا تھا تو سرور عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمانا شروع کیا آئبون تائبون عابدون لربنا حامدون اور یہی دعا پڑھتے ہوئے مدینہ میں داخل ہوئے (ترجمہ پہلے گزر چکا ہے)

حضرت جابر بن عبد اللہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں:

كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ لِي ادْخُلْ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ (صحیح بخاری)

میں ایک سفر میں رسالت مآب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ہمرکاب تھا تو جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مجھ سے فرمایا کہ مسجد میں جا کر دو رکعت نماز ادا کرو۔

حضرت جابر (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں:

قَدِمْتُ مِنْ سَفَرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ صِرَارٌ مَوْضِعٌ نَاحِيَةً بِالْمَدِينَةِ (صحیح بخاری)

ایک سفر میں واپس ہوا تو رسالت مآب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا دو رکعت نماز ادا کرو اطراف مدینہ میں ایک مقام کا نام صرار ہے۔

مدینہ منورہ بطور دارالخلافہ:

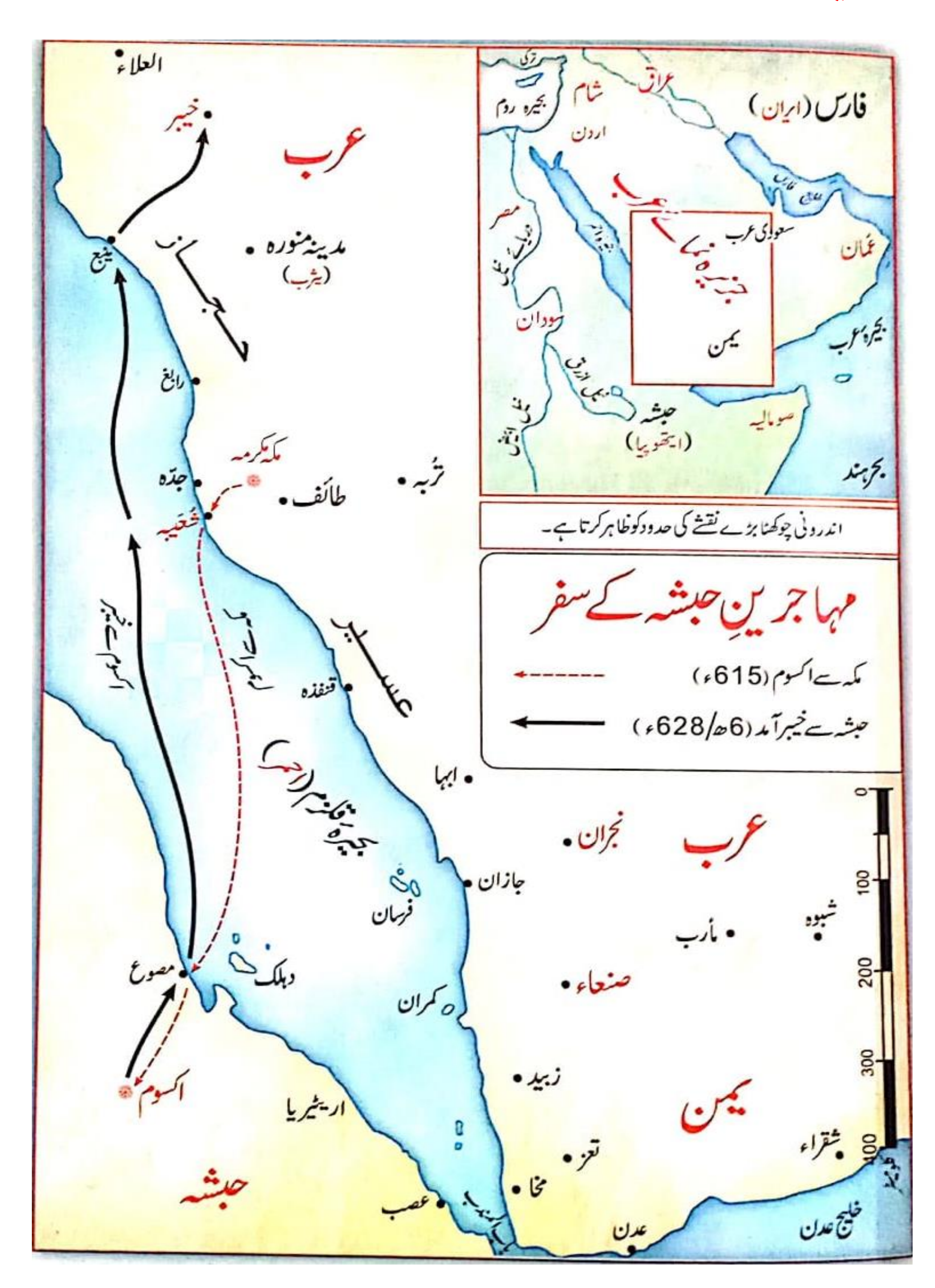
نبیِ اکرم ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مدینے کی مرکزیت قائم رکھی اور خلافتِ اسلامیہ کا پہلا دارالخلافہ 11ھ سے 36ھ تک مدینہ منورہ ہی رہا۔ حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے یہاں مرکزی بیت المال قائم فرمایا(سیرت انسائیکلوپیڈیا،ج:1،ص:196،مطبوعہ:دارالسلام،ریسرچ سینٹر،اسلام آباد)





مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے راستے میں کھجور کے باغات ہمارا قافلہ مدینہ منورہ کی جانب رواں دواں تھا۔
راستے میں حضرت فخر المشائخ ابو المکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف اشرفی الجیلانی مدظلہ العالی کے دوسرے صاحبزادے جناب سید ذوالقرنین اشرف جیلانی مدظلہ العالی نے نعتِ رسولِ مقبول ﷺ سے ہمارے دلوں کی تڑپ کو اور بڑھادیا۔

مہاجرین کی مکہ سے حبشہ اور پھر مدینہ ہجرت



حضور ﷺ نے اس راستے مکہ سے مدینہ المنورہ کی طرف ہجرت فرمائی

نقشہ

سفر ہجرت نبوی ﷺ

مدینہ منورہ

مسجد

بدر

حمراء

اجرار کی پہاڑی

ینبع البحر

مستورہ

رابغ

قضیمہ کاظمہ

جدہ

حدیبیہ

مکہ معظمہ

خانہ کعبہ

جبل ثور

مدینہ منورہ

قبا

ثنیۃ الوداع

جبل عمیر

بطن ریم

العرج کی گھاٹی

العبابیہ

القاحہ

وادی ذوسلم

ابجداجد

مدلجہ مجاج

مدلجہ لقف

لقفا

ثنیۃ المرہ

الخرار

قدید

ربع

عسفان

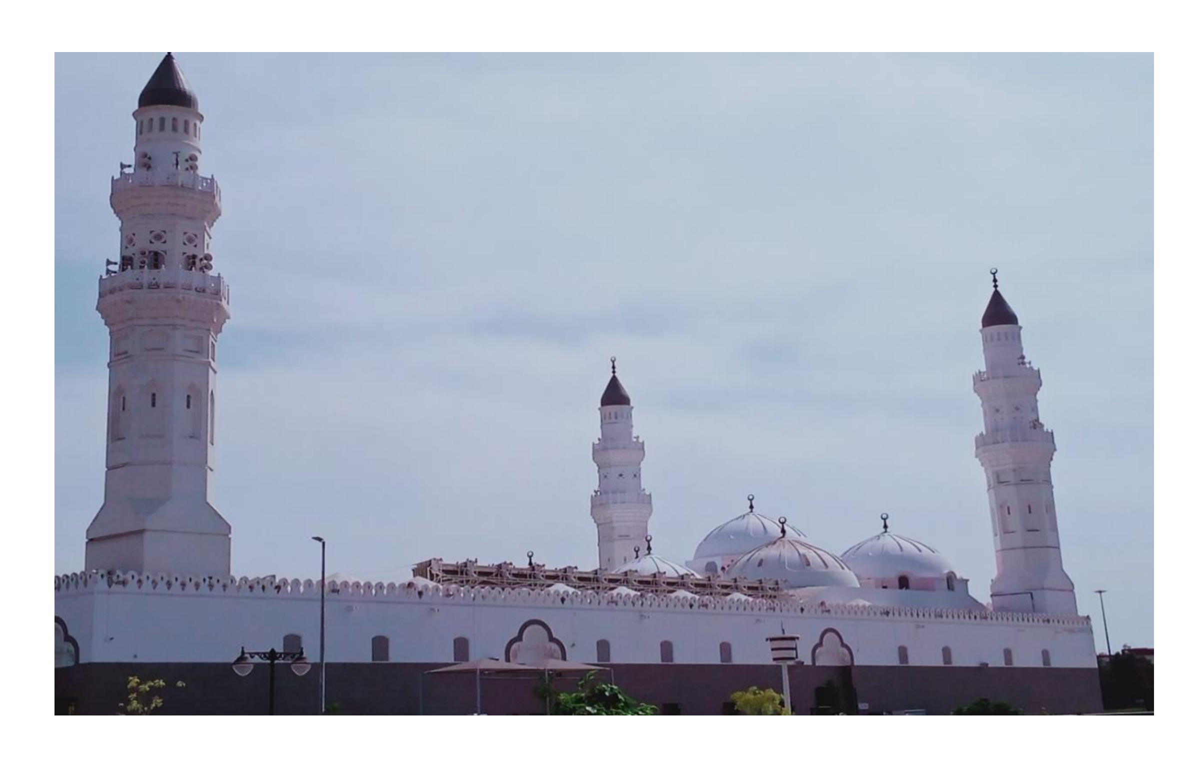
مولد النبی ﷺ

مسفلہ

جبل ثور

عام (موجودہ) راستہ

راہ ہجرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم



مسجد قباء:

حضور ﷺ قباء میں بنی عمرو بن عوف کے علاقے میں پیر سے جمعرات تک قیام پزیر رہے اور وہاں مسجد کی تعمیر کروائی۔ پھر اپ جمعہ کے روز وہاں سے روانہ ہوئے۔ (سیرۃ النبی ابن ہشام، محمد عبد الملک ابنِ ہشام، مترجم: مولوی قطب الدین احمد محمودی، ج:1، ص576، مطبوعہ: الفیصل ناشران و تاجرانِ کتب، لاہور، پاکستان، 2006)

ابو بکر سراج الدین کتاب "محمد رسول اللہ" میں وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ کی نخلستان میں آمد بروز پیر ہوئی تھی۔ سنِ عیسویں کی تاریخ 27، ماہِ ستمبر اور سال 622 تھا۔ مختلف پیغامات سے واضح تھا کہ مدینہ کے لوگ ان کی آمد کا بے صبری سے انتظار کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے چودہ دن قباء میں قیام فرمایا۔ اس دوران قبا میں ایک مسجد کی بنیاد رکھی جو اسلام کی پہلی مسجد تھی۔

(ابو بکر سراج الدین، محمد رسول اللہ ﷺ، ص:192، مطبوعہ: بک کارنر پرنٹرز، جہلم، پاکستان، 2015ء)



جب سرور دوعالم ﷺ اونٹنی پر سوار ہونے لگے، اہل قبا نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کہیں ایسا تو نہیں ہوا کہ ہم سے خدمت میں کوتاہی ہوگئی ہو، آپ ہم سے ناراض ہو کر جارہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں مجھے ایک ایسی بستی میں قیام کا حکم دیا گیا ہے جو سب بستیوں پر غالب آجائے گی۔

(مفتی محمد رفیق الحسنی، تاریخ مدینہ، ص:78، مطبوعہ: جامع مسجد مبارک سی ویو، ڈیفنس، کراچی، پاکستان، 2012)

زوال کے بنی سالم ابن عوف کی وادی میں جمعہ پڑھایا پھر آگے کی طرف روانہ ہونے لگے، تو بنی سالم میں عتبان ابن مالک، عباس ابن عبیدہ اور دیگر افراد نے عرض کیا:

هَلُمَّ إِلَيْنَا فِي الْعدَد وَالْمَنَعَةِ.قَالَ: " خَلُّوا سَبِيلَهَا فَإِنَّهَا

السيرة النبوية (من البداية والنهاية لابن كثير)، أبو الفداء اسمائيل بن عمر ابن كثير القرشي الدمشقي (المتوفى: 774ھ)، ج:2، ص:272، مطبوعه: دار المعرفة للطباعة والنشر والتوزيع بيروت، لبنان، 1395 ھ، 1976 م)

ترجمہ: "یارسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائیں آپ کیلئے ہمارے پاس دفاع کیلئے استعداد اور تعداد لشکر موجود ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا، اس اونٹنی کا راستہ چھوڑو اس کو حکم دیا گیا ہے کہ کہاں جانا ہے۔"

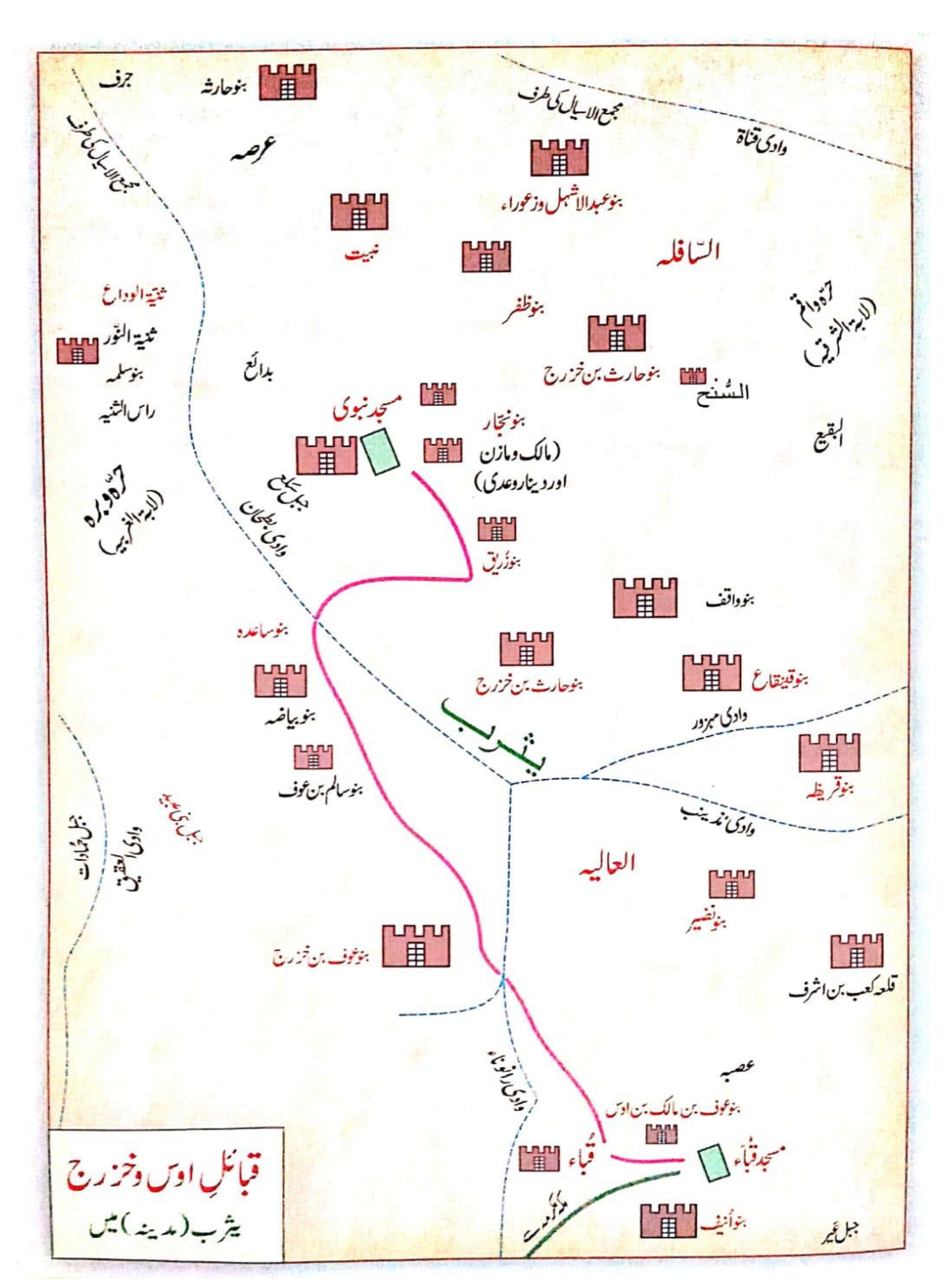
اُونٹنی مدینہ منورہ کی گلیوں میں چلتی رہی، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین دائیں بائیں آپ کے ساتھ چلتے رہے اور عورتیں گھروں کی چھتوں پر کھڑے ہو کر یہ منظر دیکھتی رہیں۔ مدینہ منورہ میں تقریباً نو قبیلہ رہائش پذیر تھے۔ ان کے نو محلے تھے۔ ہر ایک محلے اپنے آباؤاجداد کے نام کی طرف منسوب کیا جاتا تھا (یعنی دار فلاں کہا جاتا تھا)، وہ دار پورا ایک محلہ ہوتا تھا جس میں ایک باپ کی اولاد رہتی تھی۔ مثلاً دار بنو نجار میں نجار کی اولاد مختلف فیملیوں کی صورت میں رہتی تھیں۔

چنانچہ آپ ﷺ کی اُونٹنی جب دار بنی بیاضہ کے سامنے سے گزری، تو حضرت زیاد ابن لبید، فروہ ابن عمر دیگر افراد کے ساتھ مل کر عرض کرنے لگے، یارسول اللہ ﷺ آپ ہمارے ہاں قیام فرمائیں۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: اونٹنی کو جانے دو، اسے بتادیا گیا ہے کہ کہاں جانا ہے۔ جب دار سعد سے گزری تو حضرت سعد بن عبادہ اپنی قوم کے ساتھ مل کر عرض کرنے لگے، یارسول اللہ ﷺ آپ ہمارے ہاں قیام فرمائیں، آپ ﷺ نے وہی جواب دیا۔ جب دار بنی الحارث ابن الخزرج کے سامنے سے گزرے تو حضرت سعد بن ربیع نے دعوت دی۔ آپ ﷺ نے وہی جواب دوھرایا۔ جب آپ ﷺ کی انٹنی عدی ابن النجار کے سامنے سے گزری، یہ لوگ آپ ﷺ کے ننھیال والے تھے، انہوں نے بھی آپ ﷺ سے اسی طرح درخواست کی جس طرح قبائل کررہے تھے اور ساتھ یہ بھی کہا کہ اے نبی خدا ہم تو آپ کے ماموں لگتے ہیں۔ مگر سرور دوعالم ﷺ نے وہی جواب دیا جو دوسروں سے فرمایا رہے تھے۔

سرور کائنات، فخر دوعالم ﷺ جب دار بنی مالک ابن النجار کے سامنے گئے وہاں جاکر اونٹنی بیٹھ گئی۔

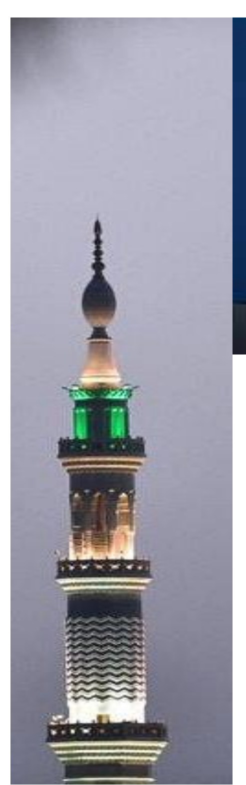
موسیٰ ابن عقبہ کی روایت میں ہے کہ دار ابی ایوب کے دروازے پر اونٹنی بیٹھ گئی، لیکن آپ ﷺ اونٹنی سے نہیں اُترے حتیٰ کہ پھر اُٹھانے پر انٹنی اُٹھی، تھوڑی آگے جاکر پھر واپس آگئی اور اسی جگہ بیٹھ گئی جس جگہ پہلے بیٹھی تھی۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے اونٹنی کی مہار چھوڑ رکھی تھی، مہار کھینچ کر آپ نے اس کو واپس نہیں کیا تھا۔ جب اونٹنی دوبارہ بیٹھی، اونٹنی

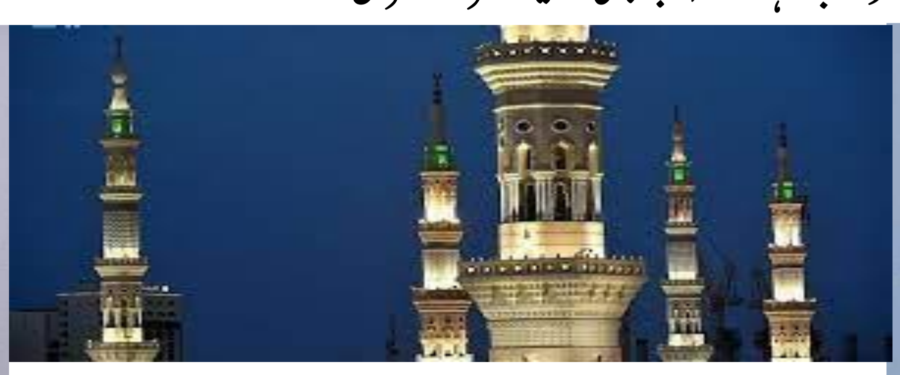
نے گردن زمین پر رکھ دی اور اس طرح بلبلانے لگی جس طرح عاجزی کی وجہ سے اونٹ بلبلاتے ہیں۔ آپ ﷺ اُتر گئے اور حضرت ابو ایوب خالد بن زید انصاری نے پالان اُتار کر اپنے گھر میں جا رکھا۔ آپ ﷺ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف فرما ہو گئے۔



قبائلِ اوس وخزرج
یثرب (مدینہ) میں
جرف
بنوحارثہ
مجمع الاسیال کی طرف
وادی قناۃ
عرصہ
بنوعبدالاشہل وزعوراء
السافلہ
بنوظفر
ثنیۃ الوداع
ثنیۃ النور
بنوسلمہ
راس الثنیہ
بدائع
بنوحارث بن خزرج
السنح
البقیع
مسجد نبوی
بنونجار
(مالک ومازن
اوردیناروعدی)
بنوزریق
بنوواقف
بنوساعدہ
بنوحارث بن خزرج
بنوقینقاع
بنوبیاضہ
یثرب
وادی مہزور
بنوقریظہ
بنوسالم بن عوف
وادی مذینب
العالیہ
بنونضیر
بنوعوف بن خزرج
قلعہ کعب بن اشرف
عصبہ
بنوعوف بن مالک بن اوس
قباء
مسجد قباء
بنوانیف
جبل عیر

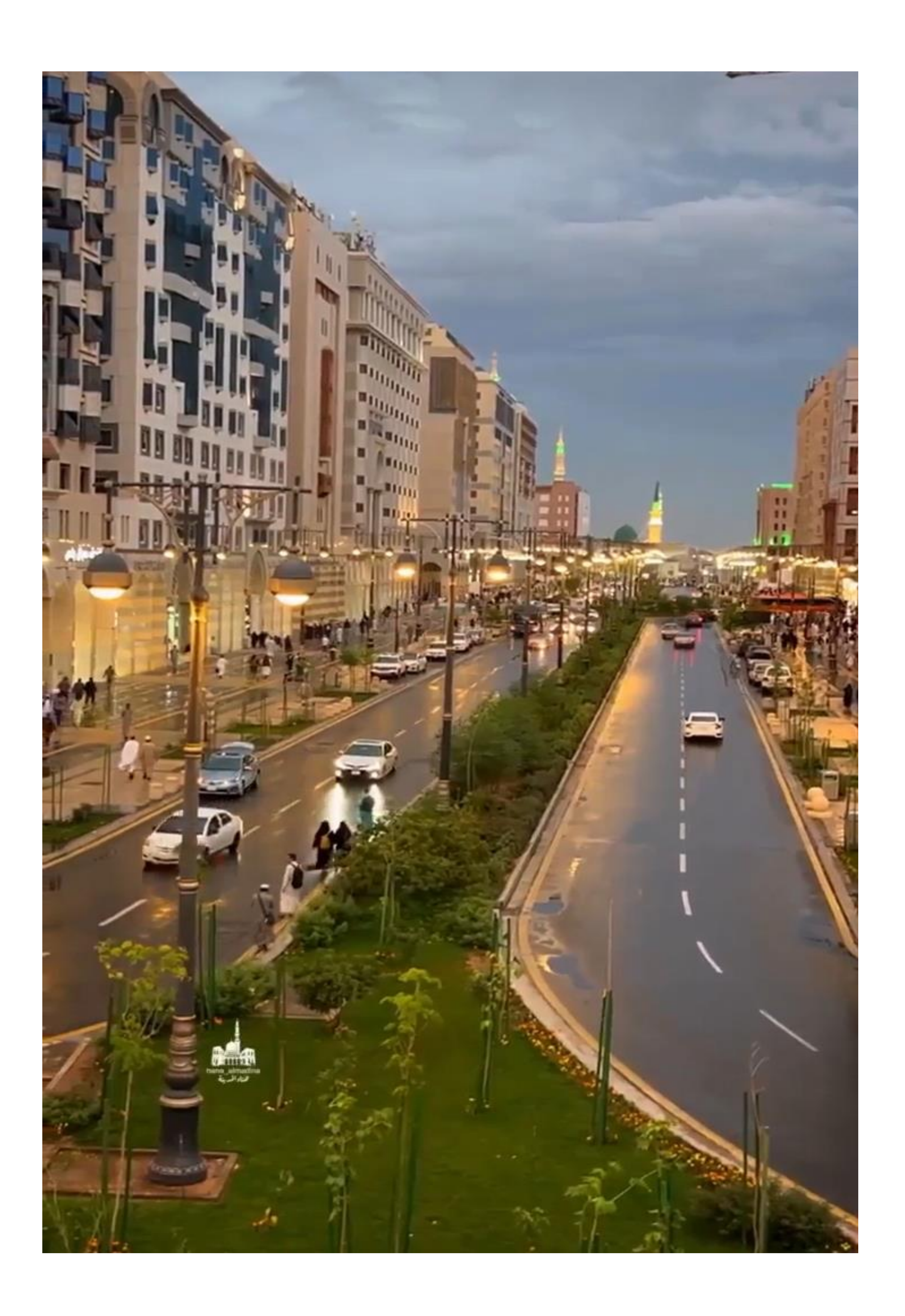
ہم بھی اُس جگہ کی طرف جا رہے تھے کہ مسجد نبوی کے مینار نظر آنے شروع ہو گئے۔

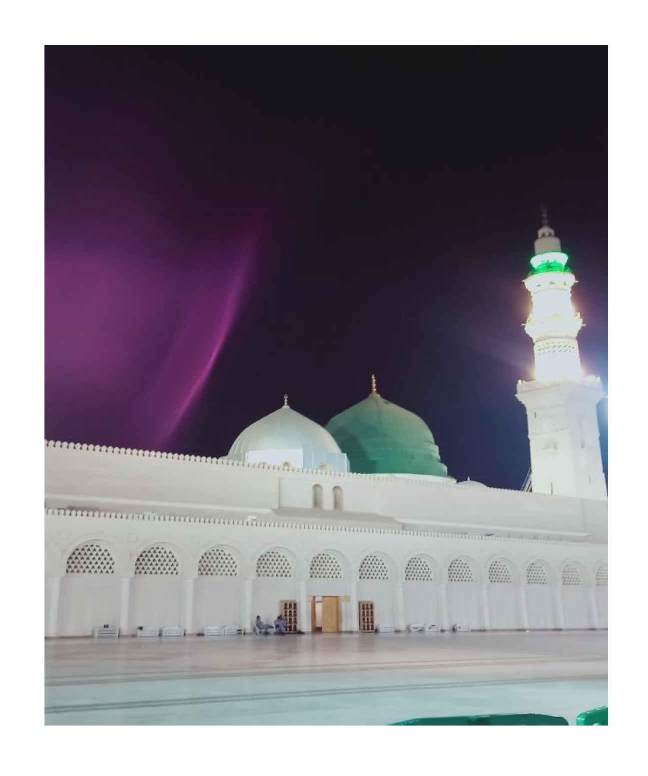




جب مسجد نبوی ﷺ کے مینار نظر آئے
اللہ کی رحمت کے آثار نظر آئے

منظر ہو بیاں کیسے، الفاظ نہیں ملتے
جس وقت محمد ﷺ کا دربار نظر آئے







مسجدِ نبوی ﷺ میں مزار مقدس پر ہماری پہلی حاضری

24/OCT/2022☆

نئے کپڑے (چکن کا کرتا جو میرے ماموں صاحب نے مجھے تحفے میں دیا تھا) پہن کر حضرت فخر المشائخ ابوالمکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی کی اتباع میں روضہ رسول ﷺ پر حاضری ہوئی۔

ہمارے ساتھ حضرت کے تینوں صاحبزادے، جناب سید مکرم اشرف جیلانی مد ظلہ العالی، جناب سید ذوالقرنین اشرف جیلانی مد ظلہ العالی، جناب سید شایان اشرف جیلانی مد ظلہ العالی، میرے بھائی جناب سید شہریار اشرف جیلانی مد ظلہ العالی اور کچھ متعلقین بھی موجود تھے۔

ہم حضرت کو دیکھ رہے تھے، ہم مسجد میں ڈاخل ہوئے، حضرت نے دونوں نے اپنے دونوں ہاتھ باندھ لیے، اور آہستہ آہستہ قدم چلتے ہوئے، گنبد حضرا کے پاس پہنچ گئے۔ پھر آپ نے اپنا سر اور آنکھیں جھکا لیں (ایسا لگتا تھا کہ سر اور آنکھیں تعظیم کے سجدے کر رہی ہیں)، ہم نے بھی اسی طرح کرنے کی کوشش کی، ہم سب دربار نبی ﷺ میں داخل ہو گئے۔ حضرت بہت آہستہ آہستہ دبے قدموں کے ساتھ کہیں پر ادب سے قدم اُٹھاتے اور کہیں پر روک جاتے تھے، نیچی نگاہوں کے ساتھ "سلام پڑھتے ہوئے "مواجہ شریف کے سامنے سے گزرے۔

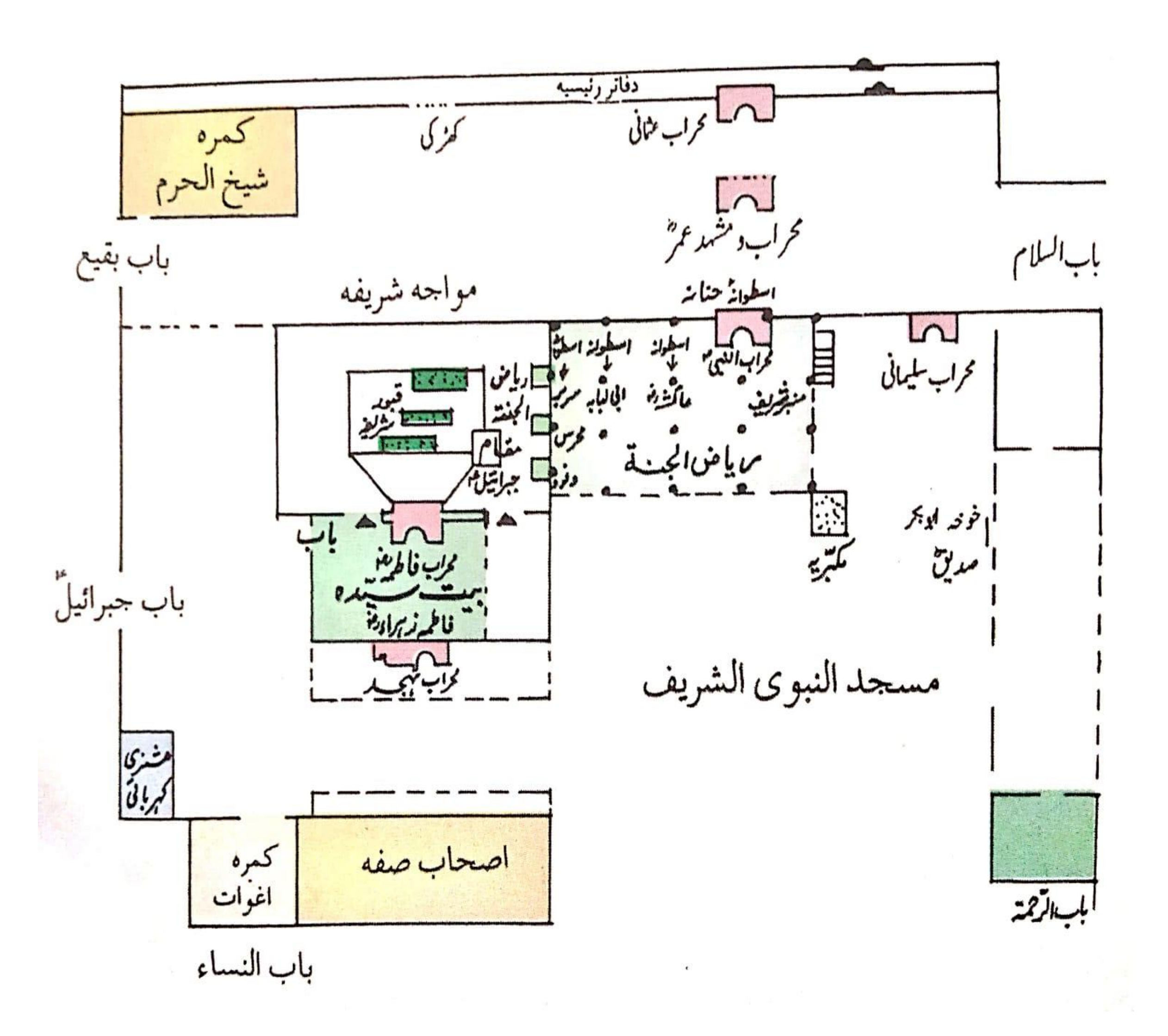
الحمد اللہ ہمیں حضرت کی رہنمائی میں بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا۔

ہم باب السلام سے داخل ہوئے اور باب البقیع سے چہرہ رسول ﷺ کے مزار کی کر کے اُلٹے قدم نکلے، محسوس ہو رہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے سلام کا جواب عنایت فرما رہے ہیں۔

سبحان اللہ، الحمد اللہ، اللہ اکبر اتنی عظیم بارگاہ میں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔

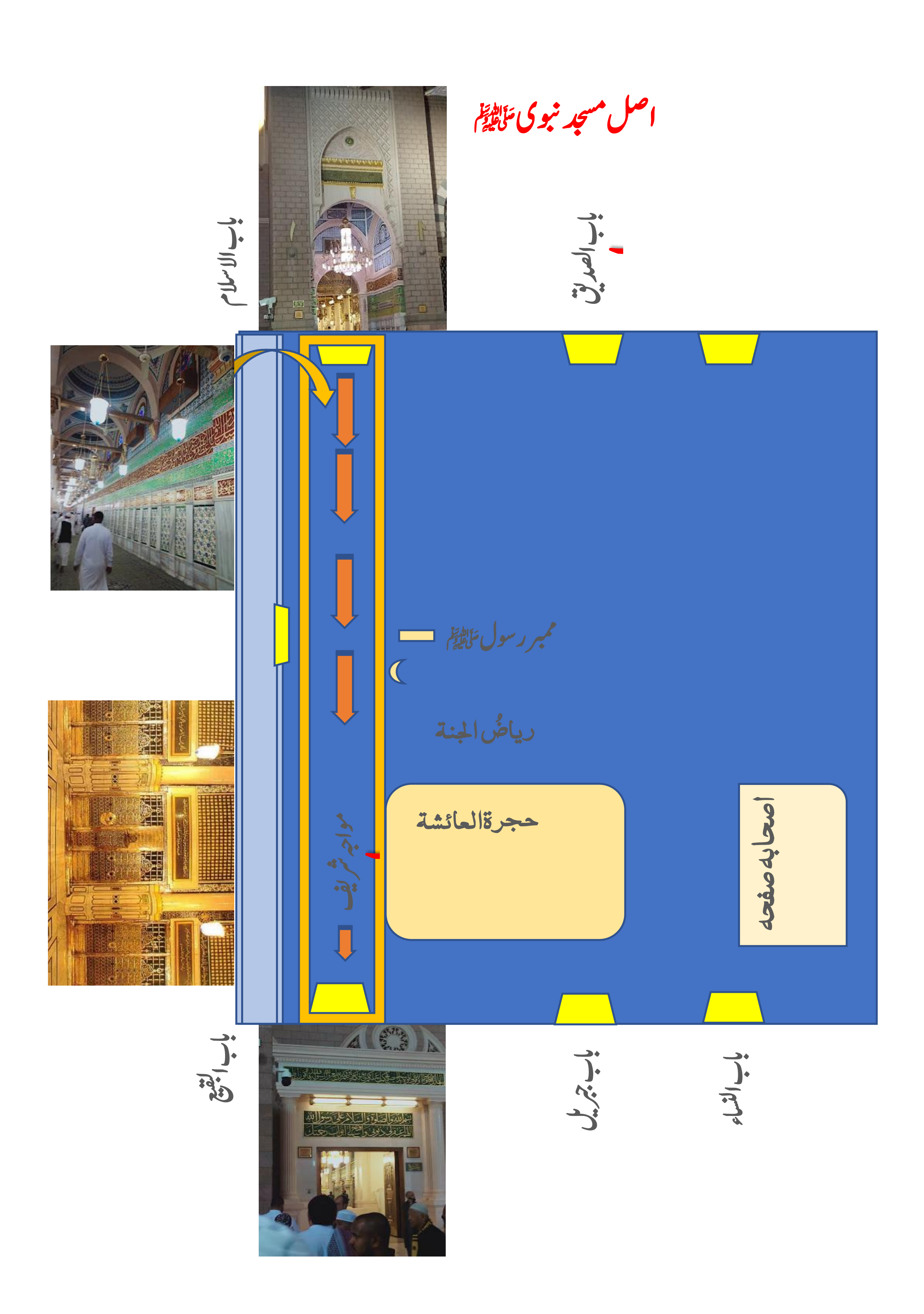
مسجدِ نبوی ﷺ

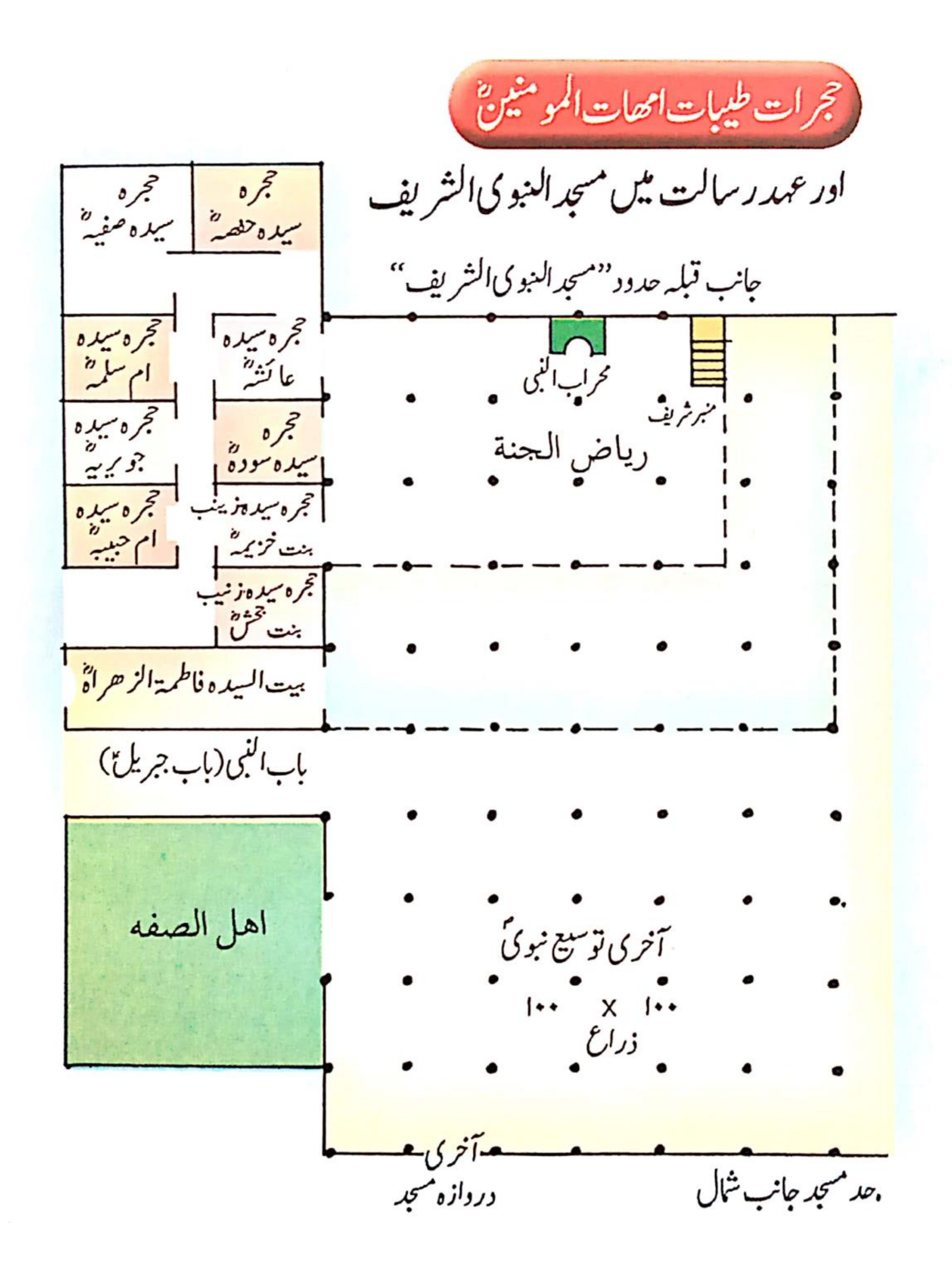




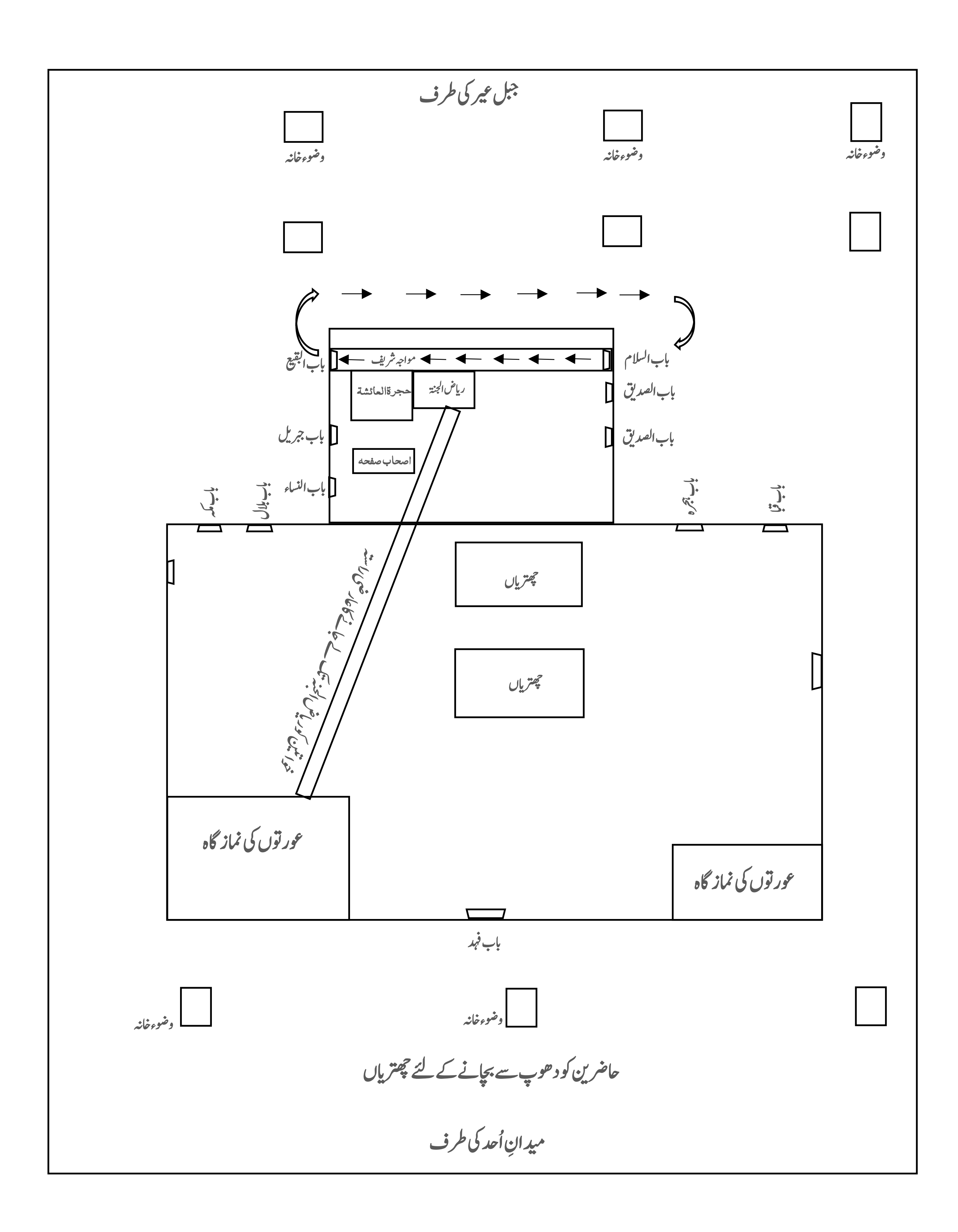
دفاتر رئیسیہ
کھڑکی
محراب عثمانی
کمرہ
شیخ الحرم
محراب و مشہد عمرؓ
باب بقیع
باب السلام
مواجہ شریفہ
اسطوانۂ حنانہ
اسطوانہ
عائشہؓ
اسطوانہ
ابی لبابہ
محراب النبی ﷺ
منبر شریف
محراب سلیمانی
ریاض
الجنۃ
قبور
شریفہ
مقام
جبرائیل
محرس
وفود
ریاض الجنۃ
مکبریہ
خوخہ ابوبکر
صدیق
باب
محراب فاطمہؓ
بیت سیدہ
فاطمہ زہراؓ
باب جبرائیلؑ
محراب تہجد
مسجد النبوی الشریف
ہشتری
کہربائی
کمرہ
اغوات
اصحاب صفہ
باب الرحمۃ
باب النساء

اصل مسجد نبوی ﷺ



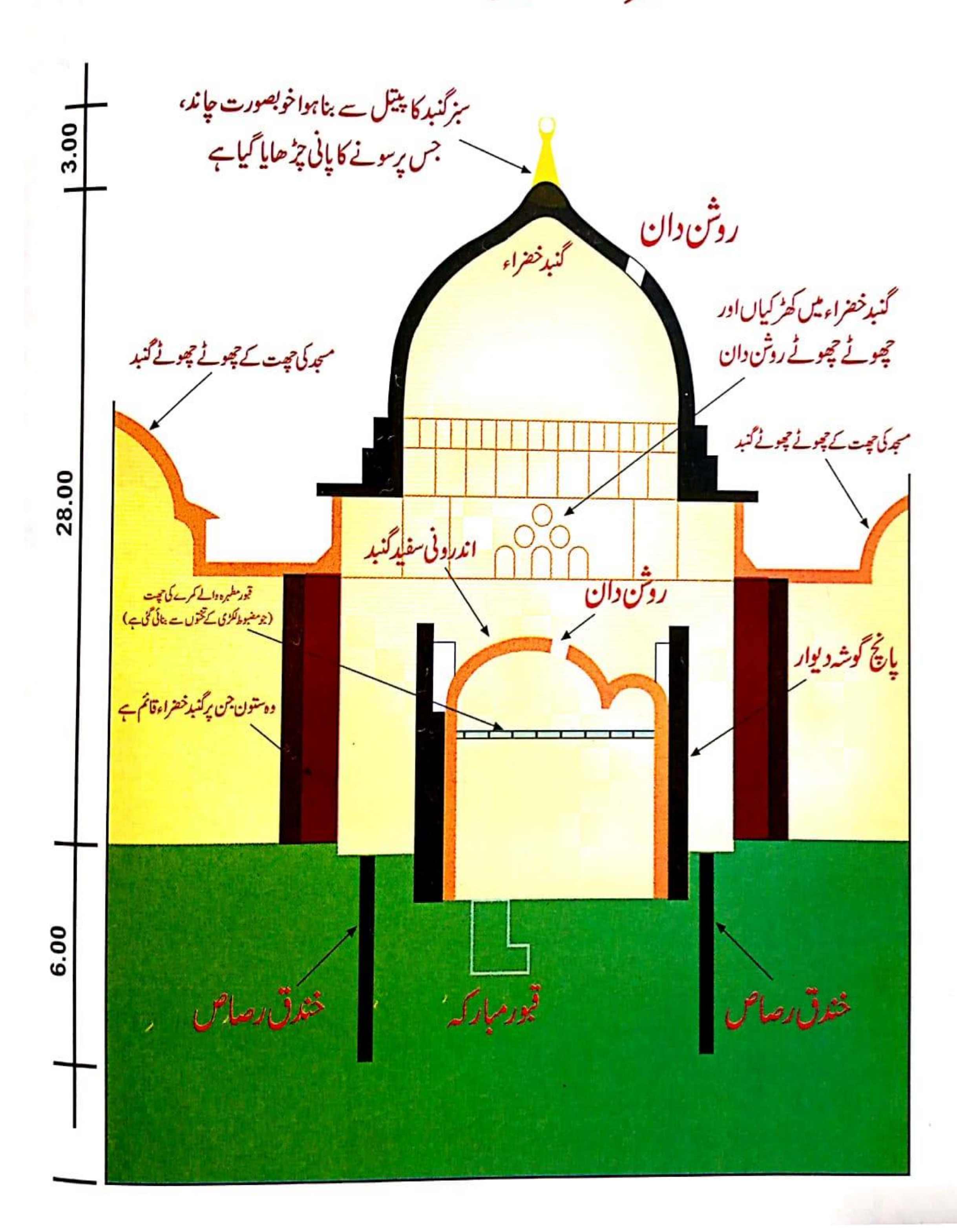


حجرات طیبات امہات المومنینؓ
اور عہد رسالت میں مسجد النبوی الشریف
حجرہ سیدہ صفیہؓ
حجرہ سیدہ حفصہؓ
جانب قبلہ حدود "مسجد النبوی الشریف"
حجرہ سیدہ ام سلمہؓ
حجرہ سیدہ عائشہؓ
محراب النبی
منبر شریف
حجرہ سیدہ جویریہؓ
حجرہ سیدہ سودہؓ
ریاض الجنة
حجرہ سیدہ ام حبیبہؓ
حجرہ سیدہ زینبؓ بنت خزیمہؓ
حجرہ سیدہ زینبؓ بنت جحشؓ
بیت السیدہ فاطمۃ الزہراؓ
باب النبی (باب جبریلؑ)
اہل الصفہ
آخری توسیع نبویؐ
100 x 100
ذراع
آخری دروازہ مسجد
حد مسجد جانب شمال



جبل عیر کی طرف
وضوء خانہ
وضوء خانہ
وضوء خانہ
باب البقیع
مواجہ شریف
باب السلام
حجرۃ العائشۃ
ریاض الجنۃ
باب الصدیق
باب جبریل
باب الصدیق
اصحاب صفحہ
باب النساء
باب عمر
باب بلال
باب ہجرہ
باب قبا
چھتریاں
چھتریاں
عورتوں کی نماز گاہ
عورتوں کی نماز گاہ
باب فہد
وضوء خانہ
وضوء خانہ
حاضرین کو دھوپ سے بچانے کے لئے چھتریاں
میدانِ اُحد کی طرف

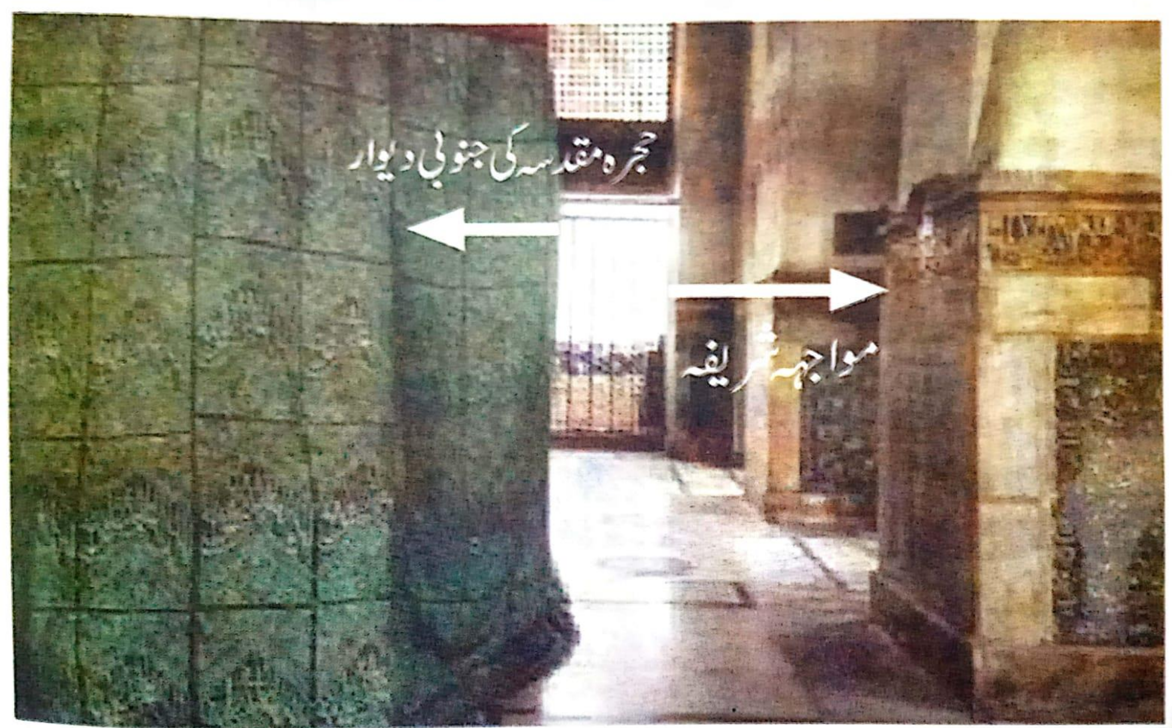
گنبد خضراء



حجرہ مقدسہ کی چھت کا نقشہ
سبز گنبد کا پیتل سے بنا ہوا خوبصورت چاند، جس پر سونے کا پانی چڑھایا گیا ہے
3.00
روشن دان
گنبد خضراء
گنبد خضراء میں کھڑکیاں اور چھوٹے چھوٹے روشن دان
مسجد کی چھت کے چھوٹے چھوٹے گنبد
مسجد کی چھت کے چھوٹے چھوٹے گنبد
28.00
اندرونی سفید گنبد
روشن دان
قبور مطہرہ والے کمرے کی چھت (جو مضبوط لکڑی کے تختوں سے بنائی گئی ہے)
پانچ گوشہ دیوار
وہ ستون جن پر گنبد خضراء قائم ہے
6.00
خندق رصاص
قبور مبارکہ
خندق رصاص

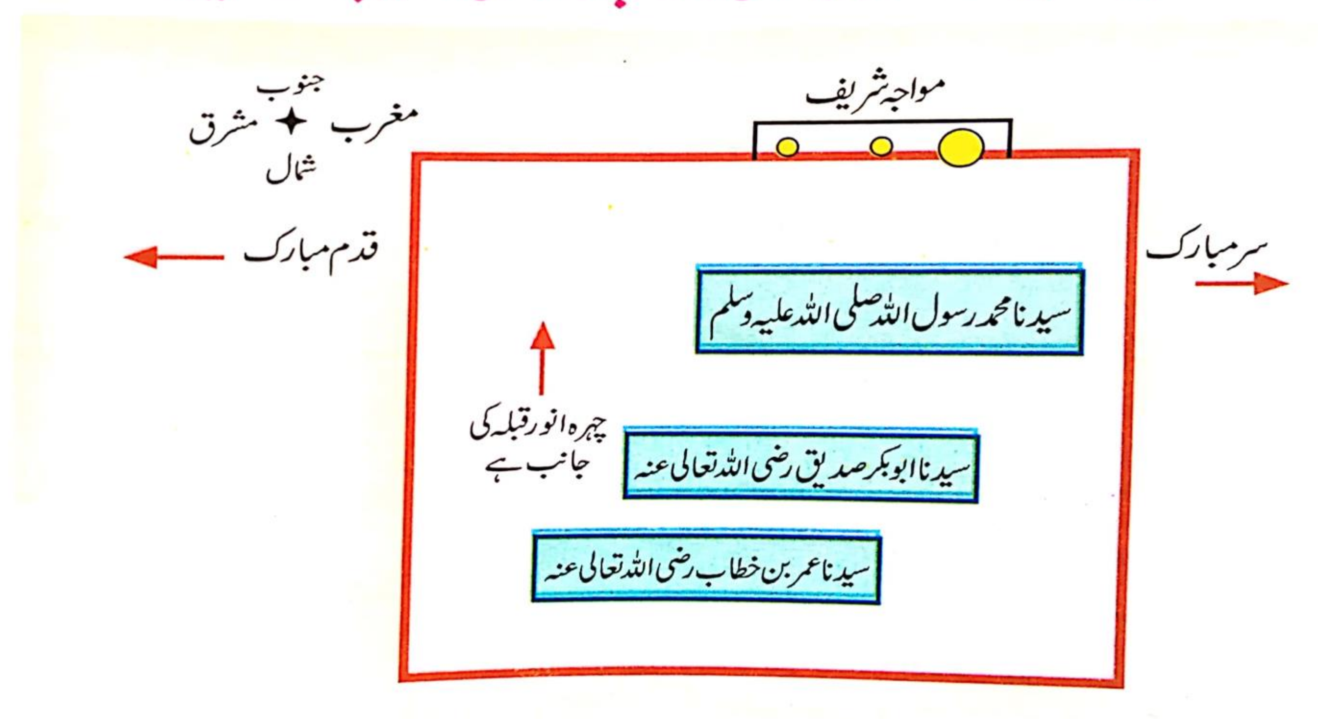






اللہ تعالیٰ ہمیں بار بار اپنے محبوب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضری کی توفیق عطا فرمائے،

راجح قول کے مطابق تین قبور مبارکہ اس ترتیب سے ہیں



روضہ اطہر کا اندرونی نقشہ

باب البقیع
(سلام پڑھنے کے بعد اس دروازے سے باہر نکلنا ہوتا ہے)

باب السلام
(سلام پڑھنے کیلئے مسجد نبوی میں داخل ہوتے ہیں)

مواجہہ شریفہ
(یہاں کھڑے ہوکر سلام پیش کیا جاتا ہے)

16.5 m

16 m

سیدنا رسول اللہ ﷺ
سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ

ریاض الجنۃ (جنت کی کیاری)
ستون سریر
ستون حرس
ستون وفود

پانچ گوشہ دیوار
کمرہ عائشہ (جس میں تین مقدس قبریں ہیں)

چھوٹا دروازہ
بڑا دروازہ
داخل ہونے کا سبز دروازہ
محراب فاطمہ
سریر فاطمہ
حجرہ عائشہ کی طرف داخل ہونے کا دروازہ

7.5 m

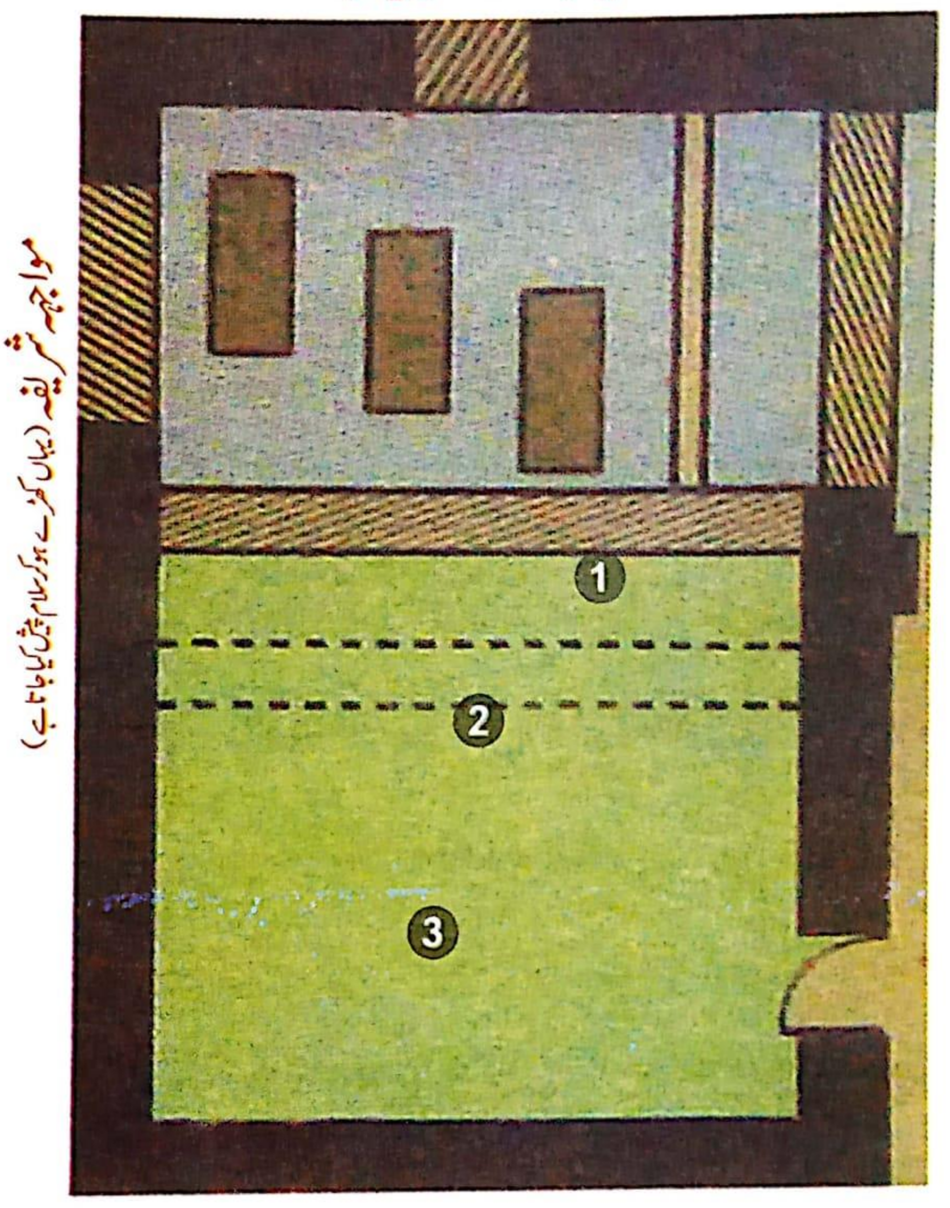
سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا گھر

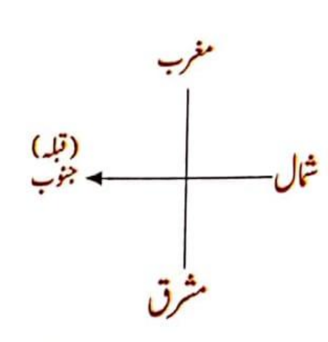
محراب تہجد

13 m

(قبلہ)
جنوب
مغرب
مشرق
شمال

ریاض الجنۃ (جنت کی کیاری)





1. مشرقی دیوار، جسے کھودتے وقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا پاؤں مبارک نظر آ گیا
2. حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے پھر یہاں دیوار تعمیر کرادی
3. سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی رہائش اس حصہ میں اختیار کر لی

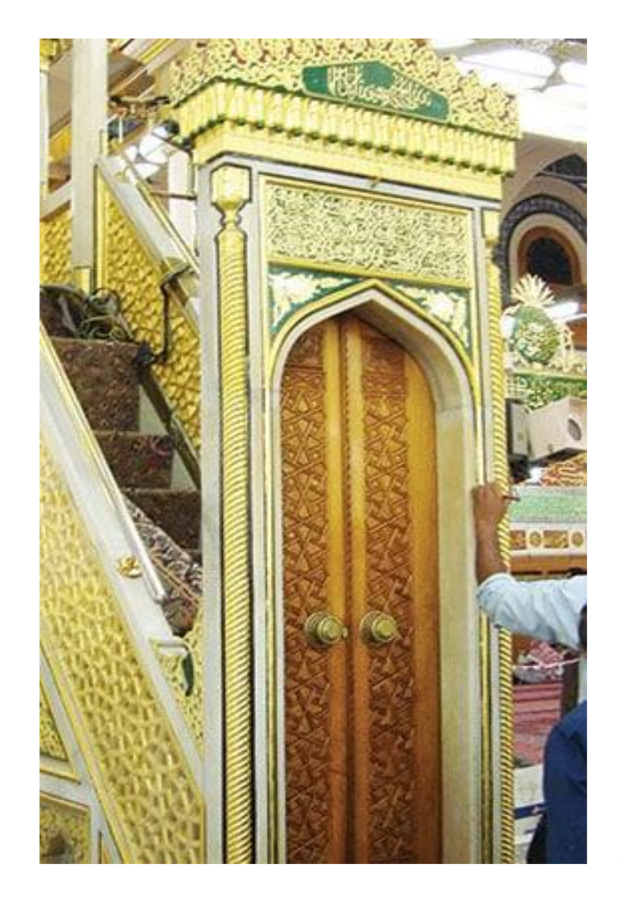
(دار المدینہ میوزیم، مدینہ منورہ)



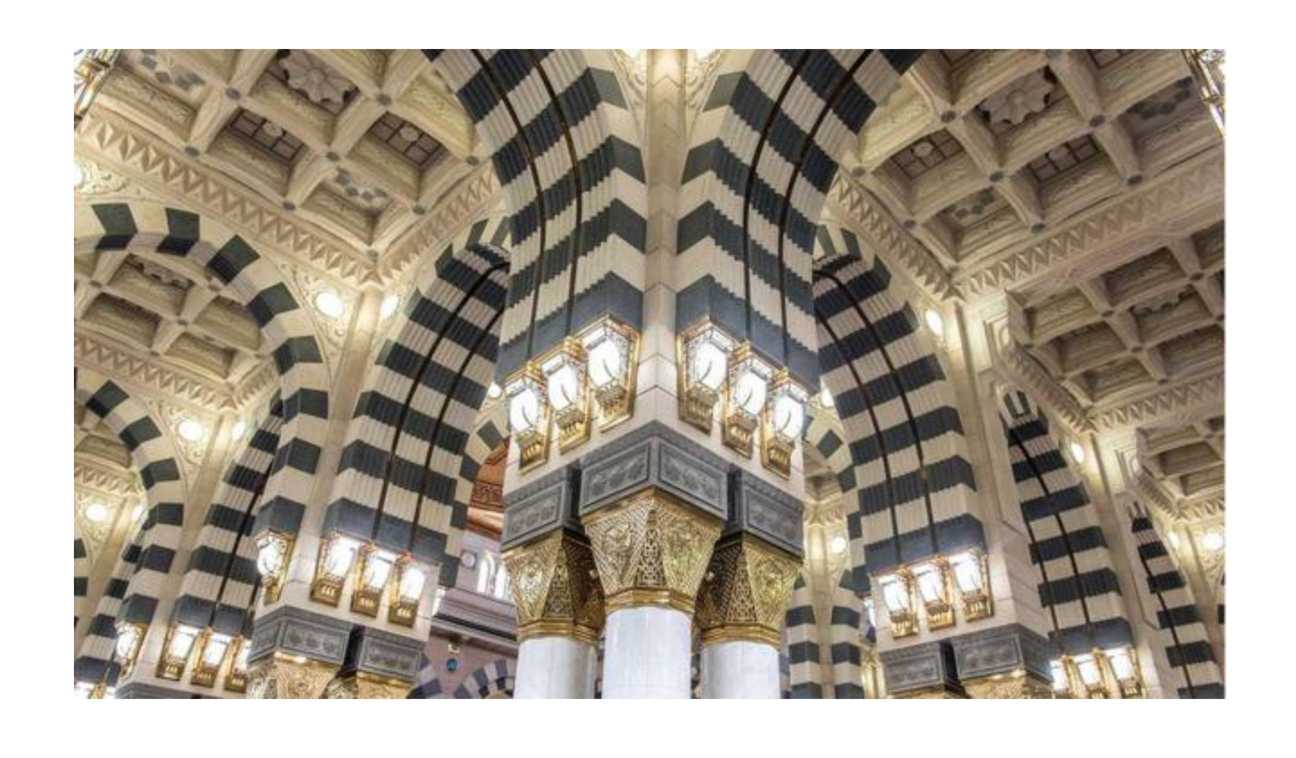


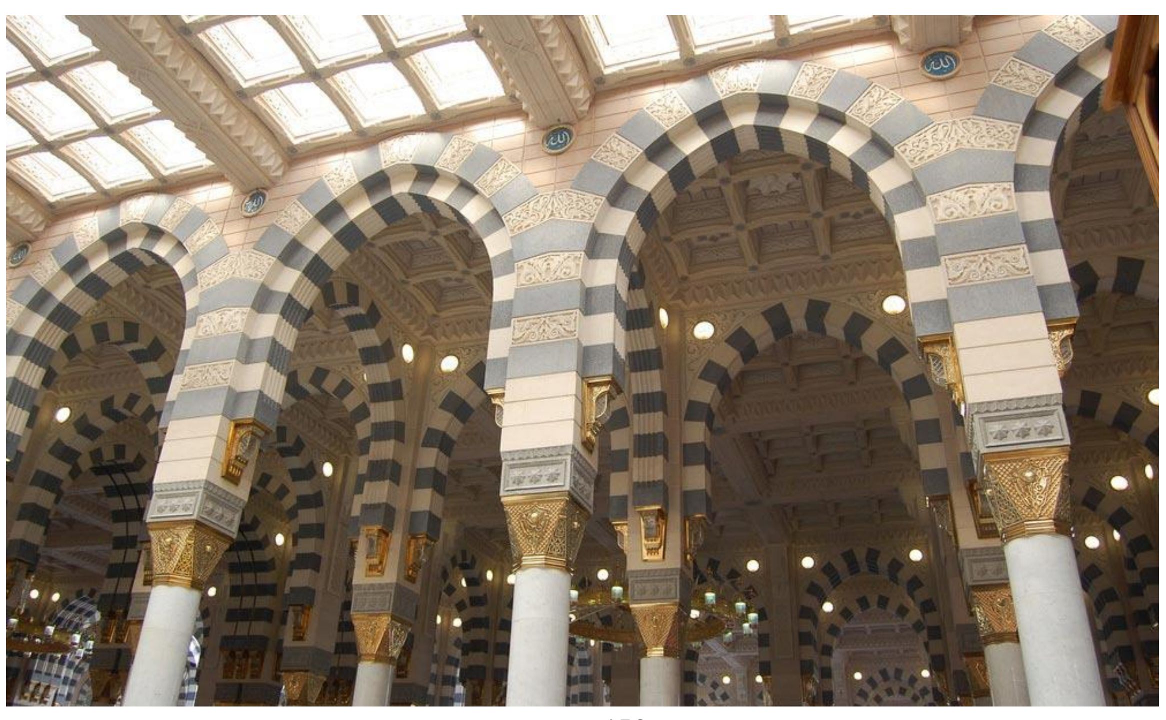


محراب مسجدِ نبوی ﷺ



ممبر رسول ﷺ



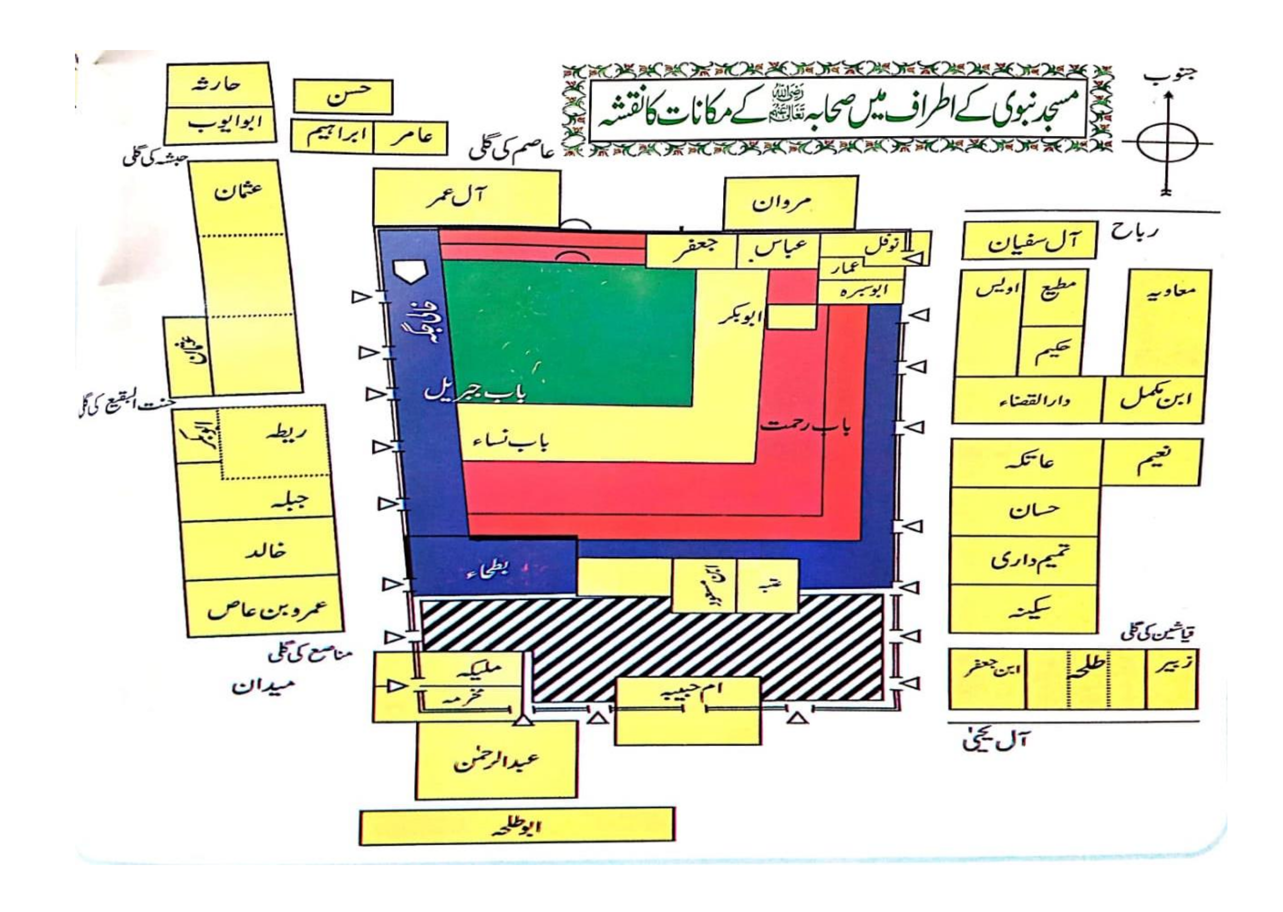


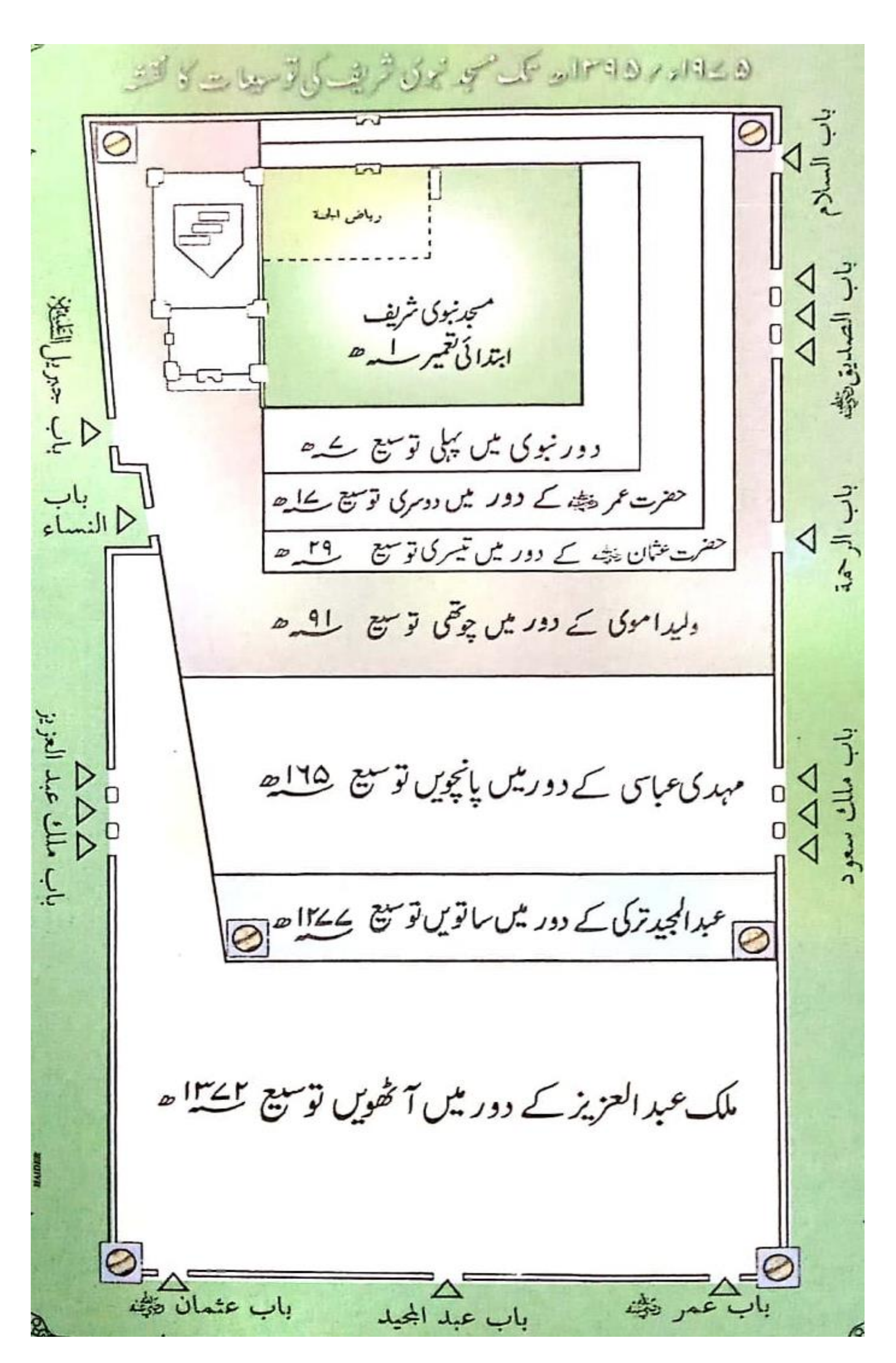




مسجدِ نبوی ﷺ کی توسیع

- عہد نبوی ﷺ میں مسجد نبوی شریف
- پہلی توسیع 7ھ عہد نبوی ﷺ میں
- دوسری توسیع 17ھ میں امیر المؤمنین حضرت عمرفاروق کے دور میں
- تیسری توسیع 29ھ امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی کے دور میں
- چوتھی توسیع 91ھ میں خلیفہ اموی کے دور میں
- پانچویں توسیع 165ھ میں خلیفہ عباسی میں
- چھٹی توسیع 888ھ میں سلطان اشرف قائیتبائی کے دور میں
- ساتویں توسیع 1277ھ میں ترکی دور میں
- آٹھویں توسیع1372ھ میں ملک عبدالعزیز کے دور میں
- نوویں توسیع 1414ھ میں شاہ ملک فہد کے دور میں




۱۹۷۵ء / ۱۳۹۵ھ تک مسجد نبوی شریف کی توسیعات کا نقشہ
باب السلام
باب الصدیق رضی اللہ عنہ
باب الرحمۃ
باب ملک سعود
باب جبریل علیہ السلام
باب النساء
باب ملک عبد العزیز
باب عمر رضی اللہ عنہ
باب عبد المجید
باب عثمان رضی اللہ عنہ
ریاض الجنۃ
مسجد نبوی شریف
ابتدائی تعمیر ۱ھ
دور نبوی میں پہلی توسیع ۷ھ
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں دوسری توسیع ۱۷ھ
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں تیسری توسیع ۲۹ھ
ولید اموی کے دور میں چوتھی توسیع ۹۱ھ
مہدی عباسی کے دور میں پانچویں توسیع ۱۶۵ھ
عبد المجید ترکی کے دور میں ساتویں توسیع ۱۲۷۷ھ
ملک عبد العزیز کے دور میں آٹھویں توسیع ۱۳۷۲ھ





جبلِ اُحد

إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ نَظَرَ إِلَى أُحُدٍ فَقَالَ هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ۔ (صحیح بخاری)

جب ہم مدینہ کے قریب پہنچے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے احد کی طرف دیکھا اور فرمایا یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

جبلِ اُحد حلِ وقوع:

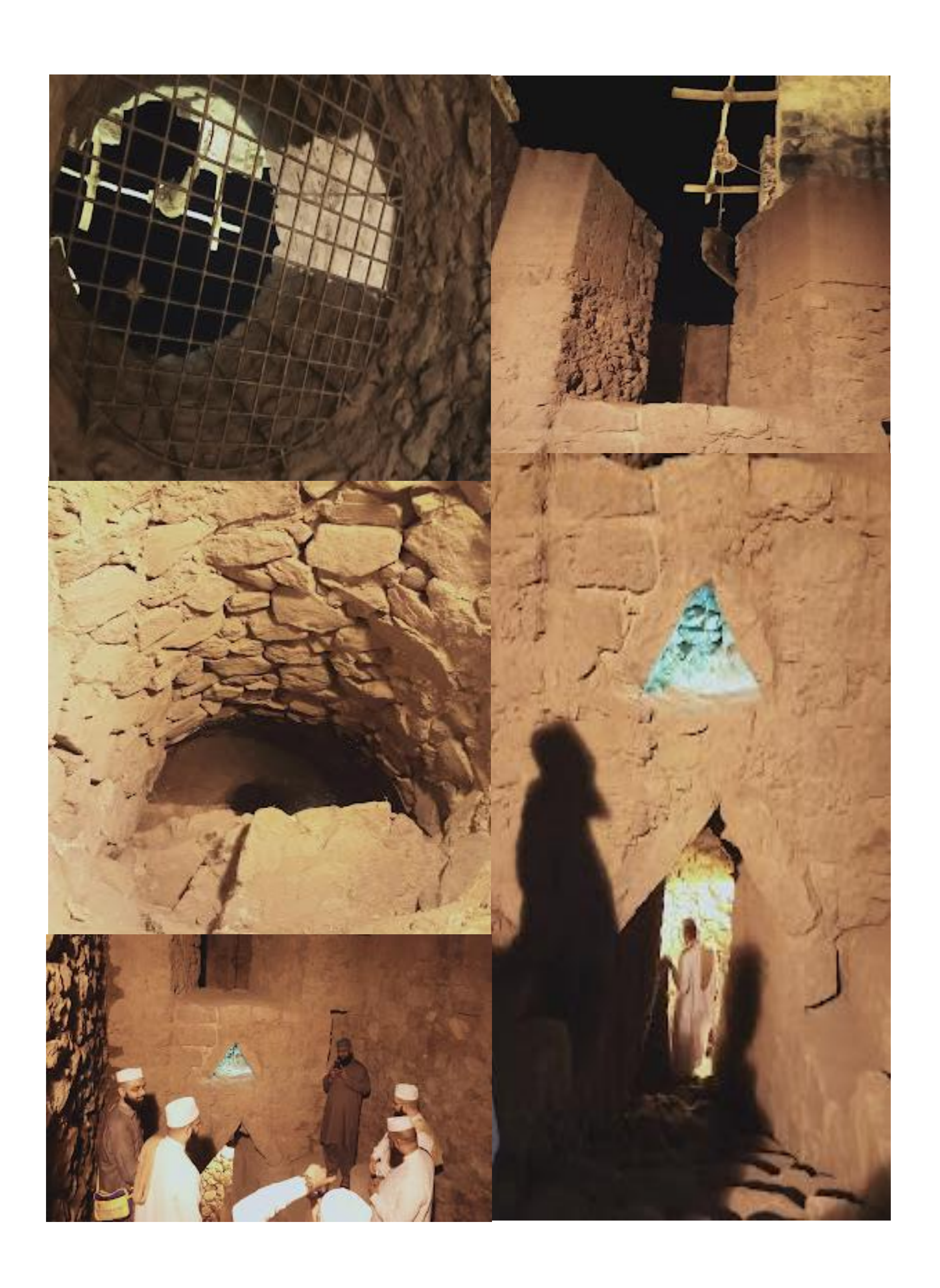
جبل اُحد مدینہ منورہ اور جبل الرمہ کے شمال میں، مدینہ منورہ سے چار پانچ کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے،اس کا رنگ ہلکا سرخ ہے۔ مشرق سے مغرب تک اس کی لمبائی 9اوردس کلو میٹر کے درمیان ہے۔(مدینۃ الرّسُول، تاریخ وفضائلِ مدینۃُ النّبی ﷺ،پروفیسر قاضی داؤد،عبدالباقی امجاہد،مترجم:علامہ مفتی محمد وسیم اکرم القادری،ص:999مطبوعہ:ناصر شہزادپرنٹرز،لاہور،پاکستان،2014ء)



24/OCT/2022☆

ہم میدانِ اُحد سے سید الشہداء کے مزارات پر حاضری دے کر واپسی آرہے تھے۔ حضرت فخر المشائخ نے فرمایا: مسجدِ نبوی ﷺ کے ہر حصہ کی کیفیت الگ الگ ہے۔



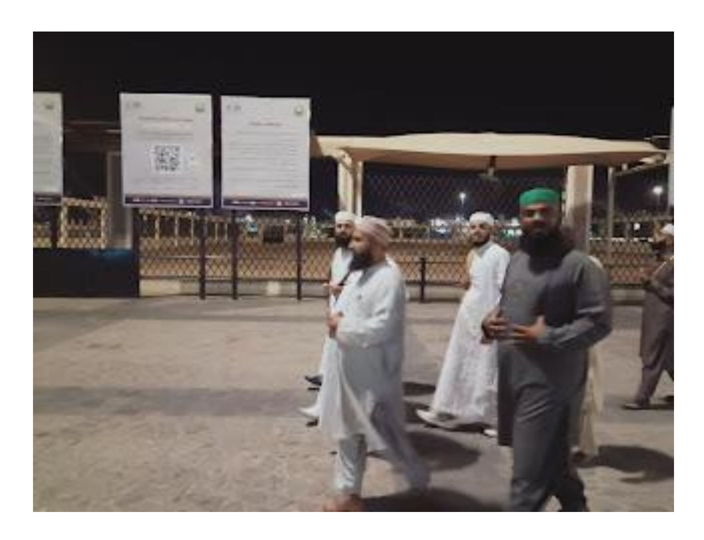


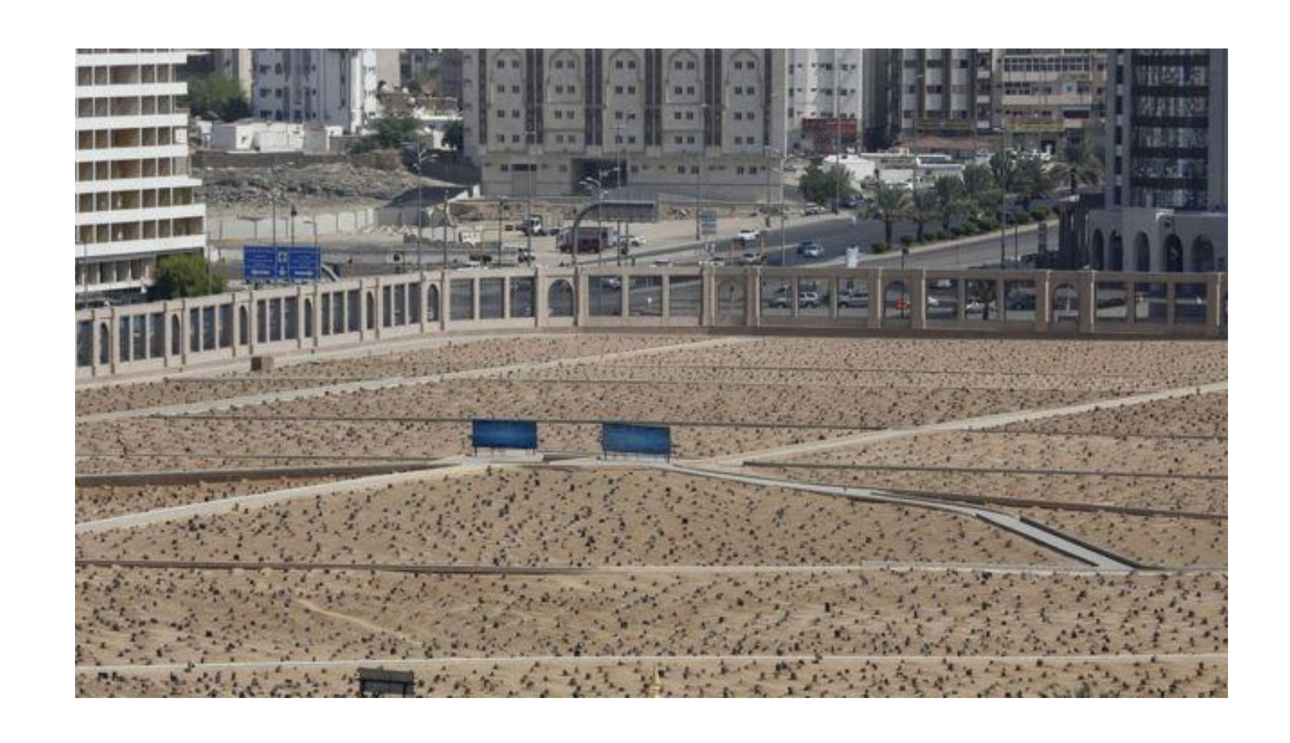




میدان اُحد میں ایک کنواں







جنت البقیع

جنت البقیع کے نام اور اُن کی وجہ عربی میں بقیع درخت والے میدان کو کہتے ہیں اس میدان میں پہلے غَرقَد کے درخت تھے اسی لئے اس جگہ کا نام "بقیعُ الغَرقد" ہو گیا۔(مراٰۃ المناجیح، ج2، ص525) عرب لوگ عُموماً اپنے قبرستانوں کو جنّت کہہ کر پکارتے ہیں اسی لئے "جنت البقیع" پکارا جانے لگا۔ اَعْرابیوں میں اس کا نام "مقابِرُ البقیع" مشہور ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الأَرْضُ ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ، ثُمَّ آتِي أَهْلَ البَقِيعِ فَيُحْشَرُونَ مَعِي ، ثُمَّ أَنْتَظِرُ أَهْلَ مَكَّةَ حَتَّى أُحْشَرَ بَيْنَ الحَرَمَيْنِ»

(محمد بن عيسى بن سَوْرة بن موسى بن الضحاك، الترمذي، أبو عيسى (المتوفى:279هـ)،ترمزی،ج:5،ص600،مطبوعہ: شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي ،مصر، 1395 هـ - 1975 م)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے میری قبر شق ہو گی، پھر ابو بکر و عمر کی قبریں شق ہوں گئ۔ پھر میں جنت البقیع والوں کے پاس آؤں گا، انہیں میرے ساتھ جمع کیا جائے گا۔ پھر میں اہل مکہ کا انتظار کروں گا یہاں تک کہ حرمین شریفین کے درمیان میرا اور ان کا اجتماع ہو گا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا كَانَتْ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيعِ فَيَقُولُ: «السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ ، وَإِنَّا وَإِيَّاكُمْ مُتَوَاعِدُونَ غَدًا مُؤَجَّلُونَ ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ»

(صحيح مسلم،مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيري النيسابوري (المتوفى: 261هـ)،حديث: 974وص:669-ج:2،مطبوعہ: دار إحياء التراث العربي – بيروت)

ترجمہ: جب رسول اللہ ﷺ کا میرے ہاں قیام ہوتا تو آپ ﷺ رات کے آخری حصہ میں بقیع (مدینہ المنورہ کا وہ قبرستان جسے عرف عام میں "جنت البقیع" کہتے ہیں) تشریف لے جاتے اور دعا فرماتے «السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ ، وَإِنَّا وَإِيَّاكُمْ مُتَوَاعِدُونَ غَدًا مُؤَجَّلُونَ ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ» **اے جماعت مؤمنین! السلام علیکم! تمہارے پاس وہ چیز آچکی ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ ان شاء اللہ ہم بھی تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں، اے اللہ بقیع غرقد میں دفن ہونے والوں کی مغفرت فرما۔**



دوسرے دن بروز۔۔۔25اکتوبر2022 صبح 08:00 بجے مسجد نبوی ﷺ چلا گیا۔ کچھ دیر مسجد میں اپنے اورادو وظائف پڑھے۔ جیسے جیسے موقع ملتا کوشش ہوتی کہ روضہ رسول ﷺ پر اپنا زیادہ وقت گزرے۔

عصر کی نماز کے بعد پھر میں اپنی بیوی، بچوں کو روضہ رسول ﷺ پر لے گیا۔ حضور ﷺ کی روضہ اقدس کے سامنے بچوں کے ساتھ نعت رسول مقبول ﷺ پیش کرنے کا موقع ملا۔

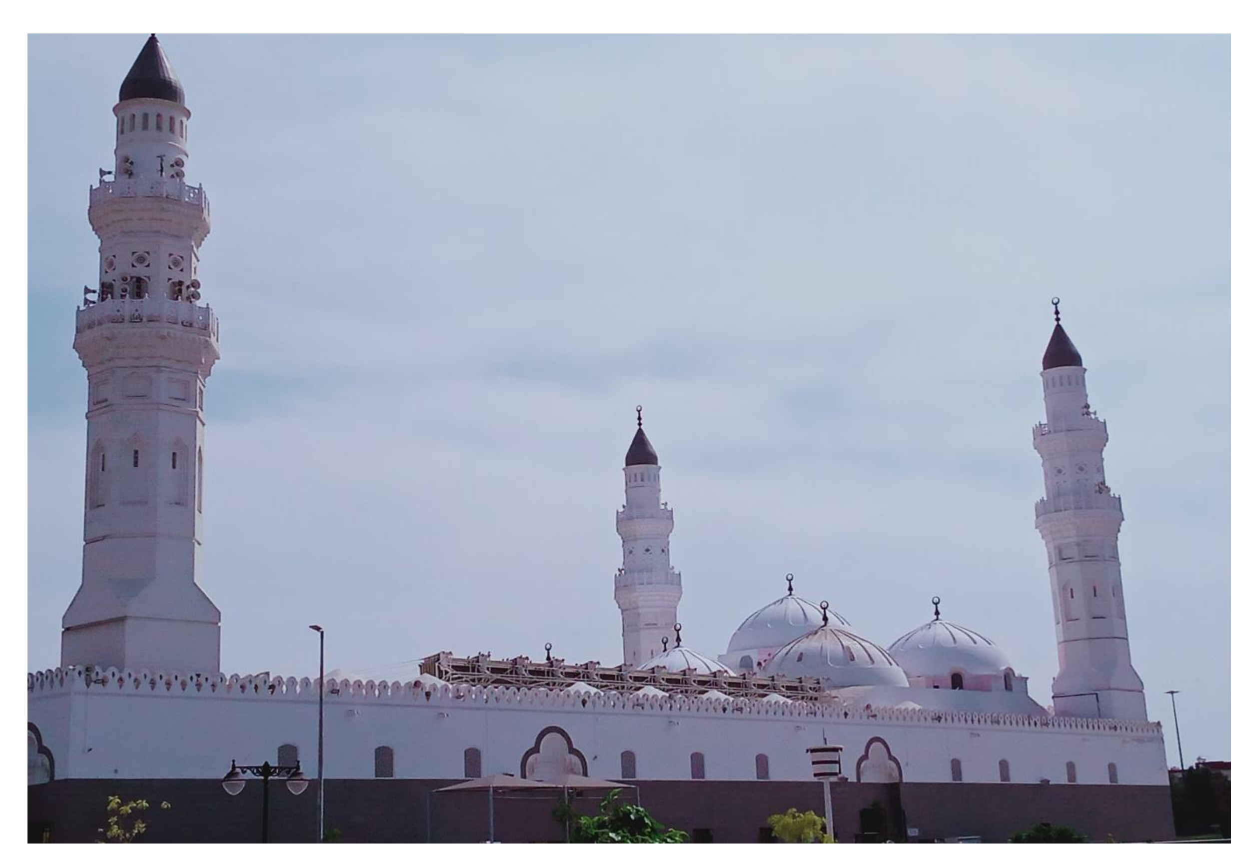
مسجد نبوی سے مسجد قباء تک کا راستہ

26/OCT/2022☆

آج صبح 08:00 روضہ رسول ﷺ پر حاضر ہو گیا پہلے مواجہ شریف پر خاضر ہوا پر مسجد نبوی ﷺ میں بیٹھ کر وہ سکون حاصل کیا جو دنیا میں کہیں نہیں مل سکتا۔ 10:00 بجے کے آس پاس دل میں خیال آیا کہ سُنا ہے کہ یہاں (مسجد نبوی ﷺ) سے مسجد قباء تک سعودی گورمنٹ نے پیدل کا راستہ بہت خوبصورت بنایا ہے تو میں نے ارادہ کیا کہ کیوں نہ پیدل مسجد قباء جا کر یہ لطف بھی حاصل کیا جائے۔







الحمد اللہ میں 10:10 منٹ پر مسجد نبوی ﷺ سے مسجد قباء تک کا پیدل سفر شروع کیا اور 40 منٹ سفر کرنے کے بعد مسجد قباء پہنچ گیا۔



12:00 تک میں مسجد میں ہی رہا پھر واپس مسجد نبوی ﷺ کی طرف روانہ ہوا راستے میں ظہر کی اذانیں ہوئیں تھیں۔ مسجد جمعہ میں ظہر کی نماز ادا کرنے کے بعد اپنے سفر کو دوبارہ شروع کر دیا۔ راستے میں مساجد نظر آئیں۔ چند ہی لمحوں کے بعد میں مسجد نبوی ﷺ تک پہنچ گیا تھا۔

مسجد جمعہ کا منظر






مسجد زینل




مسجد
زينل

مسجد ربیعہ بن ملک رضی اللہ عنہ



مدینہ منورہ میں قائم مساجدوں کی زیارت کاشرف حاصل ہوا۔

میدانِ اُحد میں میلاد نبوی ﷺ کا انعقاد:

☆27/oct/2022 جمعرات کے روز میدان اُحد کے احاطہ میں میلاد النبی ﷺ منعقد کیا۔







کاروانِ اشرفیہ کی طرف سے میدانِ اُحد میں آدب کے تمام تر تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے "میلاد النبی ﷺ "منعقد کیا گیا۔اس میں حمدِ باری تعالیٰ، نعت رسول مقبول ﷺ، بیان اور شہدائے اُحد کی شان میں منقبت پیش کی گئی۔

☆حضرت فخر المشائخ ابو المکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف اشرفی الجیلانی مدظلہ العالی نے شہدائے اُحد بالخصوص سید الشہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے فضائل بیان کیے۔

اہم بات

حضرت نے بیان کے دوران فرمایا کہ یہ وہ عظیم مقام ہے جہاں پر اسلام کی دوسری جنگ لڑی گئی اور درد ناک واقعہ پیش آیا کہ حضور ﷺ کے چہیتے چچا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا اور آپ کے جسم اطہر کی بے حرمتی کی گئی۔

مدینہ منورہ میں میلاد مصطفی ﷺ کا انعقاد





28/OCT/2022☆

مدینہ منورہ میں محفلِ میلاد منعقد کی گئی۔ جس میں صاحبزادہ سید ذوالقرنین اشرف جیلانی مدظلہ العالی نے حضوراقدس ﷺ کی بارگاہ میں ہدیہ عقیدت پیش کیا۔اس محفل میں حضرت فخر المشائخ ابوالمکرم ڈاکٹر سید محمد اشرفی الجیلانی مدظلہ العالی نے اپنی حکمت سے سمجھایا کہ مدینہ منورہ میں ہمیں اپنے شب وروز کیسے گزارنے چاہیں۔

آپ نے فرمایا کہ "حدیث کے مطابق حضور ﷺ کے روضہ اقدس پر70ہزار فرشتے روزانہ نازل ہوتے ہیں اور جس فرشتے کی ایک دفعہ باری آگئی تو پھر اُس کی دوبارہ باری نہیں آتی۔ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ ہم ہر وقت حضور ﷺ پر درود وسلام پڑھ سکتے ہیں"۔

آپ نے اپنی تقریر میں یہ بھی فرمایا" یہاں تو دل یہ چاہتا ہے کہ نہ ہم کسی کو جانتے ہو اور نہ کوئی ہمیں جانتا ہوں"۔

مدینہ میں حضرت فخر المشائخ کی ڈاکٹر سید علیم اشرف جیلانی کی ملاقات۔



☆2022/OCT/29بروز ہفتہ کی رات مدینہ میں (فندق گلنار) حضرت ڈاکٹر سید علیم اشرف جیلانی مدظلہ العالی سے ملاقات ہوئی۔ آپ نے اپنی گفتگوں کے دوران ایک جملہ ارشاد فرمایا: "اخلاص ہماری ضرورتوں سے شکست پا جاتا ہے"۔

یعنی ہم نے اپنے خرچے اتنے بڑھا لیتے ہیں کہ پھر ادھار لینا پڑھتا ہے اور اگر نہیں ملے تو ضروریات کی وجہ سے غلط طریقہ اختیار کر کہ اپنی ضرورتوں کو پورا کیا جاتا ہے۔ اگر بندہ اخلاص کی راہ کو اختیار کرنا بھی چاہتا ہے تو نہیں کر پاتا۔ اس لئے اپنی ضروریات پر غور و فکر کرنا چاہیے۔ اگر ہم نے اپنی زندگی میں فضول ضروریات شامل کی ہوئیں ہیں تو اُسے اپنی زندگی سے دور کرنے کی بھرپور کوشش کریں۔

آپ ﷺ جمعرات کے دن سفر کرنے کو پسند کرتے تھے:

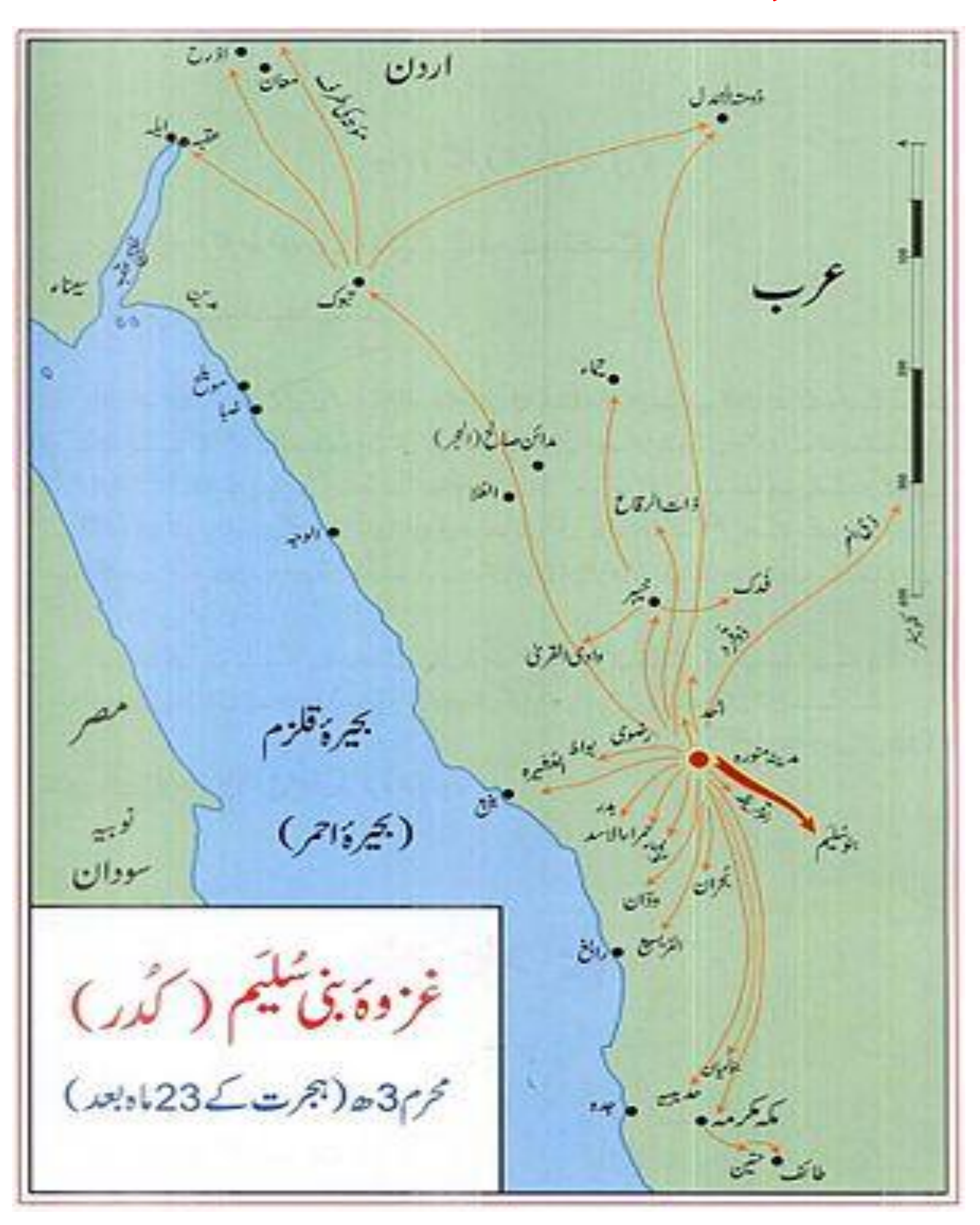
عبداللہ بن محمد، ہشام، معمر، زہری، عبدالرحمن بن کعب بن مالک اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ (صحیح بخاری)

آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) غزوہ تبوک میں جمعرات کے دن (مدینہ سے) نکلے تھے اور آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ پسند کرتے تھے کہ سفر کے لیے جمعرات کے دن نکلا جائے۔



مدینہ منورہ سے جو غزوات لڑے گئے

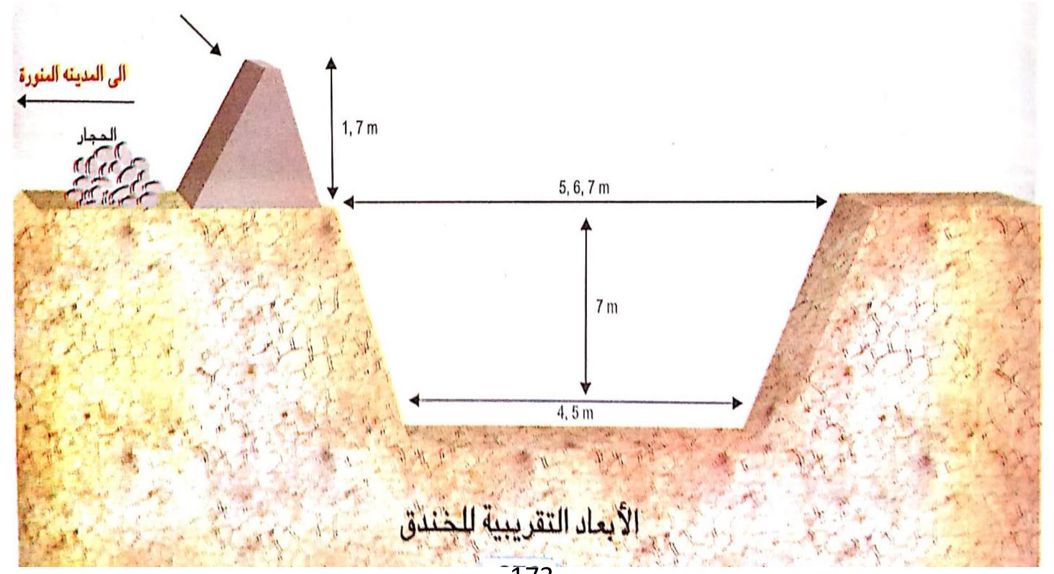


غزوہ خندق

مولانا حافظ محمد عبد الاحد قادری لکھتے ہیں کہ ہجرت کے اسی پانچویں سال کے واقعات میں غزوہ خندق کا واقعہ بھی ہے۔اس غزوہ کو غزوہ احزات بھی کہتے ہیں،غزوہ خندق اس بنا پر کہا جاتا ہے کہ اس غزوہ میں مدینہ کے گرد خندقیں کھودیں گئی تھی۔(مولانا حافظ محمد عبد الاحد قادری،غزوات النبی ﷺ،ص:273،مطبوعہ:زاویہ پبلیشرز لاہور،پاکستان)

حکیم محمود احمد ظفر لکھتے ہیں کہ **یہ غزوہ شوال کے مہینہ، سن 5ھ، میں پیش آیا**۔(حکیم محمود احمد ظفر،پیغمبر اسلام اور غزوات و سرایا،ص:153،مطبوعہ:نشریات لاہور،پاکستان)





حدیبیہ:

صلح حدیبیہ سیرت نبویہ ﷺ کا وہ اہم واقعہ ہے جس نے اسلام کی دعوتی سرگرمیوں کے نتائج کو درخشاں کر دیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کو مکہ سے گئے ہوئے چھ سال گزر گئے۔ ان چھ سالوں میں دشمن سے مدافعت کی وجہ سے مسلسل جنگوں میں مصروف رہے۔ کبھی قریش کے حملوں سے خود کو محفوظ رکھنے میں منہمک اور کبھی یہود کی دسیسہ کاریوں اور ریشہ دوانیوں سے نجات حاصل کرنے کی فکر۔ یہ سارا زمانہ ان کا مختلف پریشانیوں میں گزرا لیکن ان پریشانیوں کے باوجود اسلام کی دعوت ہر طرف پھیلتی گئی اور اس کے حامیوں میں قوت واستقلال بڑھتا گیا، اس کی دعوت کے سیلاب کے سامنے مشرکین اور کافروں کا ہر نبد مسمار ہو گیا۔ مسلمانوں کو مختلف لڑائیوں نے گھیرے رکھا تھا، بدر کا معرکہ ختم ہوا تو احد کی ہو کناک جنگ مسلط ہو گئی، اس کے بعد خندق کی جنگ مسلط کر دی گئی۔ اسی طرح یہود اور دوسرے قبائل کی جنگوں نے انہیں چین نہ لینے دیا، لیکن طوافِ کعبہ کا جو اشتیاق تھا اس اشتیاق میں ہمہ وقت چشم براہ تھے۔

حکیم محمود احمد ظفر لکھتے ہیں:

یکم ذی قعدہ سنہ 6 ہجری کو اتوار کے دن رسول ﷺ نے عمرے کے ارادہ سے مکہ مکرمہ کا قصد فرمایا

تقریباً 15 سو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہ اجمعین آپ کے ہمراہ تھے۔

(حکیم محمود احمد ظفر، پیغمبر اسلام اور غزوات وسرایا، ص:454، مطبوعہ: نشریات لاہور، پاکستان)

قریش پر افسوس، وہ جنگوں میں تباہ ہو گئے مگر پھر بھی رقل ٹھیکانے نہیں آئی۔

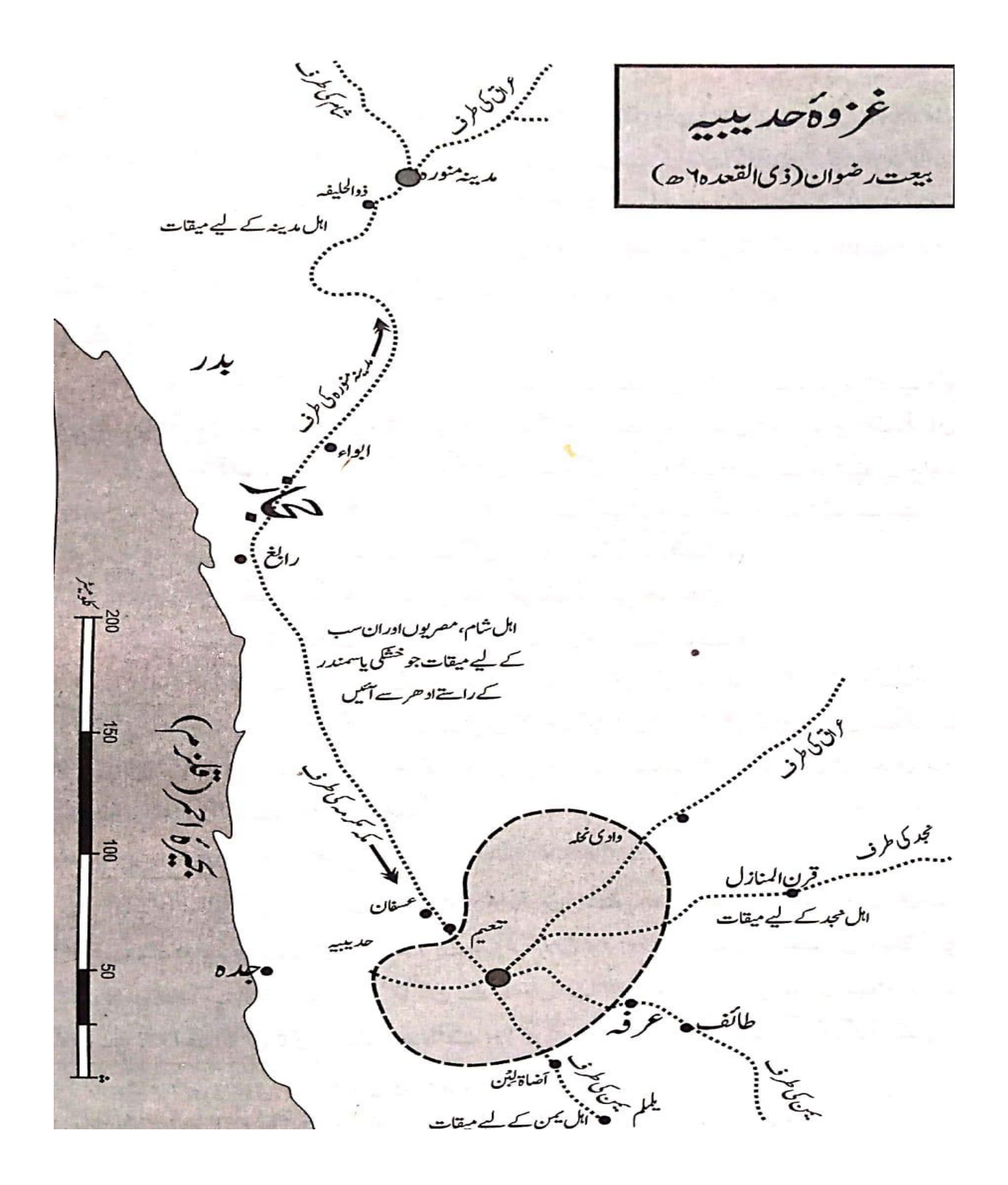
حدیبیہ کا مقام:

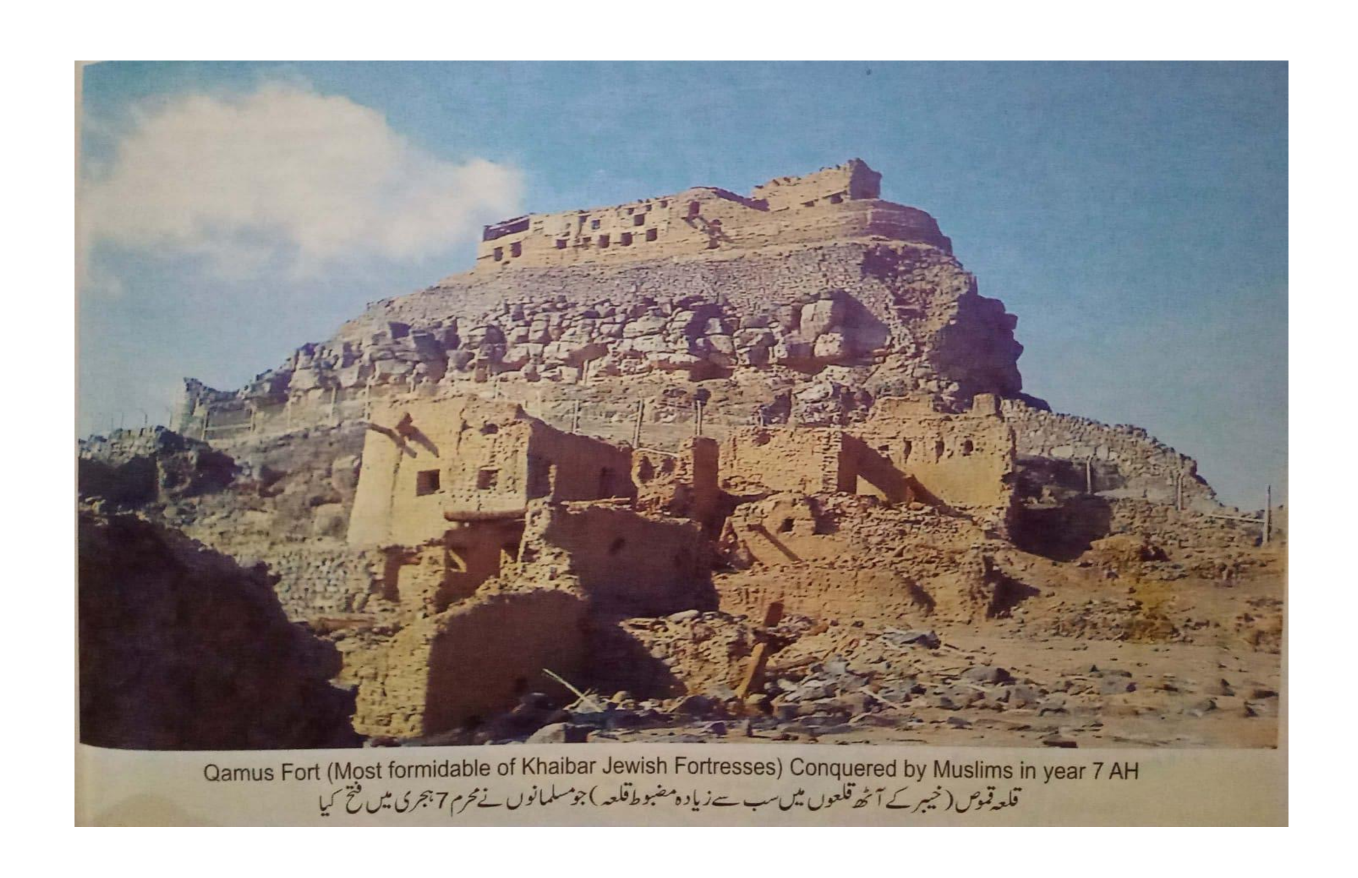
مکہ کے شمال میں کوئی 14 / 13 میل دور ایک کنواں۔ جہاں ہجری کے 6 سال بعد جب قریش نے حضور ﷺ کو حج سے روک دیا تو آپ ﷺ نے یہیں قیام فرمایا تھا اور قریش سے تاریخی معاہدہ کیا تھا۔

(ڈاکٹر غلام جیلانی برق، مُعْجَمُ الْبُدَان، ص:113۔ مطبوعہ: الفیصل ناشران و تاجرانِ کتب، لاہور، پاکستان، 2013ء)

واقعہ حدیبیہ سے مراد رسول اللہ ﷺ اور مشرکین کے درمیان مکہ کے قریب ہونے والا معاہدہ صلح ہے۔

آپ ﷺ مدینہ سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے:



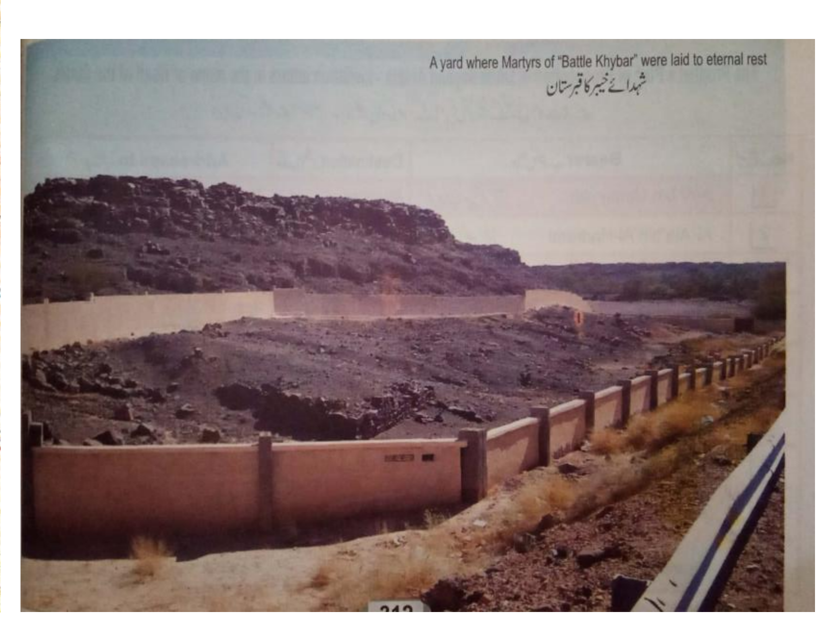


Qamus Fort (Most formidable of Khaibar Jewish Fortresses) Conquered by Muslims in year 7 AH
قلعہ قموص (خیبر کے آٹھ قلعوں میں سب سے زیادہ مضبوط قلعہ) جو مسلمانوں نے محرم 7 ہجری میں فتح کیا

غزوہ خیبر

حکیم محمود احمد ظفر لکھتے ہیں کہ **یہ غزوہ خیبر محرم الحرام کے مہینہ میں 7ھ میں پیش آیا۔** (حکیم محمود احمد ظفر، پیغمبر اسلام اور غزوات و سرایا، ص:490، مطبوعہ: نشریات لاہور، پاکستان)



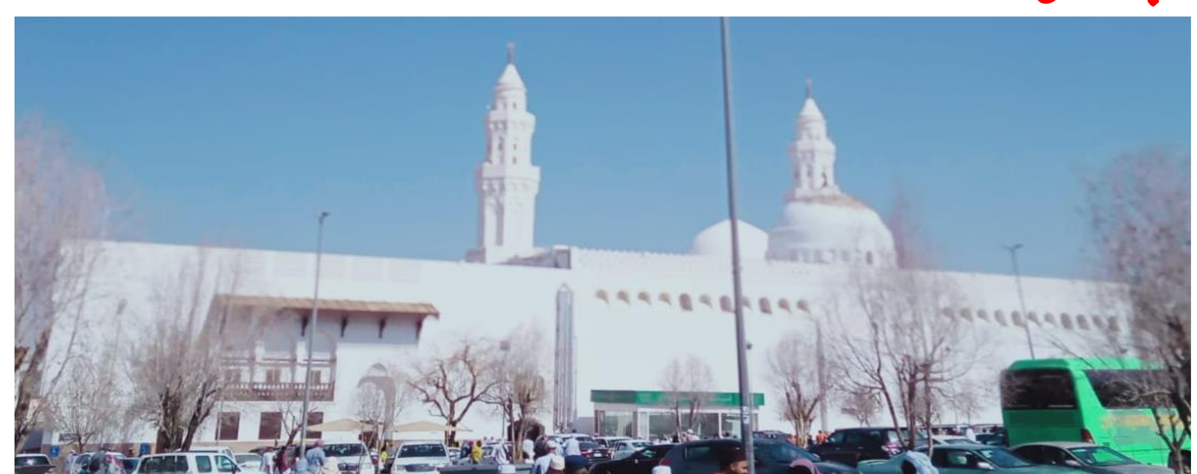


A yard where Martyrs of "Battle Khybar" were laid to eternal rest
شہدائے خیبر کا قبرستان

☆29/oct/2022 کو کاروان والوں کی طرف سے زیارتوں کے لئے روانہ ہوئے۔

1. وادی بطحان
2. اصحاب صفحہ کی بستی
3. مسجد قباء
4. مقام غزوہ خندق
5. مسجد قبلتین
6. حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے کھجور کے باغات
7. بئر عثمان
8. وادی جن (یعنی وادی بیضاء)
9. اس سفر میں شہریار نے یہ نعتیں پڑھیں
   یانبی سب کرم ہے تمہارا، اب میری نگاہوں میں جچتا نہیں کوئی،
10. آخر میں میدان اُحد پر شہدائے اُحد کے مزارات پر فاتحہ پڑھی اور ہوٹل واپس آگئے۔

مسجد قبلتین:





مسجد قبلتین وہ مقام ہے جہاں پر اللہ رب العزت نے مسلمانوں کا قبلہ
بیت المقدس کے بجائے بیت اللہ کو قبلہ بنانے کے حکم دیا،
رسول اللہ ﷺ نے مدینہ المنورہ ہجرت کرنے کے بعد 16
یا17 مہینے تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے
رہے۔ پھر صحیح قول کے مطابق 15 رجب سن 2ھ میں واقعہ
بدر سے دوماہ پہلے، زوال کے وقت بیت اللہ کی طرف رخ کرنے کا حکم نازل ہوا(سید فضل الرحمٰن، فرہنگ
سیرت، ص:99، زوّار اکیڈمی پبلی کیشنز کراچی، ناظم آباد نمبر4، پاکستان، 2013ء)



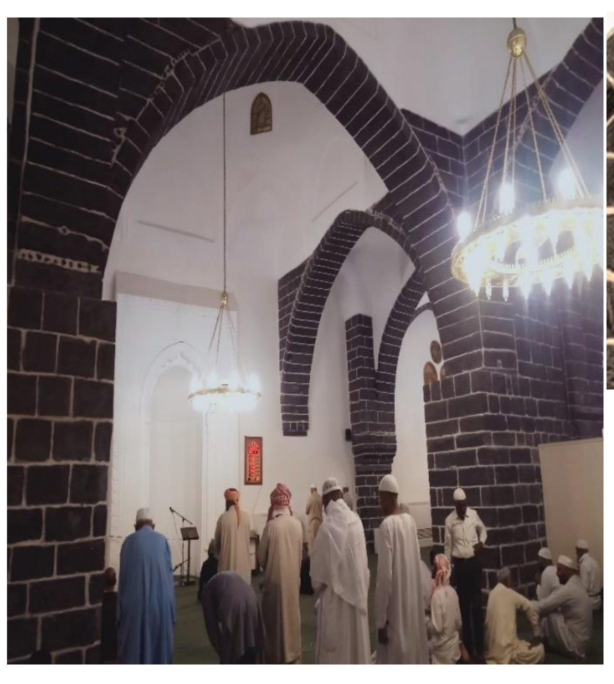
عمرو بن خالد، زہیر، ابو اسحاق، براء بن عازب سے روایت ہے:

الْأَنْصَارِ وَأَنَّهُ صَلَّى قِبَلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ تَكُونَ قِبْلَتُهُ قِبَلَ الْبَيْتِ وَأَنَّهُ صَلَّى أَوَّلَ صَلَاةٍ صَلَّاهَا صَلَاةَ الْعَصْرِ وَصَلَّى مَعَهُ قَوْمٌ فَخَرَجَ رَجُلٌ مِمَّنْ صَلَّى مَعَهُ فَمَرَّ عَلَى أَهْلِ مَسْجِدٍ وَهُمْ رَاكِعُونَ فَقَالَ أَشْهَدُ بِاللَّهِ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ مَكَّةَ فَدَارُوا كَمَا هُمْ قِبَلَ الْبَيْتِ وَكَانَتْ الْيَهُودُ قَدْ أَعْجَبَهُمْ إِذْ كَانَ يُصَلِّي قِبَلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَأَهْلُ الْكِتَابِ فَلَمَّا وَلَّى وَجْهَهُ قِبَلَ الْبَيْتِ أَنْكَرُوا ذَلِكَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ الْبَرَاءِ فِي حَدِيثِهِ هَذَا أَنَّهُ مَاتَ عَلَى الْقِبْلَةِ قَبْلَ أَنْ تُحَوَّلَ رِجَالٌ وَقُتِلُوا فَلَمْ نَدْرِ مَا نَقُولُ فِيهِمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ (صحیح بخاری)

نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) (جب ہجرت کر کے) مدینہ تشریف لائے تو پہلے اپنے ننہال میں، جو انصار تھے، ان کے ہاں اترے اور آپ نے (مدینہ کے بعد) سولہ مہینے یا سترہ مہینے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی، مگر آپ کو یہ اچھا معلوم ہوتا تھا کہ آپ کا قبلہ کعبہ کی طرف ہو جائے (چنانچہ ہو گیا) اور سب سے پہلی نماز جو آپ نے (کعبہ کی طرف) پڑھی عصر کی نماز تھی اور آپ کے ہمراہ کچھ لوگ نماز میں تھے ان میں سے ایک شخص نکلا اور کسی مسجد کے لوگوں پر اس کا گذر ہوا اور وہ (بیت المقدس کی طرف) نماز پڑھ رہے تھے، تو اس نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کو گواہ کر کے کہتا ہوں، میں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ہمراہ مکہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے (یہ سنتے ہی) وہ لوگ جس حالت میں تھے، اسی حالت میں کعبہ کی طرف گھوم گئے اور جب آپ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے تھے، یہود اور جملہ اہل کتاب بہت خوش تھے، مگر جب آپ نے اپنا منہ کعبہ کی طرف پھیر لیا تو یہ ان کو ناگوار ہوا، زہیر (جو اس حدیث کے ایک راوی ہیں) کہتے ہیں کہ ہم سے ابو اسحاق نے براء سے اس حدیث میں یہ نقل کیا کہ تحویل قبلہ سے پہلے اسی قدیم قبلہ پر کچھ لوگ مر چکے تھے، ہم یہ نہ سمجھ سکے کہ ان کے متعلق کیا خیال کیا جائے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت (وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ) 2۔ بقرۃ، آیت نمبر 143) نازل فرمائی۔

مسجد غمامہ







سرور کون ومکاں فخر زمین وزماں ﷺ کی یہ عید گاہ تھی، عیدین کی نماز اس جگہ ادا فرمایا کرتے تھے۔اس لیے اسے مسجد مصلی العیدین کہا جاتا ہے۔

مسجدِ نبوی ﷺ کے باب السلام سے جنوب مغربی کونے میں تقریباً پندرہ سو فٹ کے فاصلہ پر یہ مسجد واقع ہے۔ حضور ﷺ نے 2ھ میں پہلی مرتبہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز اس جگہ ادا فرمائی تھی۔

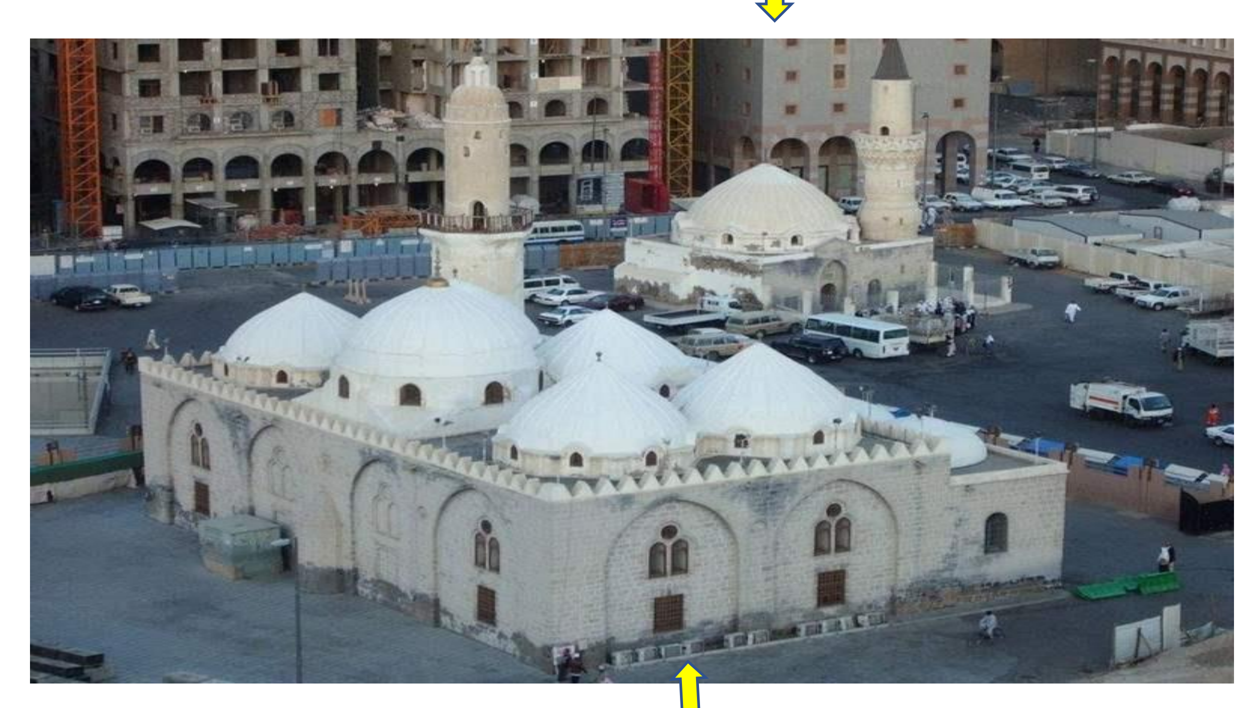
(محمد عبد المعبود صاحب، تاریخ مدینۃ المنورۃ، ص:459، مطبوعہ: مکتبہ رحمانیہ، اسلامی کتب خانہ، لاہور، پاکستان)

مسجد ابو بکر صدیق



یہ مسجد بھی بالکل مسجد غمامہ کے شمالی جانب ہے۔۔

مسجد ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ



مسجد غمامہ یا مصلی العید

مدینے کے شب و روز:






٣٥٨
358

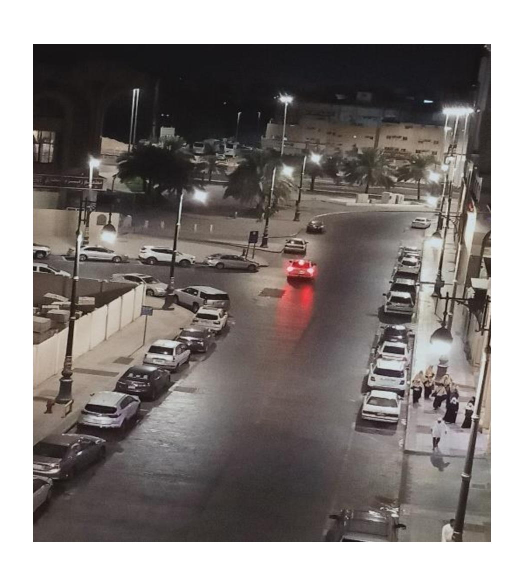






مدینہ منورہ کے شب وروز حضور ﷺ کے فیض سے فیضیاب ہوتے رہے، رسول ﷺ کا کرم ایسا تھا کہ بیماری تو دور کی بات ہے ، سستی بھی قریب نہیں آتی تھی۔ کوشش ہوتی کہ زیادہ سے زیادہ وقت مسجد نبوی ﷺ میں گزاریں، اس مسجد کے ہر حصہ کو اپنی سجدہ گاہ بنالیں تا کہ کل قیامت کے روز یہ عظیم مسجد بھی اس گناہوں کے سجدوں کی گواہی دے اور مجھے رب کے عذاب سے بچالے۔

کبھی بیٹھ کر رسول ﷺ کے روضہ انور کے نظارے کرنے کا شرف ملتا، کبھی رب کی حمد اور رسول اللہ ﷺ پر درود شریف پڑھنے کی سعادت حاصل ہوتی۔ ہر طرف خاص کرم وفضل محسوس ہوتا تھا۔





روضہ رسول ﷺ پر اس سفر کی آخری حاضری:

فیض و رحمت کی بہاریں، لطف و کرم کی عنایتیں ہمہ وقت مجھے نواز رہی تھیں۔ دلِ بے قرار صرف یہ محسوس کر کے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ سے اجازت لینے کے لئے تیار ہوا تھا کہ "انشاء اللہ "بہت جلد سرکار اپنے قدموں میں بلوائیں گے۔ زبان پر یہ الفاظ بار بار آتے اور انشاء پوری زندگی پر رسول اللہ ﷺ کے کرم کا یقین دلاتے۔

جبیں میری ہو سنگ در تمہارا یا رسول اللہ
دکھادو اپنا چہرہ پیارا یا رسول اللہ

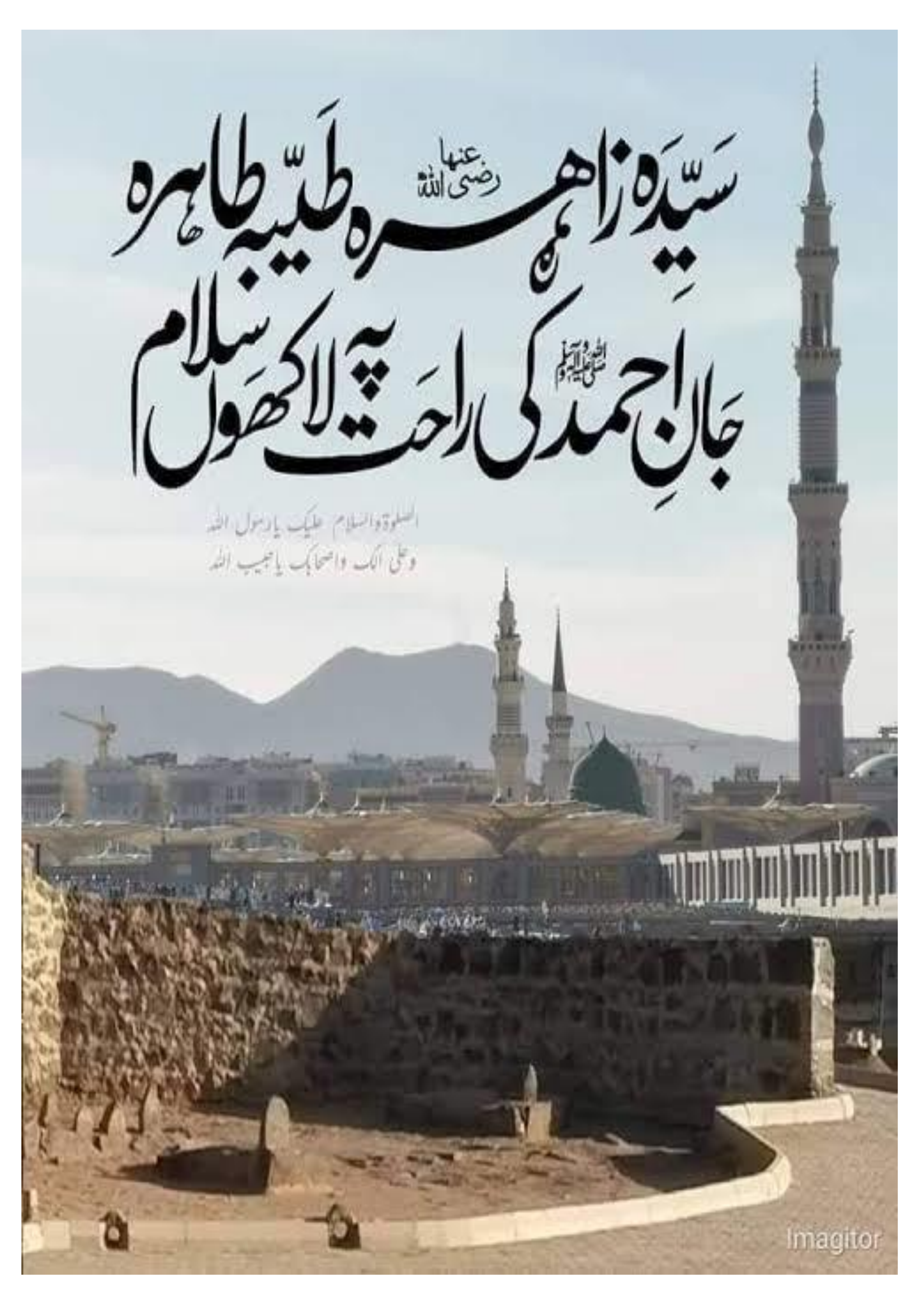
یہی ارماں ہے جینے کا سہارا یا رسول اللہ
خدا کا جیتے جی کر لوں نظارا یا رسول اللہ

تمہی ہو بے سہاروں کا سہارا یا رسول اللہ
ندامت ہے خطاوں پر مگر نازاں ہو قسمت پر

تمہی کو ہر دکھی دل نے پکارا یا رسول اللہ
مرے ہاتھ میں ہے دامن تمہارا یا رسول اللہ

رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں اپنا مشن حاصل ہوا، سلام پیش کیا اور رخصتی مل گئی۔ اُلٹے قدم واپس ہوا، بار بار گنبد خضرا پر نظر جاتی اور زیارت کر کے واپس لوٹتی تھی۔ دل بے چین تھا کہ اس روضہ کے تصور سے دل کو بھر لیا جائے۔

کرم پھر رسولِ خدا کیجئے گا
ہمیں پھر بلا لیجئے گا۔


سیّدہ زاہرہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا
جانِ احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راحت پہ لاکھوں سلام
الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ
وعلی آلک واصحابک یاحبیب اللہ
Imagitor

مدینہ المنورہ سے ہماری واپسی:



مدینہ منورہ کا ائیرپورٹ

مدینہ کی فضاؤں سے ہم رخصت ہو رہے تھے۔3 تاریخ بروز جمعرات کو ہمیں مدینہ سے پاکستان کی طرف روانہ ہونا تھا۔

یہاں ہمارا یہ مقدس سفر اختتام کو پہنچا۔

3/نومبر/2022 کو ہم مدینہ ائیرپورٹ سے قطر کی طرف روانہ ہو گئے۔

مدینہ کی کھجوریں

عجوہ کھجور حضور ﷺ کی پسندیدہ کھجوروں میں سے ایک ہے اور یہ بات ہمیشہ یادرکھیں کہ جس چیز کو حضور ﷺ نے پسند فرمایا اُس چیز کا کوئی زرہ برابر بھی نقصان نہیں ہوتا بلکہ انسان اُس سے فائدہ ہی فائدہ حاصل کرتا ہے۔ مدینہ المنورہ کی کھجور کی بارے میں احادیث اس طرح کا ذکر موجود ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ أَكَلَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِمَّا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حِينَ يُصْبِحُ ، لَمْ يَضُرَّهُ سُمٌّ حَتَّى يُمْسِيَ»

(صحيح مسلم،مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيري النيسابوري (المتوفى: 261هـ)،ص:۔ج:،مطبوعہ: دار إحياء التراث العربي – بيروت)

رسول ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مدینہ منورہ کے دوسیاہ کناروں کے درمیان کی (یعنی حرم کی زمین سے پیدا ہونے والی) سات کھجوریں صبح کے وقت کھالیں، اُس کو شام تک کوئی زہر نقصان نہیں پہنچائے گا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ تَصَبَّحَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ».

الْمُخْتَصَرُ النَّصِيحُ فِي تَهْذِيبِ الْكِتَابِ الْجَامِعِ الصَّحِيحِ، المُهَلَّبُ بنُ أَحْمَدَ الأَنْدَلُسِيُّ، (المتوفى: 435هـ)،ص:263،ج:3،متبوعہ: دار التوحيد، دار أهل السنة – الرياض، 1430هـ – 2009 م)

ترجمہ: جو شخص صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھالے، اُس روز اُسے کوئی زہر یا جادو اسے تکلیف نہیں پہنچائے گا۔

عجوہ کھجور

حدیث مبارکہ میں ذکر ہے کہ

حضرت بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قال: قال رسول الله صَلَّى الله عَليْهِ وَسلَّم: العجوة من فاكهة الجنة.

(الطب النبوي، أبو نعيم أحمد بن عبد الله الأصبهاني (المتوفى: 430هـ)،ص:733، ج:2،مطبوعه: دار ابن حزم، الأولى، 2006 م)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عجوہ جنت کا پھل ہے۔

ایک اور مقام پر عجوہ کھجور کے بارے میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ فِي عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءً - أَوْ إِنَّهَا تِرْيَاقٌ - أَوَّلَ الْبُكْرَةِ»

(صحيح مسلم،مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيري النيسابوري (المتوفى: 261هـ)،ص:-ج:،مطبوعہ: دار إحياء التراث العربي – بيروت)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ منورہ کی بالائی حصہ کی کھجوروں میں شفاء ہے، یا فرمایا صبح کے وقت ان کا استعمال زہر سے بھی شفاء کا سبب ہے۔

کرنسی


1438
1
ONE RIYAL
2016
1438
2
TWO RIYALS
2016

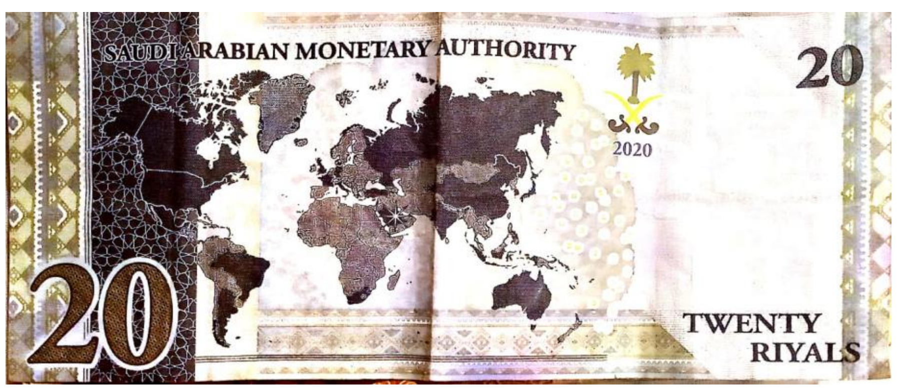

مؤسسة النقد العربي السعودي
551/198544
خمسة ريالات
SAUDI ARABIAN MONETARY AGENCY
2012
FIVE RIYALS
5


مؤسسة النقد العربي السعودي
١٢٥٥١٧٥٣١٦
A355175316
١٤٣٨هـ
خمسة ريالات

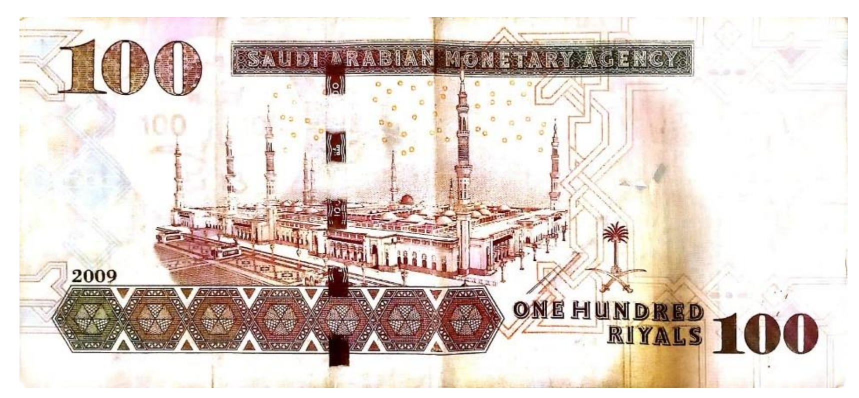

SAUDI ARABIAN MONETARY AUTHORITY
5
5
FIVE RIYALS


مؤسسة النقد العربي السعودي
١١٠٣٩٠٩٦٧٤
A103909674
١٤٣٨هـ
عشرة ريالات
SAUDI ARABIAN MONETARY AUTHORITY
10
2017
10
TEN RIYALS


مؤسسة النقد العربي السعودي
G20
SAUDI ARABIA 2020
عشرون ريالا
A042211669


SAUDI ARABIAN MONETARY AUTHORITY
20
2020
20
TWENTY
RIYALS

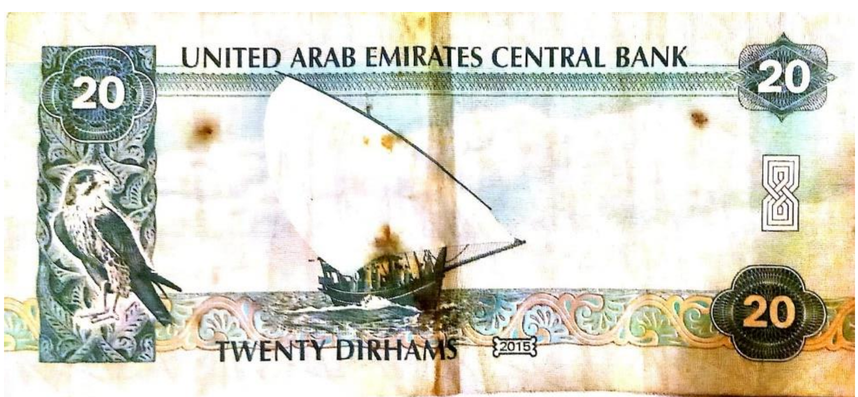

مؤسسة النقد العربي السعودي
١٠٠
مئة ريال


100
SAUDI ARABIAN MONETARY AGENCY
2009
ONE HUNDRED
RIYALS
100

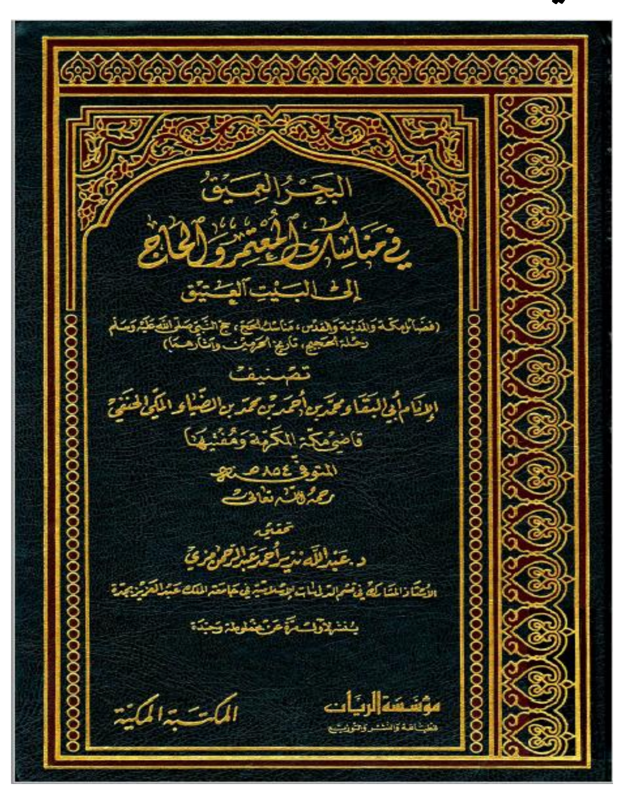

مؤسسة النقد العربي السعودي
مئة ريال
SAUDI ARABIAN MONETARY AUTHORITY
100
ONE HUNDRED RIYALS

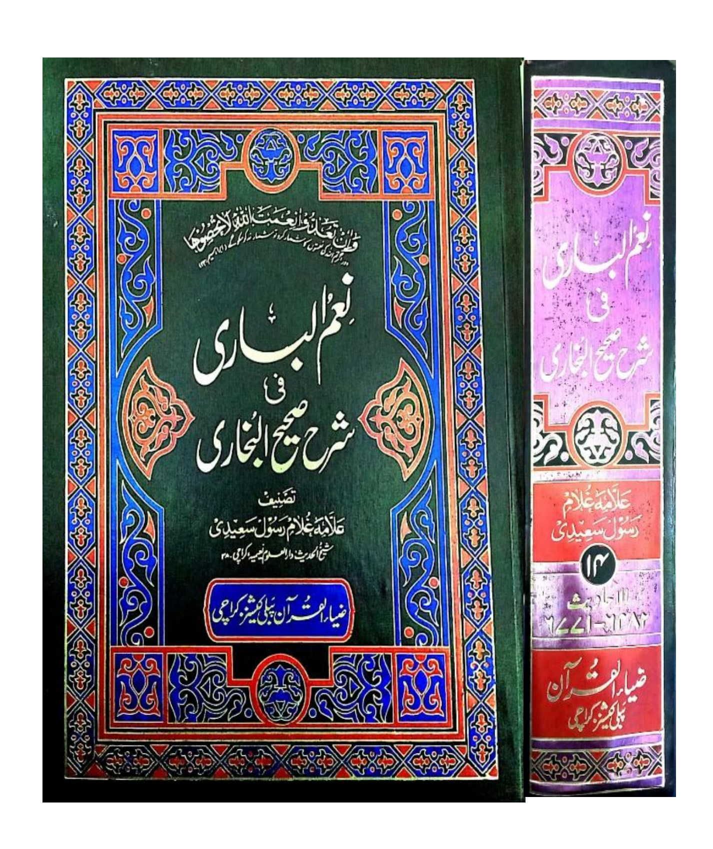

مؤسسة النقد العربي السعودي
خمسون ريالاً
SAUDI ARABIAN MONETARY AUTHORITY
50
FIFTY RIYALS

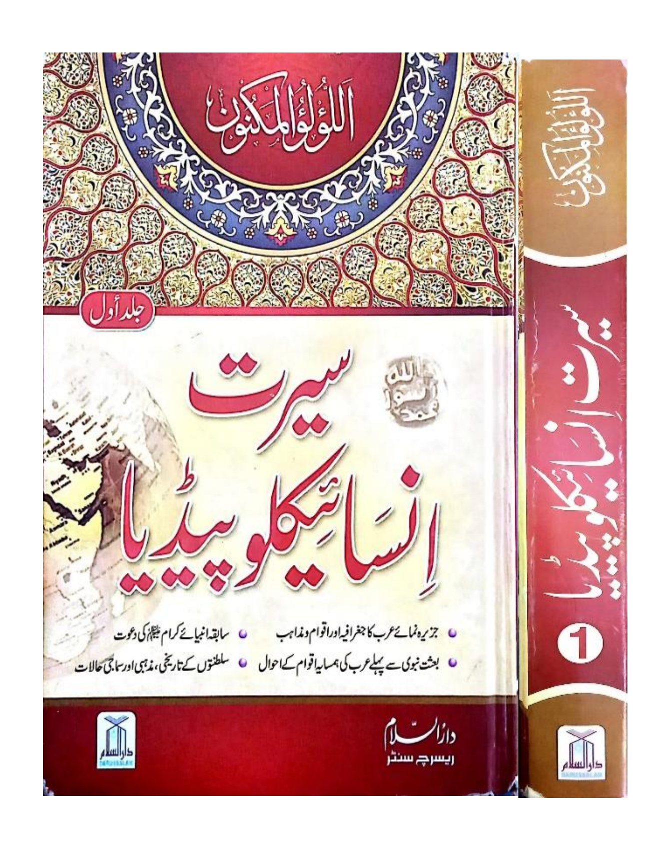

الإمارات العربية المتحدة
المصرف المركزي
عشرون درهماً
ورقة نقدية مضمونة القيمة بموجب القانون
وزير المالية
رئيس مجلس الإدارة
054652347


UNITED ARAB EMIRATES CENTRAL BANK
20
20
20
TWENTY DIRHAMS
2015

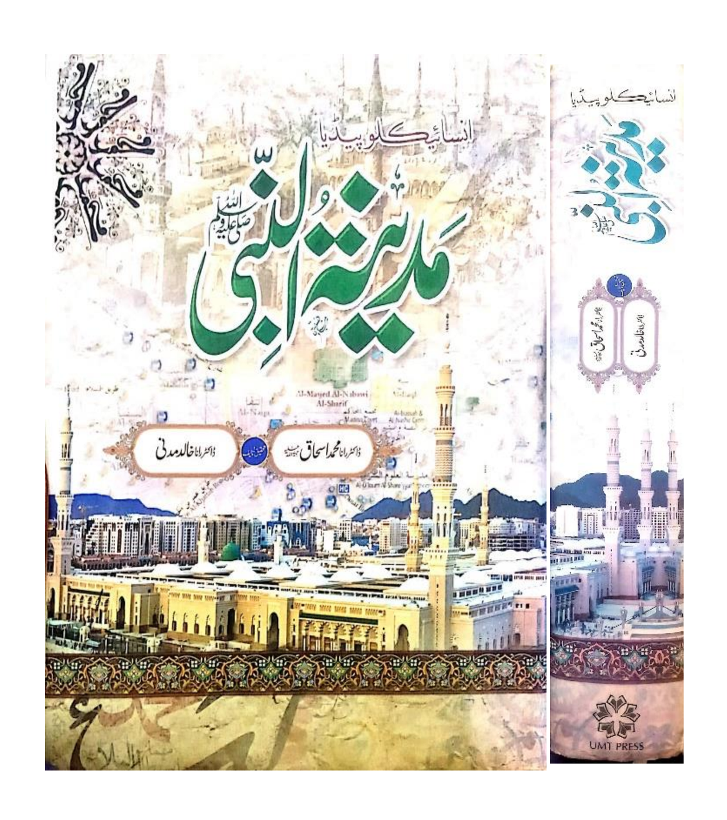
جن کتابوں سے استفادہ حاصل کیا اُن میں سے کچھ یہ ہیں۔



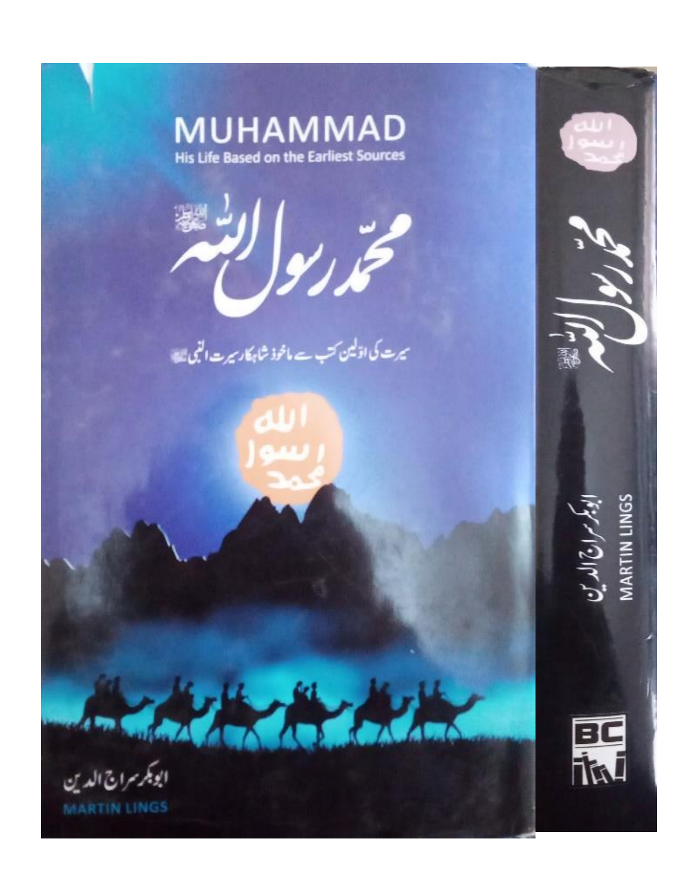




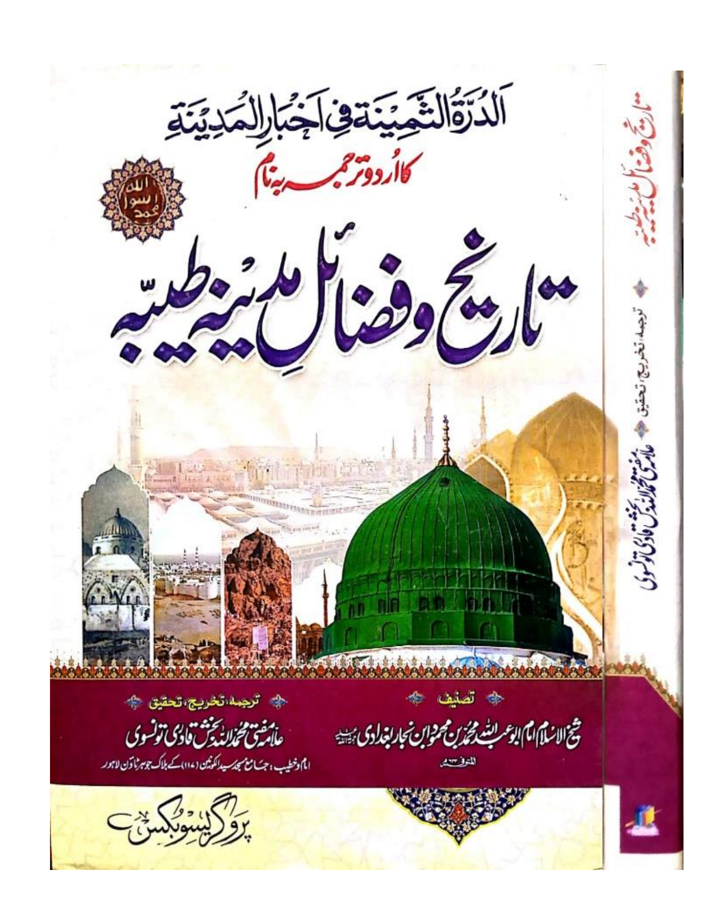
اللؤلؤ المکنون
جلد اول
سیرت
انسائیکلوپیڈیا
جزیرہ نمائے عرب کا جغرافیہ اور اقوام و مذاہب
سابقہ انبیائے کرام علیہم السلام کی دعوت
بعثت نبوی سے پہلے عرب کی ہمسایہ اقوام کے احوال
سلطنتوں کے تاریخی، مذہبی اور سماجی حالات
دارالسلام
ریسرچ سنٹر
1

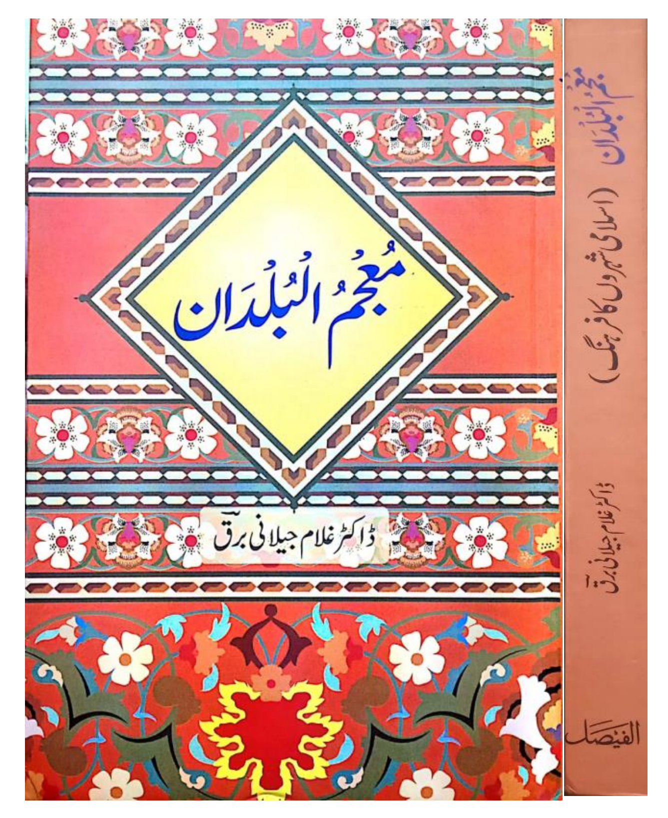


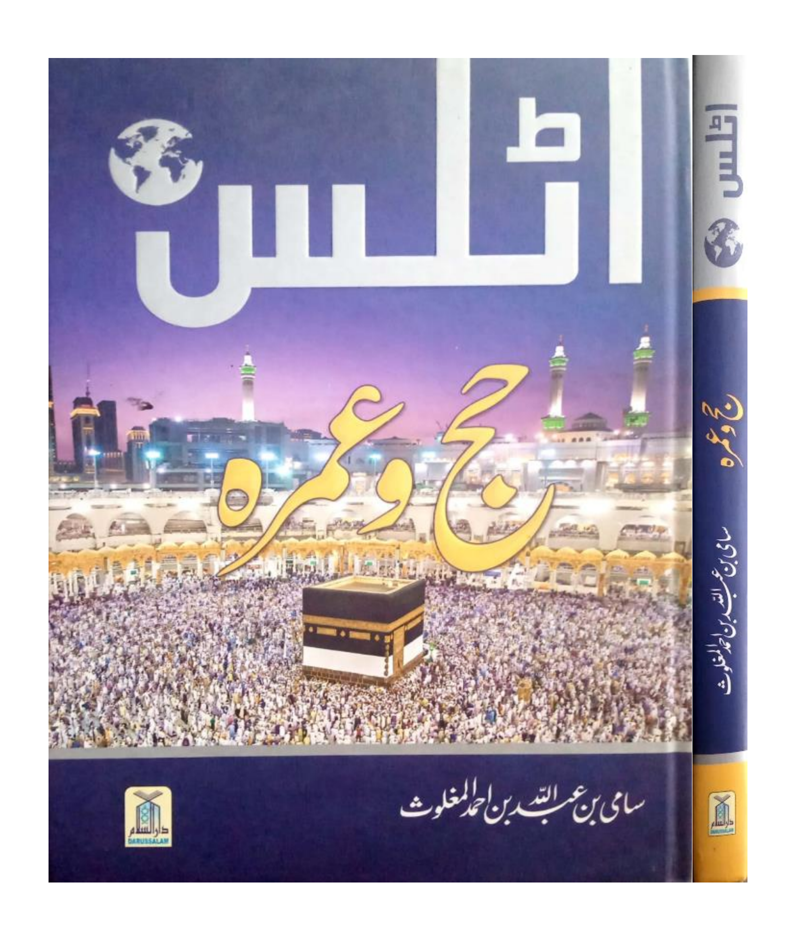
انسائیکلوپیڈیا
مدینۃ النبی ﷺ
ڈاکٹر رانا محمد اسحاق
ڈاکٹر رانا خالد مدنی
UMT PRESS


MUHAMMAD
His Life Based on the Earliest Sources
محمد رسول اللہ
سیرت کی اوّلین کتب سے ماخوذ شاہکار سیرت النبی
ابوبکر سراج الدین
MARTIN LINGS

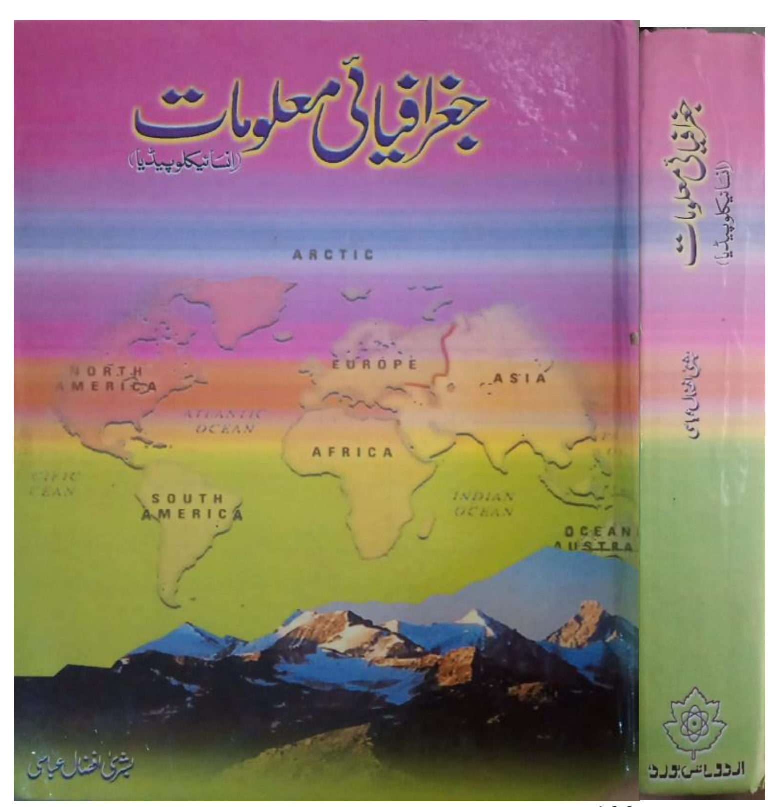

مدینۃ الرسول
تاریخ و فضائل مدینۃ النبی
پروفیسر قاضی داؤد عبدالباقی المجاہد


الدرۃ الثمینۃ فی اخبار المدینۃ
کا اردو ترجمہ بنام
تاریخ و فضائلِ مدینہ طیبہ
تصنیف
شیخ الاسلام امام ابو عبد اللہ محمد بن محمود ابن نجار بغدادی
ترجمہ، تخریج، تحقیق
علامہ مفتی محمد اللہ بخش قادری تونسوی
پروگریسو بکس

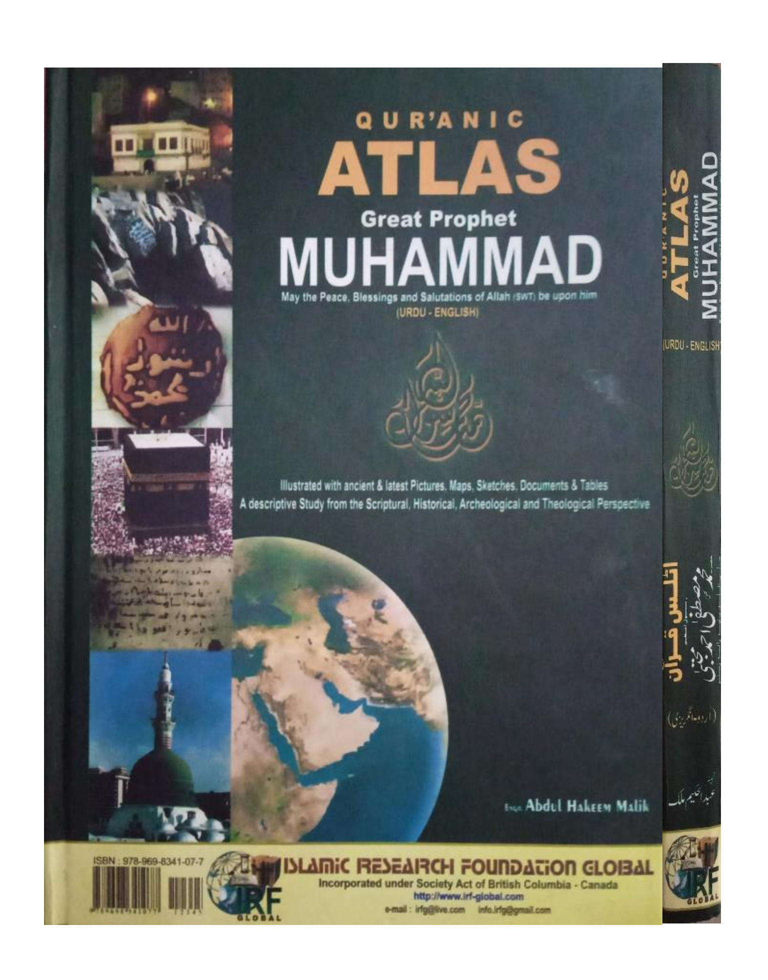

معجم البلدان
ڈاکٹر غلام جیلانی برق
(اسلامی شہروں کا فرہنگ)
الفیصل

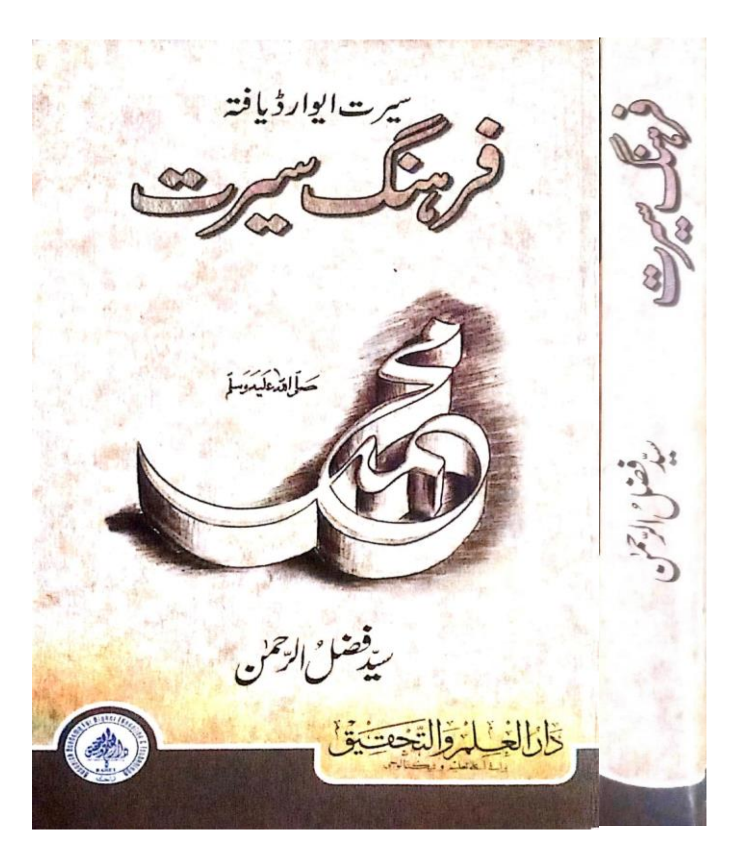


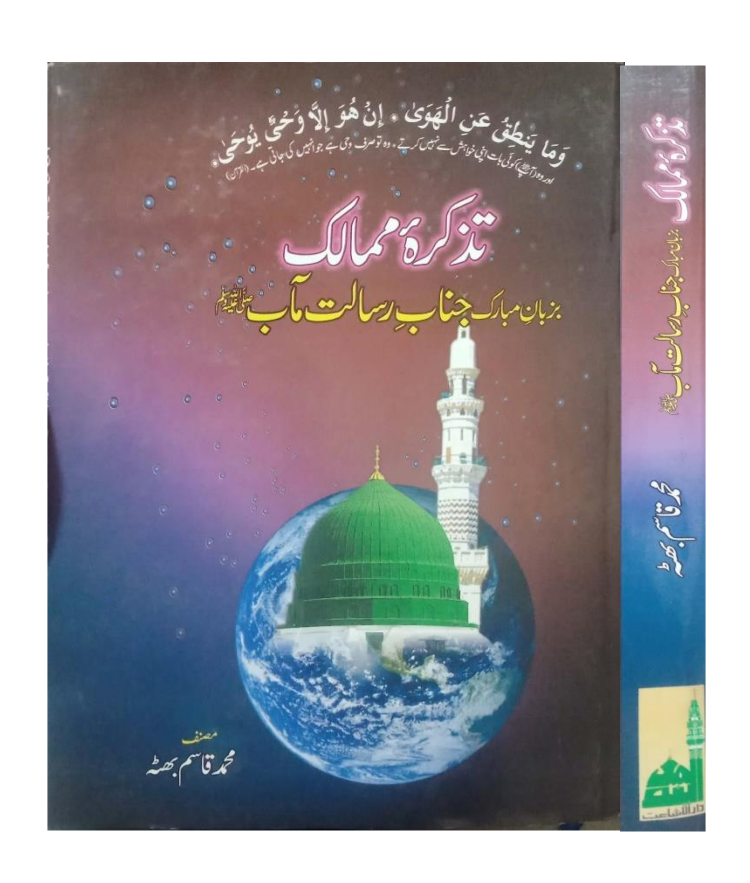
اٹلس
حج و عمرہ
سامی بن عبداللہ بن احمد المغلوث
دارالسلام



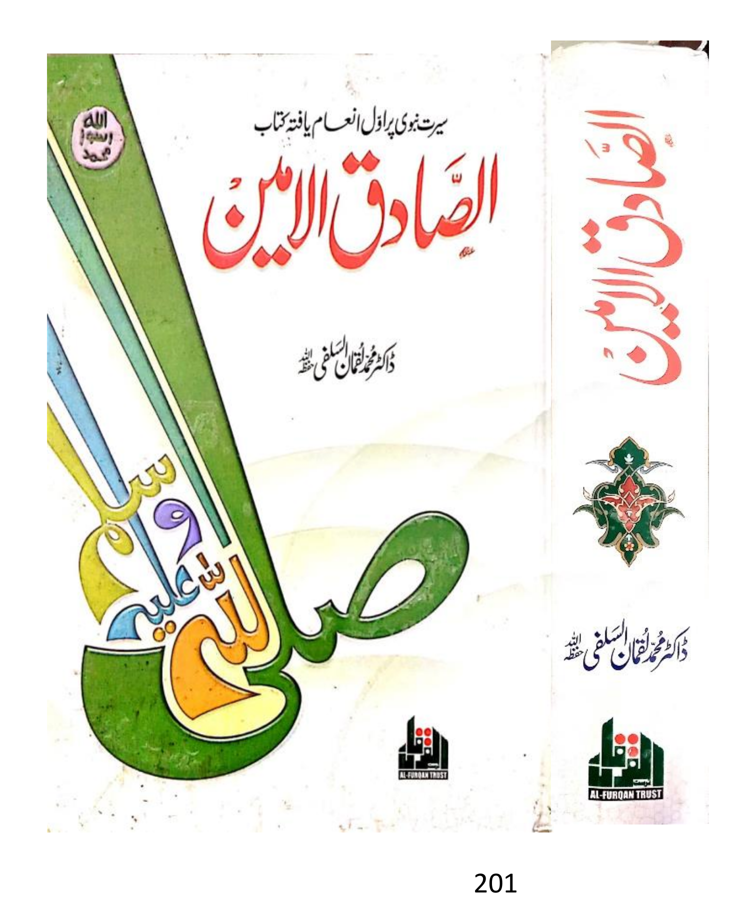
جغرافیائی معلومات
(انسائیکلوپیڈیا)
ARCTIC
NORTH AMERICA
EUROPE
ASIA
ATLANTIC OCEAN
AFRICA
SOUTH AMERICA
INDIAN OCEAN
OCEAN
بشریٰ افضال عباسی
اردو سائنس بورڈ


QUR'ANIC
ATLAS
Great Prophet
MUHAMMAD
May the Peace, Blessings and Salutations of Allah (SWT) be upon him
(URDU - ENGLISH)
Illustrated with ancient & latest Pictures, Maps, Sketches, Documents & Tables
A descriptive Study from the Scriptural, Historical, Archeological and Theological Perspective
Abdul Hakeem Malik
ISBN : 978-969-8341-07-7
ISLAMIC RESEARCH FOUNDATION GLOBAL
Incorporated under Society Act of British Columbia - Canada
http://www.irf-global.com
e-mail : irfg@live.com info.irfg@gmail.com
IRF
GLOBAL

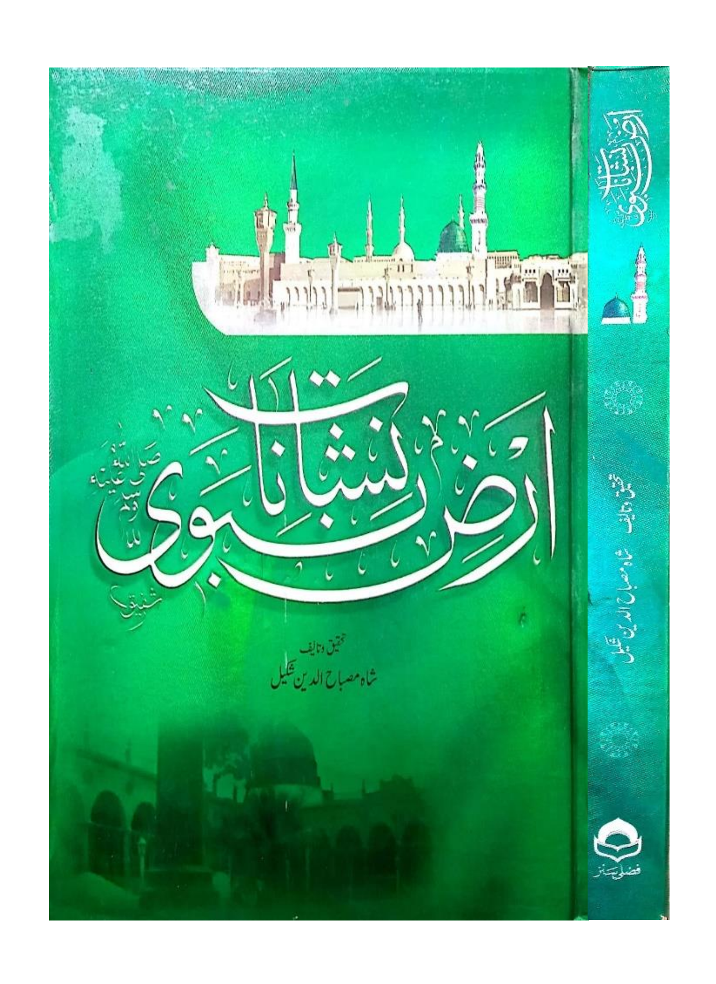

سیرت ایوارڈ یافتہ
فرہنگ سیرت
صلی اللہ علیہ وسلم
سید فضل الرحمن
دار العلم والتحقیق



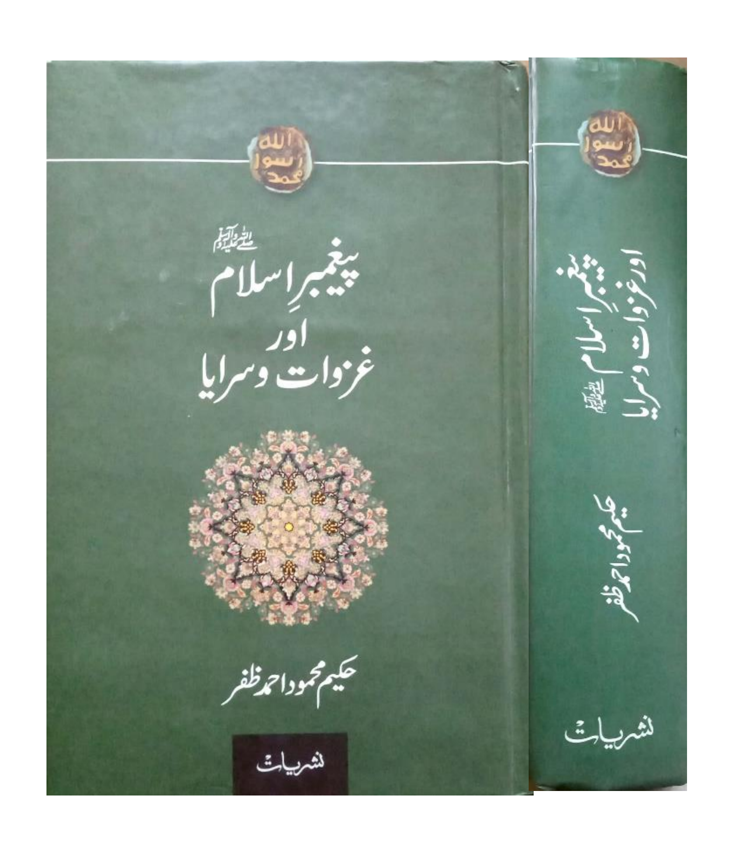
وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۔ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ
تذکرۂ ممالک
بزبان مبارک جناب رسالت مآب ﷺ
مصنف
محمد قاسم بھٹہ
تذکرۂ ممالک
محمد قاسم بھٹہ



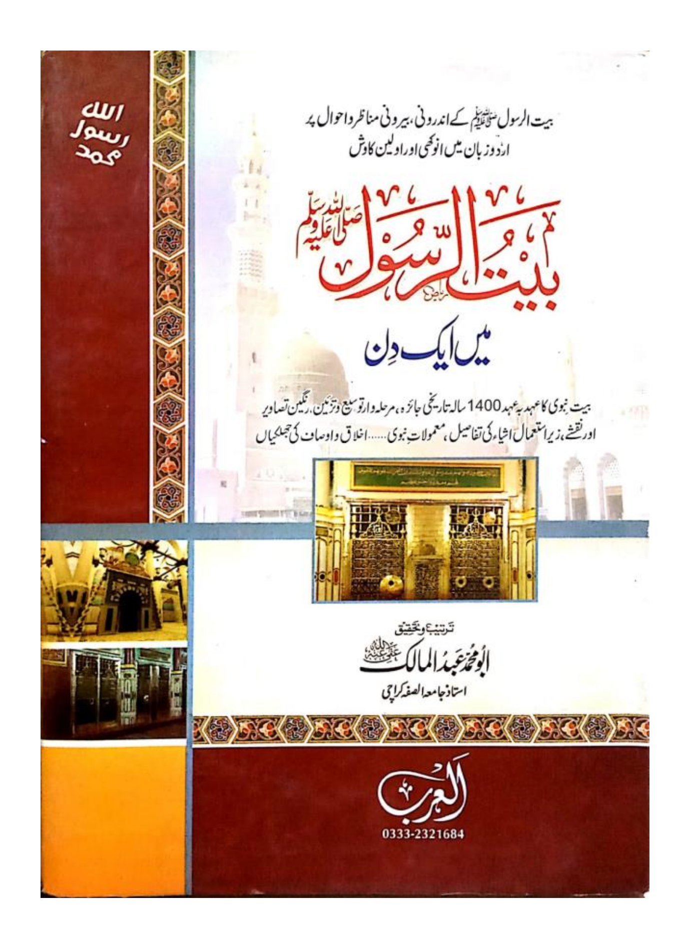
سیرت نبوی پر اول انعام یافتہ کتاب
الصادق الامین ﷺ
ڈاکٹر محمد لقمان السلفی حفظہ اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم
AL-FURQAN TRUST
الصادق الامین
ڈاکٹر محمد لقمان السلفی حفظہ اللہ
AL-FURQAN TRUST


ارض نشانات نبوی ﷺ
تحقیق وتالیف
شاہ مصباح الدین شکیل


غزوات اور سرایا پر علمی تحقیقی کتاب
غزوات النبی ﷺ
مرتب
مولانا حافظ محمد عبدالاحد قادری
زاویہ پبلشرز



پیغمبرِ اسلام ﷺ
اور
غزوات وسرایا
حکیم محمود احمد ظفر
نشریات



بیت الرسول ﷺ کے اندرونی، بیرونی مناظر و احوال پر
اردو زبان میں انوکھی اور اولین کاوش
بیتُ الرسُول ﷺ
میں ایک دِن
ترتیب و تحقیق
ابو محمد عبد المالک
استاذ جامعۃ الصفہ کراچی
العرب
0333-2321684


الله
رسول
محمد
ہجرت سے لے کر آج تک مدینہ منورہ میں ہونے والے
ارتقائی مراحل کے ذکر پر مشتمل جامع کتاب
مَنْ زَارَ قَبْرِيْ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِيْ (الحدیث)
تاریخ مدینہ
بنام
رفیق المدینۃ المنورہ
فی
احوال البلدۃ المطھرۃ
مرتب
مفتی محمد رفیق الحسنی
مہتمم
جامعہ اسلامیہ مدینۃ العلوم
گلستان جوہر بلاک ۱۵، کراچی
تاریخ مدینہ
بنام
رفیق المدینۃ المنورہ
فی
احوال البلدۃ المطھرۃ
الله
رسول
محمد
تالیف
مفتی محمد رفیق الحسنی
جامعہ
اسلامیہ
مدینۃ العلوم
گلستان جوہر بلاک ۱۵، کراچی

